رنگِ فریدؒ

(کلامِ فریدؒ کا موضوعاتی انتخاب)

انتخاب، ترتیب و ترجمہ

ڈاکٹر عصمت اللہ شاہ

خواجہ فریدؒ چیئر

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

رنگِ فریدؒ

(کلامِ فریدؒ کا موضوعاتی انتخاب)

انتخاب، ترتیب و ترجمہ

ڈاکٹر عصمت اللہ شاہ

خواجہ فرید چیئر

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

ضابطہ

جملہ حقوق بحق خواجہ فرید چیئر محفوظ ہیں

نام کتاب: رَنگِ فریدؒ

انتخاب، ترتیب و ترجمہ: ڈاکٹر عصمت اللہ شاہ

باراول: 2022ء

خواجہ فرید چیئر، تابش الوری بلڈنگ، کمرہ نمبر 109 دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

فون نمبر 061-9255419

جے یار فرید قبول کرے

سرکار وی توں، سلطان وی توں

نتاں کہتر، کمتر، احقر، ادنیٰ

لاشے، لاامکان وی توں

ڈینہو ڈینہہ ودھا رکھ گام تُوں

خواجہ غلام فریدؒ سرائیکی زبان اور وسیب کے مُصدّقہ و مُسلّمہ عظیم صوفی شاعر ہیں جن کے کلام کو بلا تردید ادبِ عالیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ خواجہ غلام فریدؒ نے زندگی اور عشقِ حقیقی کا وہ پیغامِ سرمدی دیا جو افراد کے ساتھ ساتھ اقوام کو منقلب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

خواجہ فریدؒ چیئر کے حالیہ احیاء کے بعد ''رنگِ فرید'' اس چیئر کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والی اولین کاوش ہے۔ اُمید ہے خواجہ فریدؒ کے کلام کو موضوعاتی حوالے سے الگ کر کے ترجمہ کرنے کی یہ کوشش آپ کو پسند آئے گی۔

ہماری یہ کوشش ہوگی کہ اس چیئر کے زیرِ اہتمام وسیب کے اس عظیم صوفی شاعر کے کلام کی تفہیم کو موثر انداز میں پیش کر سکیں تا کہ اُن کا آفاقی پیغام پوری دنیا میں اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہو اور اِس کی کرنیں اِس خطے سے نکل کر اُفق کے طول و عرض میں پھیل جائیں۔

خواجہ راول معین کوریجہ
ڈائریکٹر خواجہ فرید چیئر
دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور

دل نال فرید دا وعظ سٹو

سرائیکی میں مَلک الشُعر اکے مقام پر فائز سلطان العاشقین حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری آفاقی نوعیت کی حامل ہے اور آفاقی شاعری کا وصف یہ ہے کہ وہ ہر دور میں اپنی تفہیم کے نئے پیرائے وضع کرتی چلی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ خواجہ فریدؒ کے وصال کے تقریباً سوا سو سال بعد بھی اُن کے کلام کی تازگی برقرار ہے۔ پھر اُس پر طُرہ یہ کہ ہر طبقے، ہر عُمر، ہر مزاج اور علمی معیار کے حامل فرد کے لیے اس میں اپنی معنویت اور کشش ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور میں انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب کی بطور وائس چانسلر تعیناتی وسیب کے لیے اس طرح ایک رحمت ثابت ہوئی کہ اُنہوں نے اس عظیم درس گاہ کے بانیان کے روحانی مُرشد اور عظیم صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فریدؒ سے منسوب خواجہ فرید چیئر کو ایک منیجمنٹ کمیٹی بنا کر از سرِ نو فعال کیا اور پھر خانوادۂ فرید کے ایک ہونہار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ولی عہد دربارِ فریدؒ خواجہ راول معین کوریجہ (فرزندار جمند خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ، سجادہ نشین دربارِ فریدؒ) کو اس کا اعزازی ڈائریکٹر نامزد کیا۔ یوں ''حق بہ حق دار رسید'' کے مصداق ایک خوبصورت روایت کی بنیاد رکھی گئی۔

منیجمنٹ کمیٹی کے پہلے ہی اجلاس میں یہ طے پایا کہ کلامِ فریدؒ کی ترویج و اشاعت کو ترجیحی بنیادوں پر یقینی بنایا جائے تا کہ عوام بالعموم اور تعلیمی اداروں کے طلباء بالخصوص فکرِ فرید کے تمام پہلوؤں سے روشناس ہوسکیں۔ ''رنگ فرید'' اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں کلام فرید کو مختلف موضوعات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے اور اس کا اُردو ترجمہ کرتے وقت شعوری طور پر اِس بات کو مدِ نظر رکھا گیا ہے کہ اس کی زبان سادہ اور عام فہم ہو تا کہ کلام فرید کی تفہیم اور ابلاغ میں کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔

یہ کتاب عشقِ الٰہی، عشق رسول ﷺ، عشقِ مُرشد، فطرت، ہجر و فراق، وصالِ یار، رجائیت، وعظ و نصیحت اور دیگر متفرق موضوعات کو الگ کر کے ایک گلدستہ بنانے کی سعی ہے جس میں فکرِ فرید کی تمام تر خوشبوئیں الگ الگ محسوس کی جاسکتی ہیں۔ اُمید ہے یہ ادنیٰ سی کوشش تفہیمِ فرید میں کچھ نہ کچھ آسانیاں ضرور پیدا کرے گی۔

جے یار فرید قبول کرے!

ڈاکٹر عصمت اللہ شاہ

ismatullahshah8@gmail.com

0300-6809357

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عشق الٰہی	۹
۲	عشق رسول ﷺ	۱۴
۳	عشق مُرشد	۱۹
۴	رعنائیِ عشق	۲۲
۵	وحدۃ الوجود	۳۷
۶	عظمت انسان	۴۸
۷	اُمید/رجائیت	۵۰
۸	وعظ ونصیحت	۵۵
۹	ہجر وفراق	۶۱
۱۰	وصالِ یار	۷۸
۱۱	فطرت	۸۴
۱۲	متفرق موضوعات	۹۴

عشق الٰہی

خاموش فرید اِسرار کنوں چُپ بیہودہ گُفتار کنوں
پر غافل نہ تھی یار کنوں ایہو لاریبی فرمان آیا

"اے فرید! اللہ کے رازوں سے پردہ نہ اُٹھاؤ، نامناسب گفتگو کرنے کی بجائے خاموش رہو۔ مگر اُس کی یاد سے غافل نہ ہونا۔ یہی اُس کا فرمان ہے جو شک وشبہ سے بالاتر ہے"

کافی نمبر3

....

بٹھ گھت کُوڑ نِکمڑے ہِک حق کُوں کر یاد
حُسن مجازی جُوٹھا ہے فانی برباد
سمجھ فریؔد ہمیشہ رہ غیروں آزاد

"خوامخواہ کے جھوٹ چھوڑ دو۔ صرف ایک ذاتِ حق (اللہ تعالیٰ) کو یاد کرو۔ اللہ کے حُسن کے علاوہ سارا حُسن جُھوٹا، فانی اور برباد ہونے والا ہے۔ اے فرید! ہمیشہ شرک سے آزاد رہو۔"

کافی نمبر29

....

سجدہ جانب تھنجی ، تھنجے گِرد طواف قدم قدم تے سِیس نوائندِیس
تھنجی سیرت، صورت سوہنی کیہو کیاں اوصاف جِندڑی تَوں تُوں گھور گھمائیندیس

"اے محبوب حقیقی! میں تجھے ہی سجدہ کرتی ہوں، تیری ذات کے گرد ہی طواف کرتی ہوں اور قدم قدم پر تیرے آگے ہی سر جُھکاتی ہوں۔ تیری سیرت بھی پیاری ہے اور صورت بھی۔ میں تیرے اوصاف کیسے بیان کروں۔ میں نے تو تم پر اپنی جان وار دی ہے۔"

کافی نمبر62

....

ذِکر اوں فِکر ہے تُھنجا دم دم چوندِس صاف جا صاف عبد ، معبود میں توکھے پائیندِیس
باندی، گولی یار جی آہیاں نا ہے فریؔد خلاف اُنہن کھے بھائیندیس خواہ نہ بھائیندیس

"سچ کہتی ہوں کہ ہر لمحے تیرا ہی ذکر اور تیری ہی فکر رہتی ہے۔ کیونکہ میرا عبد اور معبود تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ فرید! میں سچ کہتی ہوں اس میں ذرہ برابر بھی جھوٹ نہیں ہے کہ میں اپنے محبوبِ حقیقی کے در کی کنیز اور زرخرید

غلام ہوں۔ میں ازل سے سرتاپا اُسکی ملکیت ہوں وہ چاہے مجھے پسند کرے یا نہ کرے۔"

....

جنّیں رمز راول بُجھی — تنھ کھے مُشاہدہ رات دن
نہیں جاہ اِتھاں افیون دی — نہ بھنگ نہ معجون دی
جنہاں سُدھ رکھی بے چُون دی — نِت مست رے پیتیں وتن

"جنہوں نے محبوبِ حقیقی کے رازوں کو پالیا اور اُس کا دیدار نصیب ہوگیا۔ انہیں افیون، بھنگ، معجون یا کسی دوسرے نشے اور دوا کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ اُس ذاتِ حق کے خیال میں محو رہتے ہیں اور بغیر پیئے ہی وہ خیالِ یار کے نشے میں مست پھرتے ہیں"

کافی نمبر100

....

رل وسدے لوکاں نال ہن — پر اصل فارغ بال ہن
ہر آن غرق خیال ہن — شاغل سُمھن ، شاغل اُٹھن

"اللہ والے بیشک لوگوں کے درمیان رہتے ہیں، معاملاتِ زندگی نمٹاتے ہیں مگر پھر بھی ہر چیز سے لاتعلق رہتے ہیں۔ وہ بظاہر دُنیا داری میں مصروف ہوتے ہیں مگر اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ ذکرِ الٰہی ہی ان کا اصل مشغلہ ہے۔ ذکر کرتے ہوئے سوتے ہیں اور ذکر کرتے ہوئے جاگتے ہیں۔"

کافی نمبر100

....

خود تُوں خودی تُوں دور ہن — سر مست جامِ طہور ہن
حق دے ہمیش حضور ہن — اولیں وِچوں بھولے بھنن

"فقر کی راہ پر چلنے والے اپنی ذات اور نمود و نمائش سے بیزار ہوتے ہیں وہ ہر وقت اللہ کے دیدار کی پاکیزہ شراب کی لذت میں مست رہتے ہیں۔ ذاتِ حق کا تصور ہر وقت اُن پر طاری رہتا ہے اور وہ اللہ کے پوشیدہ رازوں کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔"

کافی نمبر100

....

نہیں مِلک مُلک تے مال دے — نہیں ذال دے نہیں بال دے
ہن ذوق وجد تے حال دے — گُم کر گُماں یک رُو رہن

"اللہ والوں کو دولت اور اقتدار کی پرواہ نہیں ہوتی وہ بیوی بچوں کی محبت کو بھی اللہ کی محبت پر غالب نہیں آنے دیتے۔ وہ تو ہر وقت ذاتِ حق کے خیال میں محو اور مست رہتے ہیں۔ شکوک وشبہات کو ترک کر کے اُسی محبوبِ حقیقی سے لَو لگائے رکھتے ہیں۔"

کافی نمبر 100

....

ونج وُٹھڑے دیس سُہاگ دے سُکھ روپ مانڑن بھاگ دے
بارھاں مہینے پھاگ دے پا چین چڑھ سیجھیں پہن

"اللہ والے اب اُس مقام پر ہیں جہاں انہیں ہر وقت وصالِ یار کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اب وہ سہاگ (خوشیوں) کے دیس میں جا بسے ہیں۔ جہاں ہر وقت سُکھ ہی سُکھ ہے ان کے لیے تو ہر موسم، بہار کا موسم ہے وہ اب آرام اور سکون کے ساتھ خوشیوں کی سیج پر بیٹھتے ہیں۔"

کافی نمبر 100

....

روز ازل دا وارث ساڈا توں ہیں رانجھن سَیاں
وِسریم سارا راج بباڻاں وِسریاں سینگیاں ، سَیاں
سکڑے ، سورھے ، خویش قبیلے سٹ کر ، تیڈی تھیاں

"اے میرے محبوب رانجھے (محبوب حقیقی)! روز ازل سے تو ہی میرا وارث ہے۔ تیری محبت میں، میں تخت وتاج اور سہیلیوں کو بھی بُھول گئی ہوں۔ عزیز، رشتہ دار اور قوم قبیلے کو چھوڑ چھاڑ کر تیری ہوگئی ہوں۔"

کافی نمبر 106

مولیٰ جھوک نُوں آن وسایا تھیا فریدؔ سُہاگ سَوایا
رانجھن میرا میں گھر آیا جئیں کارن دِل ماندی اے

"اے فریدؔ! قسمت ہم پر پہلے سے زیادہ مہربان ہے۔ اللہ نے ہمارے گھروں کو پھر سے آباد کر دیا ہے۔ میرا محبوب گھر واپس آ گیا ہے جس کے لئے دل بہت اُداس تھا۔"

کافی نمبر 163

یار فریؔد نہ وِسرم ہرگز — رو رو دھاہیں کرساں
جیندئیں مردئیں، اوکھئیں سوکھئیں — ساہ محبت بھرساں

"اے فرید! اللہ کرے میرا محبوب کبھی میرے دِل سے فراموش نہ ہو۔ میں رو رو کر یہی فریاد کروں گی اور جیتے، مرتے، مشکل سے یا آسانی سے جیسے بھی ہو سکا، محبت کا ہی دم بھروں گی۔"

کافی نمبر 194

....

توڑے درشن مُول نہ پیساں — تاں وی نازک نینھ نبھیساں
وچ کوٹ شہر مر ویساں — تھی در دِلبر دی گولی

"چاہے مجھے محبوب کا دیدار نصیب ہو یا نہ ہو، میں اس نازک عشق کو ہر قیمت پر نبھاؤں گی۔ محبوب کے دیس اِسی ''کوٹ'' شہر میں ہی اُس کے در کی غلام بن کر جان دے دوں گی مگر واپس نہیں جاؤں گی۔"

کافی نمبر 199

....

کر صبر فریؔد نبھیساں — پئی سُولیں سانگ جلیساں
دم جیندئیں تیئں پکریساں — متاں قادر سختی ٹالے

"اے فریؔد! میں صبر سے جُدائی کے یہ دن گزاروں گی اور دُکھوں کے ساتھ نباہ کرتی رہوں گی۔ اپنی آخری سانس تک محبوب کو ہی پکارتی رہوں گی۔ ممکن ہے قادرِ مطلق میری یہ پریشانیاں ختم کر دے۔"

کافی نمبر 215

....

ساڈی دِل موڑ ڈے — جیویں کھس نیتی آئی
کیوں چا قابو کیتی آئی
توڑے لگڑی ہو ہو پھکڑی — دِلڑی! تکڑی! دردیں پکڑی
توڑ پُچا جو نیتی آئی
ناہیں مرݨ مناسب تھک تھک — جے سر ڈیسیں ہے پک بے شک
برہوں دی بازی جیتی آئی

اے محبوب تم نے جیسے ہمارا دل چھینا اور اپنے قابو میں کرلیا ہے ویسے ہی اسے واپس کر دو۔
اے درد سے بھرے دل! ہمت کرو اور پُرعزم رہو۔ چاہے عشق میں جتنی بھی بدنامی اور رسوائی ہو۔ تم نے جو ارادہ

کیا ہے اُسے پُورا کرو۔

عشق کی راہ میں تھک کر گرنا مناسب نہیں۔ اگر اس رستے میں تم اپنی جان بھی ہار دو گے تو یقین رکھو کہ تم نے عشق کی بازی جیت لی ہے۔

کافی نمبر 223

....

عشقِ رسول ﷺ

توڑے دِھکڑے دھوڑے کھاندڑی آں   تیڈے نام توں مُفت وِکاندڑی آں
تیڈے باندیاں دی میں باندڑی آں   تیڈے در دے کُتیاں نال ادب

"چاہے میں ٹھوکریں اور دھکے کھا رہی ہوں پھر بھی تمہارے نام پر اپنا سب کچھ قربان کرتی ہوں۔ میں تو تمہارے در کے غلاموں کی بھی غلام ہوں اور تمہارے در پر پڑے کُتوں کا بھی ادب کرتی ہوں۔"

کافی نمبر22

....

دیس عرب دا مُلک طرب دا   سارا باغ بہار

"عرب کی مقدس دھرتی جہاں بیت اللہ اور روضۂ رُسولؐ ہیں، میرے لیے خوشیوں بھرا دیس ہے اور وہ مجھے بہار کے پھولوں سے بھرے باغ کی طرح لگتا ہے۔"

کافی نمبر61

....

جیندئیں عرب شریف ڈٹھوسے   لُہندئیں سِکدئیں نہ مر گیوسے
سوہنے سانول یاد کیتوسے   ہار سنگھار سُہاندے ہِن

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم نے زندگی میں ہی (جیتے جی) عرب شریف کی مقدس سرزمین دیکھ لی۔ ورنہ اسی خواہش میں تڑپتے اور سسکتے ہی مر جاتے۔ محبوبِ عربی ﷺ نے ہمیں یاد فرمایا، ہم حاضر ہوئے۔ اب ہار سنگھار اور آرائش و زیبائش خوب جچتی ہے۔"

کافی نمبر86

....

صدقے صدقے واری واری   اولے گھولے لکھ لکھ واری
سِر قربان تے جان نثاری   مُلک مِٹھے مِتراندے ہِن

"حجازِ مقدس کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر صدقے، واری ہو رہی ہوں۔ لاکھوں بار ان پر زندگی قربان کرنے، سر کی بازی لگانے اور جان نچھاور کرنے کو دل کرتا ہے کہ یہ میرے محبوب ﷺ کی مقدس سرزمین ہے۔"

کافی نمبر86

....

وادیاں راہ مدینے والیاں ساۓگی باغ بہشتی چالیاں
ہر ہر آن سدا خوش حالیاں سُکھ ساوے ، ڈُکھ ماندے ہِن

"مدینے شریف کی وادیاں بالکل جنت کے باغ جیسی لگتی ہیں جہاں ہر وقت خوشحالی ہی خوشحالی ہے۔اب سُکھ خوش اور دُکھ پریشان ہیں۔"

کافی نمبر86

....

عرب شریف دی سوہنٹی رِیتے لاوے دِل نوں پَرم پلیتے
وِسریئے چاچڑ صدقے کیتے اصلوں محض نہ بھاندے ہِن

"عرب کی مقدس سرزمین کی خوبصورت طرز نے دل میں محبت کی ایسی آگ روشن کردی ہے کہ اب چاچڑ (اپنے وطن کے لوگ) مجھے بالکل نہیں بھاتے۔"

کافی نمبر86

....

سوہنٹے جمل ، جمیل بداوی شمس ، قمر دے نال مُساوی
سارے حُسن جمال دے حاوی ساڈے گوشے ہاں دے ہِن

"عرب کی مقدس سرزمین کی ہر شے خوبصورت ہے۔یہاں کے خوبصورت اونٹ اور دیہات میں رہنے والے حسین وجمیل بدو، اپنی خوبصورتی میں چانداور سورج کے برابر دکھائی دیتے ہیں یہاں جس کو بھی دیکھیں، خدا کے دیئے حُسن سے مالامال ہےاور ہمارے دلوں کوخوب بھا رہا ہے۔"

کافی نمبر87

....

زُلفاں سبھوں سَو وَل پاوِن تِلک تِلولے ، لٹکے لانون
سُرخیاں ، کجل ، مُساگ سُہانوِن ہار سنگار سُہاندے ہِن

"عرب شریف کی انوکھی شان ہے۔یہاں آ کر ہار سنگھار کرنے کا اصلی مزا آیا ہے۔اب تو ہماری زلفیں خوشی سے سو سو بل کھا رہی ہیں۔تلک، تِلوے جھوم رہے ہیں، سُرخی، کاجل اور دنداسے خوب بچ رہے ہیں غرض آرائش وزیبائش صحیح معنوں میں لطف دے رہی ہے۔"

کافی نمبر88

....

طالع بھلے ، بخت سَوَلّے — آئے محض فریؔد دے وَلّے
پل پل یار ، سنیڑھے گھلے — ڈیہنھ ڈُکھاں تُوں واندے ہِن

"اے فرید! اللہ کا کتنا کرم ہوا ہے، ہماری قسمت جاگی ہے، بخت نے یاوری کی ہے اور ہماری حصے میں یہ سعادت آئی ہے کہ ہم حجاز مقدس آن پہنچے ہیں۔ اب ہر ہر لمحے محبوب کی طرف سے پیغام (اذانیں) آرہے ہیں اور ہم سجدۂ شکر بجالا رہے ہیں۔ الحمدللہ اب ہر طرح کی فکر اور پریشانی سے جان چھوٹ گئی ہے۔"

کافی نمبر 89

....

قسمت سانگ ڈِھم اے دھرتی — اَمدا کوں اتھائیں
حُسن نگر ڈِوں تھیم روانہ — یا رب توڑ پچائیں

"اللہ کا کرم ہوا اور ہمیں وہ مقدس سرزمین دیکھنا نصیب ہوئی ورنہ ہم وہاں کیسے جاسکتے تھے۔ اُس خوبصورت نگری کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ اے اللہ! تو خیریت سے منزل پر پہنچانا۔"

کافی نمبر 137

....

تھیواں صدقے صدقے — آیا شہر مدینہ
سُکھ دی سیجھ سُہایم — گیا ڈُکھڑا دیرینہ
سجھ سونے دا اُبھریا — ڈِٹھڑا نیک مہینہ
حرم معلّیٰ روشن — ہے نُوری آئینہ
عرب دی دھرتی ساری — سوہنّی صاف نگینہ

"میں قربان جاؤں مدینہ شہر آ گیا ہے۔ سارے پُرانے دُکھ ٹل گئے ہیں اور سُکھ کی سیج پر بیٹھنا نصیب ہوا ہے۔ خوش بختی کا سورج طلوع ہوا کہ یہ حج کا نیک مہینہ دیکھنا نصیب ہوا۔ حرم مُعلّی روشنی بھرے آئینے کی طرح چمکدار ہے۔ گویا عرب شریف کی ساری دھرتی خوبصورت اور موتی کی طرح صاف شفاف اور چمکیلی ہے۔"

کافی نمبر 154

....

آ پہنتم جیندئیں مکے — ایہیں شہر مبارک پکے
وَہ دیس عرب دیاں چالیں — خوش طرحیں ، خوب خصالیں
گیاں وِسر وطن دیاں گالھیں — کیا خویش قبیلے سکے

ہِن پتھر سیجھ پُھلاندی | ہے ڈُھوڑی تُول گُلاندی
شب باد صبا من بھاندی | یا صبح جھلیندی پکھے
ہے مُلک مقدس نُوری | ہے جنت حُور قصوری
بِن عاشق پاک حضوری | بیا کون قدم اِتھ رکھے

اللہ کا کرم ہوا میں جیتے جی اس مبارک شہر بکہ (مکہ شریف) آن پہنچا ہوں۔

عرب کی سرزمین کی کیا بات ہے۔ یہاں کے لوگ خوش شکل اور خوش اخلاق ہیں۔ یہاں آ کر مجھے اپنا وطن اور دوست رشتہ دار سب بھول گئے ہیں۔

اس مقدس سرزمین کے پتھر بھی پھولوں کی سیج کی طرح محسوس ہوتے ہیں اور یہاں کی گرد، گلاب کے پھولوں جیسی ہے۔ یہاں ساری رات من بھاتی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے جو صبح تک پنکھے جھلتی رہتی ہے۔

یہ مقدس سرزمین نُور سے بھری ہوئی ہے اور حُور قصور والی جنت کی طرح ہے۔ اللہ پاک اور اس حبیبؐ کے عاشقوں کے سِوا یہاں کون قدم رکھ سکتا ہے۔

کافی نمبر 156

....

وَنج ڈِٹھم مدینہ عالی | جِتھ کون مکان دا والی
ہے دھرتی عیبوں خالی | پیا نُور رِسالت چھکے
کیوں وِسرن یار دے دیرے | تھیاں اَکھیاں رو رو بیرے
دم جیندئیں کرسوں پھیرے | یا لڈ آ بہسوں پکے
توڑے لگدن دِھکے دَھکے | اَکھ وَل وَل یار ڈِو تکے
تن آگ محبت بکھے | دل دردوں لذت چکھے

میری خوش نصیبی کہ میں نے مدینہ منورہ کی زیارت کر لی جہاں کون ومکان کے والی حضرت محمد ﷺ تشریف فرما ہیں۔ یہ دھرتی عیبوں سے پاک ہے۔ یہاں نُورِ رِسالت خوب بچ رہا ہے۔

میں محبوب کی اس خوبصورت سرزمین کو کیسے بُھلا سکتا ہوں۔ اس کی محبت میں تو رو رو کر میری آنکھیں گوشت کے لوتھڑے بن گئی تھیں۔ اب مرتے دم تک اس جگہ آتے جاتے رہیں گے یا پھر قسمت نے ساتھ دیا تو مستقل یہیں آن بسیں گے۔

چاہے رش کی وجہ سے یہاں دھکے لگتے ہیں مگر آنکھیں مسلسل روضہِ رسول ﷺ کو تکتی رہتی ہیں۔ جسم میں ان کی محبت کی آگ بھڑکتی ہے اور دل کو درد سے لذت حاصل ہوتی ہے۔

کافی نمبر 156

ارضِ مقدس ملک عرب دی　　ہر ہر وادی فرح طرب دی
منزل منزل طرح عجب دی　　ساری وضع سنگار دی ہے
ہر ہر قطرہ آب ہے کوثر　　گرد غبار ہے مُشک تے عنبر
کِرڑ ، کنڈا ، شمشاد ، صنوبر　　خار وی شکل بہار دی ہے
عرب شریف ہے سوہنٹری ساری　　نازک نازو تے متواری
تھیواں واری لکھ لکھ واری　　دار نبی مختارؐ دی ہے

عرب کی ساری دھرتی مقدس ہے۔اس کی ہر ہر وادی خوشیوں اور راحتوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہر ہر منزل کی عجب شان ہے،عجیب ہار سنگھار اور خوب صورتی ہے۔

اس مقدس سر زمین میں پانی کا ہر ہر قطرہ آب کوثر کی طرح ہے۔ یہاں کی گرد و غبار مُشک اور عنبر جیسی ہے۔ یہاں کے کانٹے دار پودے کرڑ اور کنڈا بھی شمشاد اور صنوبر کی طرح خوب صورت ہیں اور یہاں کے کانٹے بہار کے پھولوں جیسی خوشی دیتے ہیں۔

عرب شریف کی ساری سر زمین ہی خوبصورت ہے بہت نازک، اداؤں والی اور متوالی ہے۔ میں اس دھرتی پر لاکھوں بار قربان جاؤں کہ یہ میرے محبوب نبی پاک ﷺ کا گھر ہے۔

کافی نمبر161

....

عشقِ مُرشد

چشمیں فخرالدین مِٹھل دئیں تن من کیتا چُور

گھول گھتاں میں فخر جہاں توں جنت ، حُور ، قصور

"میرے محبوب مُرشد فخرالدین کی نظرِ کرم نے میرا تن من اپنی محبت سے بھر دیا ہے۔ میں تو اپنے مُرشد فخر جہاں پر جنت اور حُوریں اور محلات قربان کردوں۔"

کافی نمبر52

....

فخر جہاں ہِک رِیت سُجھائی ارضی تھیا ، یک بار سَمائی

ظُلمت بݨ گئی نُور و نُور

"میرے مُرشد کریم فخر جہاں نے مجھے ایک ایسا طریقہ سکھایا ہے گویا مجھے زمین سے اُٹھا کر آسمان پر بٹھادیا ہے اور اندھیری راہیں اب میرے لئے ہدایت کے نُور سے چکا چوند ہوگئی ہیں۔"

کافی نمبر57

....

فخر جہاں قبول کِتوسے واقف کُل اسرار تھیوسے

ہر جاہ نُور جمال ڈِٹھوسے مخفی راز تھئے اظہار

"جب سے مُرشد کریم فخر جہاں نے ہمیں اپنی بیعت سے سرفراز فرمایا ہے ہم ذات حق کے تمام بھیدوں سے واقف ہوگئے ہیں ہم پر مخفی راز کُھلنے لگے ہیں۔ ہر جگہ اُسی ذاتِ حق کے جلوے ہی دکھائی دیتے ہیں۔"

کافی نمبر60

....

دستوں پیر مُغاں دے پیتم عِشق دا جام

کشف حقیقی آئے گئے اصغاث ، اَحلام

"میں نے اپنے مُرشد پاک کے مبارک ہاتھوں سے عشق کا ایسا جام پیا ہے کہ مجھ پر حقیقت آشکار ہونے لگی ہے۔ اور ذہن میں گردش کرنے والی بے معنی باتیں اور ابہام دور ہونا شروع ہوگئے ہیں۔"

کافی نمبر80

....

خلقت کُوں جیندی گول ہے — ہر دم فریؔد دے کول ہے
سوگند پیر فخر الدین — ھٰذا جنون العاشقین

"خلقِ خُدا جس حق کی تلاش میں سَر گرداں ہے تو وہ ہر وقت فریؔد کے پاس ہے، مُرشد کریم فخرِ جہاں کی قسم! یہی عاشقوں کا جنون ہے۔"

کافی نمبر93

....

گُر نے بات بتائی پوری — طیفوری تے منصوری
تھئی فاش تجلی طُوری — ہر جا ایمن تے میقاتاں

"میرے مُرشد نے مجھے طیفوری (حضرت بایزید بسطامی کے) اور منصوری (منصور حلاج کے) سارے راز سمجھا دیئے ہیں۔ اس لیے کوہ طور والی تجلی مجھ پر ظاہر ہوگئی ہے۔ اب میرے لئے ہر وادی ایمن اور رب سے ملاقات کی جگہ ہے۔"

کافی نمبر124

....

فخر جہاں ہک ریت سِکھائی — اصلوں حاجت رہی نہ کائی
دل جُڑ جُڑ دُھم دھام مچائی — تھئے گُن گیان سمولے

"مُرشد فخر جہان نے مجھے اللہ کی محبت کا ایسا طریقہ سمجھا دیا ہے کہ اب کسی اور چیز کی حاجت نہیں رہی۔ دل کے اندر خوب ہلچل مچی ہوئی ہے۔ سارے ظاہری اور باطنی علوم مجھ پر کُھلنے لگے ہیں۔"

کافی نمبر181

....

فخر پیا توں بل بل جانواں — جیندے نال میں لدھیاں لانواں
اُس دی ہو کر کیوں غم کھانواں — سبھ کُجھ یار سُجھایا ہے

"میں اپنے مُرشد فخر جہاں پر قربان جاؤں جس کے ہاتھ پر بیعت کر کے مکمل طور پر اُسی کی ہو چکی ہوں۔ اب مجھے کس بات کا غم ہے۔ میرے دوست نے مجھے سب کچھ تو سمجھا اور دکھا دیا ہے۔"

کافی نمبر218

....

خاص فریدؔ غلام فخر دا　　　　باندا بردا اُس دے در دا
بٹھ پیا آسرا علم ہُنر دا　　　　تکیہ دوست دے دم دا ہے

"فریدؔ اپنے مُرشد کریم فخرالدین کا خاص غلام اوراس کے در کا نوکر ہے۔اب اُس نے علم وہُنر پر انحصار کرنا چھوڑ دیا ہے کہ اُسے اپنے محبوب مُرشد کا سہارا ہی کافی ہے۔"

کافی نمبر225

....

اے بیکار فریدؔ نبھایا　　　　لُوہے وانگ ہوں بے مایہ
فخر پیئے دی صحبت آیا　　　　تھیا ہمسایہ پارس دا ڑی

"یہ فریدؔ تو بالکل بے کار اور نہ بھانے والا تھا۔لوہے کی طرح بے وقعت! جب سے مرشد فخر پیا کی صحبت میں آیا ہے۔اُس میں پارس پتھر (لوہے کو سونا بنانے)والی خوبی آ گئی ہے۔"

کافی نمبر235

....

رعنائیِ عشق

درد دا بار اُٹھایا ہر ہک   اپنا وقت نبھایا
کر قُربان فریدؔ سر اپنا   تیڈڑا وارا آیا

"اے فریدؔ! ہر کسی نے اپنے اپنے حصے کے غموں کا بوجھ اُٹھایا۔ اب تمہاری باری آ گئی ہے۔ تُم محبوبِ حقیقی کیلئے سر قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔"

کافی نمبر 5

....

عشق ہے رہبر ، مُرشد ، ہادی   عشق ہے ڈُکھڑے دل دی شادی
عشق اساڈا پیر   جئیں کُل راز سُجھایا

"عشق ہی دُکھی دل کی خوشی کا سامان ہے۔ عشق ہی میرا رہبر، مُرشد اور ہدایت دینے والا ہے۔ یہی میرا پیر ہے جس نے مجھے سارے راز سمجھا دیئے ہیں۔"

کافی نمبر 8

....

درد فریدؔ ہمیشہ ہووے   سارے پاپ دُوئی دے دھووے
رہندی تانگھ تے تاں   پہنچاں پریم نگر وچ

"اے فریدؔ! اللہ کرے عشقِ حقیقی کا یہ درد ہمیشہ رہے تاکہ یہ شرک کے سارے گناہوں کو دھو ڈالے۔ مجھے تو اب ہر لمحے پریم نگر (محبوب کے دیس) جانے کی خواہش اور تڑپ ہے۔"

کافی نمبر 28

....

تن من ، سِیس سریر   جانوڑ لادا مِلک تُساڈا
نہ کر یار کریر   کوجھی کملی تیڈے ناں دی

"اے محبوب! میرا تن من تو ازل سے تمہاری ملکیت ہے۔ میں بدصورت، بھولی، بھالی، جیسی بھی ہوں مجھے قبول کر لو۔ مجھ سے کراہت نہ کرو۔"

کافی نمبر 59

....

غوث قُطب ، سبھ تَوں تُوں صدقے کون فرؔید فقیر

"اے محبوبِ حقیقی! یہاں تو غوث، قطب اور راہ سلوک کے عظیم سالک سب تیری ذات پر قربان ہو جاتے ہیں تو یہ فقیر فرؔید بیچارہ کس قطار شمار میں ہے۔"

کافی نمبر59

....

نہ طلب مُلک تے مال دی نہ غرض جاہ و جلال دی

مستی خدائی خیال دی پُونیں نہ آدم جائے تے تک

"اللہ کے فقیروں کو اقتدار اور مال و دولت کی خواہش نہیں ہوتی، نہ اُنہیں دنیاوی شان و شوکت سے کوئی سروکار ہوتا ہے۔ وہ تو اللہ کے ذکر میں مست رہتے ہیں، اس لئے وہ کسی دنیادار کو خاطر میں نہیں لاتے۔"

کافی نمبر64

....

توڑے جو دریا نوش ہِن پُر جوش تھی خاموش ہِن

اِسرار دے سرپوش ہِن صامت رہن مارن نہ پِک

"اللہ والے انتہائی ظرف رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں، وہ چاہے جتنی باطنی دولت سے مالا مال ہوں، جوش کے باوجود خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ کسی پر اپنے راز ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ وہ اپنے باطنی کمالات دکھانے کی بجائے بالکل خاموش رہتے ہیں۔"

کافی نمبر64

....

عشق اویڑا پیش پیوسے درد ، کِشالے ، سیجھ ڈھیوسے

مُونجھ ، مُنجھاری ہار پتوسے سبھوں ڈُکھ ، ڈُہاگ سُہایم

"ایسے مہلک اور منہ زور عشق سے واسطہ پڑا ہے جس نے درد اور غم کے پہاڑ ہمارے سر پر گرا دیئے ہیں۔ دُکھ کے کانٹوں کی سیج پر دن رات گزرتے ہیں۔ عشق نے مُونجھ اور اُداسی کے ہار گلے میں ڈال دیئے ہیں۔ لگتا ہے اب اسی سے ہی نباہ کرنا ہوگا۔"

کافی نمبر83

....

اساں سو بدمست قلندر ہوں | کڈیں مسجد ہوں کڈیں مندر ہوں
کڈیں چور بنُوں ، کڈیں جار بنُوں | کڈیں توبہ استغفار بنُوں
کڈیں زُہد عبادت کار بنُوں | کڈیں فِسق فجوریں اندر ہوں

"ہم عشقِ حقیقی کی مستی میں ڈوبے ہوئے ایسے قلندر ہیں کہ کبھی مسجد میں چلے جاتے ہیں اور کبھی مندر میں، کبھی چور بن جاتے ہیں، کبھی دھوکے باز اور کبھی توبہ استغفار کرنے لگتے ہیں، کبھی زاہد اور عبادت گزار بن جاتے ہیں اور پھر کبھی بہک کر گناہوں اور نافرمانیوں پر اُتر آتے ہیں۔"

کافی نمبر88

....

کِتھاں درد کِتھاں درمان بنُوں | کِتھاں مِصر، کِتھاں کنعان بنُوں
کِتھاں کیچ بھنبھور دا شان بنُوں | کِتھاں واسی شہر جلندر ہوں

"ہمارے کئی رنگ ہیں۔ کہیں تو ہم درد بن جاتے ہیں اور کہیں درد کا علاج، کہیں یوسفؑ کا مصر، کہیں کنعان کا روپ دھار لیتے ہیں۔ کہیں پُنوں کا کیچ اور بھنبھور بن جاتے ہیں اور کبھی پانی کے اندر رہنے والے بن جاتے ہیں۔"

کافی نمبر88

....

ہِیوں او قلاش تے رِند اساں | پئی نِودی ہے ہند ، سِندھ اساں
ہِیوں بے شک عارف چِند اساں | کُل راز رموز دے دفتر ہوں

"ہم وہ غریب اور آوارہ مست موالی ہیں کہ ہند اور سِندھ ہمارے سامنے سر جھکائے ہوئے ہے۔ بے شک ہم نے اس حال میں رہ کر کائنات کے تمام اسرار و رموز جان لیے ہیں اور عرفانِ ذات سے عرفانِ الٰہی تک کی تمام منازل طے کر لی ہیں۔"

کافی نمبر88

....

عِشوے ، غمزے ، ناز نہورے | نخرے ، نوکاں ، ٹوکاں
حُسن ، ملاحت ، شکل شباہت | ساریاں طرحیں سِکھایاں

"یہ محبوب کے نخرے، ناز، ادائیں، شوخیاں، غرور، طنز، طعنے، سب حُسن کے کرشمے ہیں۔ حُسن جب آتا ہے تو یہ سب ادائیں بھی آجاتی ہیں۔"

کافی نمبر95

مہنٹے ، سٹھنٹے ، درد ، اندیشے ڈُکھڑے پکھڑے آیم
دِلڑی سختی ملڑی سُنجڑی اوکھیاں یاریاں لائیاں

"جب سے عشق ہوا ہے، سخت امتحان میں ہوں۔ ہر طرف سے طعنوں، الزامات، دُکھوں اور پریشانیوں کی یلغار ہے۔ دُکھ اور رنج مقدر بن گئے ہیں۔ غرض بدقسمت دل کو سختیوں نے آن گھیرا ہے۔"

کافی نمبر95

....

مفت ملامت ، سخت ندامت شہر شکایت چاَیُم
ویڑھے یار فریدؔ نہ آیم مستک لِکھیاں پایاں

"اے فریدؔ! لگتا ہے ہمارے مقدر میں یہی لکھا تھا کہ جب سے عشق ہوا ہے وصالِ یار کی خواہش پوری نہیں ہو سکی۔ اُلٹا شہر والوں کی لعنت ملامت اٹھانا پڑی اور شرمندگی الگ ہوئی۔"

کافی نمبر95

....

سِک سُکھ سبھو صحی سِچ کھسے ڈُکھ رنج ویڑھے وِچ وَسے
دُشمن ، سجنڑ ہر ہِک ہَسے ٹوکاں کرِم سارا جہاں

"سچ تو یہ ہے کہ عشق نے سارے سُکھ چھین لیے ہیں اس کے بدلے میں دُکھوں اور غموں نے میرے گھر میں ڈیرے ڈال لیے ہیں۔ دوست، دشمن سب مجھ پر ہنستے ہیں اور میری کیفیت دیکھ کر ساری دنیا مجھے طعنے دیتی ہے۔"

کافی نمبر96

....

فقر فنا دا راہ اڑانگا ہِن لکھ لکھ آفات نیں
ٹھڈڑے ساہ تے مُونجھ مُنجھاری مُترڑی عشق سوغات نیں
ساڑے سُول فریدؔ دی سنگت درد کشالے ساتھ نیں

"فقر اور فنا کی راہ بہت مشکل ہے۔ اس میں قدم قدم پر لاکھوں آفات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دن رات ٹھنڈی آہیں بھرنا اور رنج و ملال کی کیفیت میں رہنا یہ عشق کی دی ہوئی سوغات ہے۔ اب تو دردِ فراق، تڑپ اور دُکھ ہی میرے ساتھی ہیں۔"

کافی نمبر99

جئیں من مندر پایا پیا — ڈُکھ ، پاپ سارا مِٹ گیا
تھی محو اثباتی تھِیا — رہندا فریدؔ ، فریدؔ بِن

"جس کسی نے اپنے من کے اندر جھانک کر اپنے محبوب کا سراغ پا لیا، اس کے سارے دُکھ اور سارے گناہ مِٹ گئے۔ پھر وہ اُس ذاتِ حق پر کامل ایمان لے آیا، اس کے ذکر میں محو ہو گیا اور اُسے کسی غیر کی ضرورت نہ رہی۔"

(کافی نمبر100)

....

دِل عشق مچائی اگ سائیں
ڈُکھ سوز رچیا رگ رگ سائیں
من مُونجھا ، تن ٹونڈ اے — لِنگ میلے، سِر بھونڈ اے
سُول آنوِن کر وَگ سائیں
حال فریدؔ! خوارے — دِلڑی زار نزارے
کیتم ہجر الگ سائیں

جب سے عشق نے دل میں آگ لگائی ہے سوز اور دُکھ میری رگ رگ میں سما گئے ہیں۔

دل اُداس ہے، جسم لاغر ہو چکا ہے، اعضاء پر میل کُچیل جم چکی ہے اور سر پر بالوں کا گھونسلہ سا بن گیا ہے۔ غم غول در غول میری طرف لپکتے ہیں۔

اے فریدؔ! عشق نے مجھے بے حال کر دیا ہے۔ دل غموں سے نڈھال ہو چکا ہے اور محبوب کی جدائی نے مجھے دنیا سے بے گانہ کر دیا ہے۔

کافی نمبر102

....

دل مست ، محو خیال ہے — سِر مُو تفاوت نہ سہوں
اے خیال، عین وصال ہے — تے کمال ہے ، نہ کہ ہے جنوں
جو مکاں تھا بن گیا لا مکاں — جو نشاں تھا ، ہو گیا بے نشاں
شُد! اِسم و رسم زَمن دواں — اللہ! اپنے آپ کو کیا کہوں
نہ عیاں ہے ، نہ نہاں ہے — نہ بیاں ہے ، نہ دھیان ہے
نہ ریہا اے جسم ، نہ جان ہے — کیہاں ڈوس ہوش ، حواس کُوں

آج کل میرا دل خیالِ یار میں مست اور مگن ہے اور میں اس میں ذرہ برابر بھی مداخلت برداشت نہیں کرسکتا۔ یہ خیال ،جنون نہیں بلکہ اصل وصال اور کمال درجے کی محبت کا ثمر ہے۔

میرا دل جو محبوب کے رہنے کی جگہ تھی، اب لامکاں بن گیا ہے۔یعنی جو نشان تھا وہ اب بے نشان ہوگیا ہے۔ جب نام نشان ہی نہ رہا تو اب میں اپنے آپ کو کیا کہوں؟

اب تو یہ کیفیت ہے کہ نہ کچھ ظاہر ہے اور نہ پوشیدہ، نہ کچھ کہہ سکتا ہوں اور نہ کسی طرف توجہ ہے۔لگتا ہے جسم اور جان بھی نہیں رہے یہ حالت تو میری اپنی پیدا کردہ ہے پھر ہوش وحواس کو کیا دوش دوں؟

کافی نمبر103

....

کلھی میں نمھی ایہیں جول دی | پھرے لکھ فریدؔ! ہیں ٹول دی
دِل پوڑدی ، دِل رولدی | سوہنیاں ، سسیاں ، ہیراں بھوں

"اے فریدؔ! عشق کے رستے میں ہوش وحواس کھو بیٹھنے والی میں اکیلی نہیں ہوں، میرے جیسی ہزاروں، لاکھوں پھر رہی ہیں۔ یہ دل ہی ڈبوتا ہے اور یہی بھٹکا تا ہے۔کئی بیچاری سسیاں اور ہیریں اِس راستے میں رُل گئی ہیں۔"

کافی نمبر105

....

سو سو حمد تے لکھ شُکرانے | یار فریدؔ لدھوسے خانے
گئی تشویش تے آئی تسکین

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمیں محبوبِ حقیقی اپنے گھر (دل میں ہی) مل گیا۔اب ساری پریشانیاں ہی ختم ہوگئی ہیں اور اطمینان نصیب ہوا ہے۔"

کافی نمبر110

....

نِتو نِت ٹیک ڈِکھلاوے | کرے وعدے تے نہ آوے
جے اَئے، اَئے نہ تاں کھٹ کھاوے | نہ ول سستی منیساں میں

"میرا محبوب نِت نئے نخرے دکھاتا ہے۔ وعدہ کرکے نہیں آتا۔ چلو آ گیا تو ٹھیک ورنہ مزے کرے پھر میں بھی اتنی آسانی سے نہیں مانوں گی۔"

کافی نمبر118

....

سِکھ رِیت ، روش منصوری نُوں
ہُنڑ ٹھپ رکھ کنز قدوری نُوں

جو کئی عشق مدرسے آیا فِقہ ، اصول دا فِکر اُٹھایا
بے شک عارف ہو کر پایا رمز حقیقت پوری نُوں

"اب کنز،قدوری (فقہ کی کتب) بند کر کے رکھ دو اور منصور حلاج کا طریقہ سیکھو۔کیوں کہ جو بھی عشق کے مدرسے میں آتا ہے وہ فقہ اور اصول کی فکر چھوڑ دیتا ہے۔بے شک وہی اپنے آپ کو پہچان کر اپنے رب کی معرفت حاصل کرتا ہے اور سارے راز جان لیتا ہے۔"

کافی نمبر119

....

گھولیے گُوچے ، شہر، بزاراں سوہنں فریدؔ گوں اُجڑ یاں باراں
ڈِتیاں برہوں مُلک نِکالیاں

" کوچے، شہر اور بازار عشق پر قربان کر دیئے ہیں۔اب تو مجھے ویرانے ہی اچھے لگتے ہیں کیوں کہ عشق نے مجھے مُلک بدر کر دیا ہے۔"

کافی نمبر127

....

عشق نہیں ہے آگ غضب دی دھانہہ کریندی ہُٹیاں ہُٹیاں
جام زہر دے ، ظُلم قہر دے درد پلیندا گُھٹیاں گُھٹیاں
عشق فریدؔ نہیں اج کلھ دا روز ازل دی کُٹھیاں کُٹھیاں

"یہ عشق نہیں بلکہ یہ تو غضب کی آگ ہے۔میں تو فریادیں کر کر کے تھک ہار چکی ہوں۔اس عشق کا درد، زہر اور ظلم و قہر کے جام گھونٹ گھونٹ کر کے پلاتا ہے اے فرید! یہ عشق کوئی آج کل کا نہیں ہے۔میں تو روز ازل سے اس کا شکار ہوں۔"

کافی نمبر128

....

میڈا عشق وی توں، میڈا یار وی توں میڈا دین وی توں، ایمان وی تُوں
میڈا جسم وی تُوں ، میڈی روح وی تُوں میڈا قلب وی توں، جِند جان وی تُوں
میڈا کعبہ ، قبلہ ، مسجد ، منبر مصحف تے قرآن وی تُوں

میڈے فرض ، فریضے، حج زکاتاں صوم ، صلاۃ ، اذان وی توُں
جے یار فرؔید قبول کرے سرکار وی توُں سلطان وی توُں
نتاں کہتر ، کمتر ، اَحقر ، ادنٰی لاشے لااِمکان وی توُں

اے میرے محبوب! میرا عشق بھی تم ہو اور دوست بھی تم ہو، میرا دین بھی تم ہو اور ایمان بھی، میرا جسم بھی تم ہو اور میری روح بھی، میرا قلب بھی تم ہو اور میری زندگی بھی تم ہو۔

اے محبوب! میرا تو کعبہ بھی تم ہو اور قبلہ بھی، مسجد بھی تم ہو اور منبر بھی، میرا مصحف بھی اور قرآن بھی تم ہو، میرے فرض، فریضے، حج زکواتیں بھی تم ہو اور اذان اور نمازیں بھی تم ہو۔

اے فرؔید! اگر محبوب قبول کرلے تو سرکار بھی تم ہو اور سلطان بھی، ورنہ بے کار، کم تر، گھٹیا اور ادنٰی ہو۔ لاشے اور لاامکان بھی تم ہو۔

کافی نمبر132

....

ناصح ناہی نہ تھی مانع عشق اساڑا دین ایمان
عشق ہے ہادی پرم نگر دا عشق ہے رہبر راہ فقر دا
عِشقوں حاصل ہے عرفان

"اے نصیحت کرنے والے، ہر بات پر روک ٹوک کرنے والے! مجھے مت روکو۔ عشق ہی ہمارا دین اور ایمان ہے۔ عشق ہی پریم نگر کی طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے اور یہی راہ فقر کا راستہ دکھاتا ہے۔ عشق سے ہی ہمیں ذاتِ حق کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔"

کافی نمبر134

....

ہئیوں عشق دے مُلک دے میر اساں پوشاک ہے سوسٹھ لِیر اساں
ہے بستر کُتھڑی نُکھ وے میاں

"میاں! ہم تو عشق کی سلطنت کے بادشاہ ہیں۔ یہ دیکھ! ہمارا لباس سینکڑوں چیتھڑوں پر مشتمل ہے اور پھٹی پرانی چٹائی ہمارا بستر ہے۔"

کافی نمبر135

....

توں ہئیں! جیونڑ جوگا ساڈی ڈُکھڑی دل دا مانڑ
ناز ادا دے جانی! لایو جان جگر وچ کانڑ

دردمُٹھا چک پُونڈھیاں پاوے ماریم سُول وڈاٹ

لیلٰی ، مجنوں ، ہیر ، زلیخا سئے لُڑھ گئے ہِیں گھاٹ

اے محبوب! لمبی عمر پاؤ! تم ہی تو ہمارے دُکھی دل کا مان ہو۔ اپنی اداؤں اور نازوں سے تم نے ہمارے جگر پر تیر چلائے ہیں۔ یہ عشق کا درد ہر وقت کچو کے لگا تا رہتا ہے اور اس کی چُبھن ہتھوڑے برساتی رہتی ہے۔ میں کیا! لیلٰی، مجنوں، ہیر، زلیخا جیسے کئی عاشق عشق کے اِس بھنور میں بہہ گئے!

کافی نمبر 138

....

جڈاں عشق فریؔد اُستاد تھیا سبھ علم و عمل برباد تھیا

پر حضرت دل آباد تھیا سو وجد کنوں لکھ حال کنوں

"اے فریؔد! جب ہم نے عشق کو اپنا اُستاد بنا لیا تو پھر علم و عمل برباد ہو گئے۔ مگر ہمارا دل مستی اور جذب کی کیفیتوں سے بھر گیا۔"

کافی نمبر 141

....

ہُݨ عشق ونجایم چس سائیں لکھ وار اساڈی بس سائیں

عشقوں سُود نہ پایم سارا بھرم ونجایم

جو لگڑی سو کس سائیں

"سائیں! اب عشق نے تمام لذتیں ہی ختم کر دی ہیں۔ ہم تو لاکھوں بار اس سے توبہ کرتے ہیں۔ اس عشق سے ہمیں تو کوئی فائدہ نہ ملا۔ اُلٹا ساری عزت خاک میں ملا دی۔ اور جو ملا وہ نرا نقصان ہی تھا۔"

کافی نمبر 143

....

عشق فریؔد کئی گھر لُوٹے رُلدیاں پھر دیاں جنگل بوٹے

سئے سسیاں لکھ ہیراں ڈیکھو عشق کی شدت کو

"اے فرید! اس عشق نے کئی گھر برباد کیے ہیں۔ اس کی شدت کو دیکھو کہ سینکڑوں سسیاں اور ہیریں جنگلوں، بیابانوں میں بھٹکتی پھر رہی ہیں۔"

کافی نمبر 150

....

ہے پیت فرؔید دی رِیت عجب — ہے درد تے سوز دی گِیت عجب
سُݨ سمجھو سارے اہلِ صفا — سُبحان اللہ سُبحان اللہ

"سارے اہلِ صفا سن لو اور سمجھ لو کہ فرؔید کی محبت کی روایت بالکل الگ اور منفرد ہے۔ اس کا درد اور اس کے سوز کا گیت بھی بڑا عجیب ہے۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!۔"

کافی نمبر155

....

نینھ فرؔید فقر دی مُوڑی — باجھ برھوں دے گل ہِگل کُوڑی
مردئیں جیندئیں نیویں پُوری — دل نُوں داغ نہ لانویں وے

"اے فرید! یہ عشق ہی فقر کی اصل جائیداد ہے۔ اس کے بغیر ہر بات جُھوٹی ہے۔ اس لیے دل کو داغ مت لگانا اور مرتے دم تک اس عشق کی دولت کو سنبھالے رکھنا۔"

کافی نمبر165

....

عشق فرؔید رُلایم بر وچ — ہڈ ہڈ تے انگ انگ یارا
نِکھڑیم کُونج وِلھر دی

"اے فرید! عشق نے ہمیں جنگل بیابانوں میں ایسے رُلایا ہے جیسے کوئی کونج اپنی ڈار سے بچھڑ گئی ہو۔ ہمارے جسم کے اعضاء اور ہڈیاں بھی رُل گئی ہیں۔"

کافی نمبر171

....

کھولی عشق قلب کلید وے — تھئے گُھڑے راز پدید وے
ڈِینھ رات ساڈڑی عید وے — تھیا بُعد سخت بعید وے

"عشق نے ہمارے دل کا تالا یوں کھولا ہے کہ پوشیدہ راز بھی ظاہر ہو گئے ہیں۔ اب تو دن رات ہماری عید ہے۔ محبوب کی دُوری اب بہت دُور جا چکی ہے"

کافی نمبر172

....

سب مِصری ، کھنڈ ، نبات بُھلیم — اِعجاز مَسِیح دی بات بُھلیم
مئے کُوثر آب حیات بُھلیم — سُݨ شوخ سُخن رَاوَلڑے دے

کُل کاروں عشق فریؔد کیتا
گھر باروں برہوں بعید کیتا
ہر پل پل شوق جدید کیتا
مونہہ نُور بھریئے نرملڑے دے

شوخ محبوب کی محبت بھری میٹھی باتیں سن کر مجھے مصری، چینی اور مٹھائی کی مٹھاس بھول گئی اور عیسیٰ مسیح کا مُردوں کو زندہ کرنے والا معجزہ بھی بھول گیا یہاں تک کہ شراب کوثر اور آبِ حیات کی چاشنی بھی یاد نہ رہی۔

اے فرید! جب سے عشق ہوا ہے سارے کام کاج بھول گیا ہوں۔ اس نے تو مجھے گھر بار اور دنیاوی معاملات سے دور کر دیا ہے۔ محبوب کے نرم و نازک اور نُور بھرے چہرے کو دیکھ کر اُس سے ملنے کا شوق اور شدت اختیار کر گیا ہے۔

کافی نمبر 176

....

سُنُو سہیلیاں سینگیاں سَیاں
برہوں ڈِتیاں ڈُکھڑیں ہتھ بیاں
چولا ، بوچھݨ دھیاں دھیاں
خون جگر تھیئے کھاݨے ساڈے
ضُعف بدن وچ سُرت نہ تن وِچ
بھاہ جگر وِچ دُود دَہن وِچ
دِلڑی غرق اندوہ محن وچ
رو رو نین کُماݨے ساڈے

اے سہیلیو! میری بات سُنو! دیکھو عشق نے میرا ہاتھ دُکھوں کو تھما دیا ہے۔ اب مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں ہے۔ کُرتا اور دوپٹہ پُرزے پُرزے کر دیا ہے۔ خونِ جگر پینا ہی اب میری خوراک ہے۔

نہ جسم میں طاقت ہے نہ بدن میں وہ پہلے جیسی جان رہی ہے۔ جگر میں آگ جل رہی ہے اور مُنہ سے دھواں نکل رہا ہے۔ دل غموں میں غرق ہے اور رو رو کر آنکھیں مُرجھا گئی ہیں۔

کافی نمبر 177

....

پینگھ پپل ملکاݨے بُھل گئے
گانے سیرھے ، گاہݨے بُھل گئے
گھر ، در ، جاہ ٹکاݨے رُل گئے
پڑ پئے یار ایاݨے ساڈے
مُفت فریؔد ندامت چایم
سمجھ سنبھل کر نینھ نہ لایم
ساری پَت پریت ونجایم
تھڑ گئے عقل سیاݨے ساڈے

عشق نے ہمیں سارے شاہانہ ٹھاٹھ بُھلا دیئے ہیں۔ پیپل کے درختوں پر جُھولا جُھولنا، زیور پہننا، ہار سنگھار کرنا سب بھول گیا۔ گھر بار برباد ہو گیا اوپر سے ستم یہ کہ محبوب بھی ایسا کہ جو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے۔

اے فریؔد! اس عشق میں پڑ کر میں نے خوامخواہ شرمندگی اُٹھائی، سوچ سمجھ کر دل نہ لگایا جس سے سارا بھرم جاتا رہا۔ عزت و ناموس داؤ پر لگی۔ اچھے خاصے سمجھدار ہوتے ہوئے بھی کم عقل بن گئے۔

کافی نمبر 177

کیا زیور ، ہار چنبیلی کیا پُھلوِن سیجھ سُہیلی
تھیا عشق فریدؔ آ بیلی سبھ بُھل گئے ایہی ، اوہی

"اے فرید! جب سے عشق سے دوستی ہوئی ہے زیور اور چنبیلی کے ہار اور پھولوں بھری خوش نما سیج سب جاتے رہے۔نہ "یہ" یاد رہا اور نہ "وہ"۔"

کافی نمبر184

....

چاک کیتے دِل چاک مہیندے کون کُللڑے زخم کُوں سِیندے
مرہم وصل وصال تہیندے کھیڑا کُوڑ اجایا ہے
دل نُوں لُٹیا عشق مریلے پھردی شہر تے جنگل بیلے
متاں فریدؔ کرے رب میلے تانگھ ارام ونجایا ہے

بھینسیں چرانے والے رانجھے نے میرا دل چیر ڈالا ہے۔اس کے علاوہ کون میرے پیچیدہ زخموں کو سی سکتا ہے۔
میرے زخم کا علاج تو اُسی محبوب کا وصال ہے۔یہ کھیڑے تو نرا جھوٹ ہی جھوٹ ہیں۔
اس ظالم عشق نے میرا دل لُوٹ لیا ہے۔میں محبوب کی تلاش میں جنگل اور بیلوں میں بھٹکتی پھر رہی ہوں۔شاید اللہ مجھے اُس محبوب سے ملا دے جس کے لئے میں نے اپنا آرام وسکون گنوایا ہے۔

کافی نمبر185

....

سڑ گیم ، جل گیم ، مر گیم ، گل گیم یار ، فریدؔ! نہ آیا
سِکدئیں ، تپدئیں ، مردئیں ، کھپدئیں نازک نینھ نبھیوسے

"فرید! میں عشق میں جُھلس گئی، جل گئی، مرگئی اور گل سڑ گئی ہوں مگر میرا محبوب نہیں آیا۔میں نے محبوب کی آس میں جلتے، روتے پیٹتے اور تڑپتے ہوئے بھی اس نازک عشق کو نبھایا ہے۔"

کافی نمبر189

....

درد فریدؔ ہے چیز مہانگی ڈُھندے ونج وپار
جِندڑی کر قربانی

"اے فریدؔ! یہ عشق کا درد بہت بیش قیمت چیز ہے۔اس لئے اس کا کاروبار ہمیں خوب جچتا ہے۔اس کی خاطر تو ہم جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

کافی نمبر191

ڈینھ راتیں ، عشق ستاوے
زر، گھر، ور ، روگ ودھاوے

آئے پیش فریؔد گپاٹے انگ ترُٹن تے سِر پھاٹے
لکھ رُوڑاں سہنس چِکاٹے تتی بے وس تھی کُرلاوے

دن رات یہ عشق ہمیں ستاتا رہتا ہے۔ دولت، گھر اور آس پاس کے لوگ میرے روگ کو مزید بڑھاتے ہیں۔
اے فریؔد! عشق کی مشکل راہوں کا سفر درپیش ہے۔ جسم تھکن سے ٹُوٹتا ہے اور سر پھٹتا ہے۔ جنگل بیابان میں جانوروں کی چیخیں ہی چیخیں سنائی دیتی ہیں اور میں بے بس ہو کر دُکھ بھری آوازیں نکالتی ہوں۔

کافی نمبر 217

....

رَکھساں دم دم نال سنبھالے سہساں روگ، کروپ، کِشالے
بھالے یار فریؔد نہ بھالے جئیں زورے جِند جان لٹیوسے

"اے فرید! میں تو مرتے دم تک محبوب کی محبت سنبھالے رکھوں گی۔ دُکھ سہوں گی، مصیبتیں برداشت کروں گی اور عذاب جھیلوں گی۔ وہ میری طرف توجہ دے یا نہ دے جس نے زبردستی میرے دل پر قبضہ کرلیا ہے میں تو اُس کی ہی رہوں گی۔"

کافی نمبر 220

....

سِک سُولیں ، ساڑیں ساڑی
وَہ عشق دی اوا واڑی

دِل جل بل کیری کولے ڈُکھ رگ رگ سوز سمولے
ہِک سینہ سو سو شعلے ہِن برہوں تے دوزخ ہاڑی

تڑپ، دُکھ اور جلن نے میری زندگی برباد کردی۔ واہ! عشق کا خاندان بھی کیا خُوب ہے۔
میرا دل محبوب کی جُدائی میں جل کر کوئلہ اور راکھ بن گیا ہے اور دُکھ میری رگ رگ میں سما چکے ہیں۔ ایک سینہ ہے اور اندر سینکڑوں شعلے ہیں۔ لگتا ہے جیسے عشق اور دوزخ دونوں ایک جیسے ہیں۔

....

جئیں ڈینہہ اکھیاں میں لاتیاں گُل آس اُمیداں لاتھیاں
کیا پھتکن جیرھیاں پھاتھیاں پیا ہر کوئی مارے تاڑی

آئے لوکاں ہتھ بہانے کُئی ڈِیوم مہٹے ، طعنے
کئی مارن کاٹھیاں ، کانے ہے پیا پیا ظُلم ڈِیہاڑی

جس دن سے محبوب سے آنکھ لگی ہے میری ساری آس امیدیں ختم ہوگئی ہیں۔ جوخود ہی جال میں جا پھنسے وہ کیسے پھڑ پھڑائے۔ لوگ تو میری حالتِ زار دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں۔

لوگوں کے ہاتھ میں تو میری رسوائی کا بہانہ آ گیا ہے۔ کوئی طعنے دیتا ہے، کوئی دشنام طرازی کرتا ہے، کوئی لاٹھیاں اور سرکنڈے کے تنے مارتا ہے غرض نت نئے ظلم وستم جاری ہیں۔

کافی نمبر 231

....

عشق انوکھڑی پیڑ سو سو سُول اندر دے
نین وہانوم نیر اَلڑے زخم جگر دے

تانگھ اولڑی، سانگ کُللڑی جِندڑی جلڑی، دِلڑی پگلڑی
تن من دے وچ تیر ماریئے یار ہُنر دے
یار فریدؔ نہ پایم پھیرا لایا درداں دل وچ دیرا
سڑ گیم سِیس سریر نیساں داغ قبر دے

یہ عشق کا درد بھی انوکھا درد ہے۔ جسم میں سینکڑوں قسم کی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور جگر کے زخم ہر وقت تازہ رہتے ہیں۔

محبوب سے ملنے کا انتظار بہت کرب ناک ہوتا ہے۔ یہ بہت تکلیف دہ درد ہے۔ جسم جلتا ہے اور دل گل سڑ جاتا ہے۔

محبوب نے اس کاریگری سے وار کیا ہے کہ تن من میں تیر ہی تیر پیوست محسوس ہوتے ہیں۔

اے فریدؔ! میرے محبوب نے کبھی اِدھر کا رُخ ہی نہیں کیا۔ دل میں دُکھوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ میرا سر اور پورا جسم جل چکا ہے لگتا ہے جدائی کے یہی داغ قبر میں لے کر جاؤں گی۔

کافی نمبر 241

....

کیا ڈُکھڑا نینہہ لیوسے ڈُکھ باجھ پلے نہ پیوسے
عشق نہیں ، ہے نار غضب دی تن من کیتُس کولے
سُولیں سڑدئیں ، آہیں بھردئیں ساری عمر نبھیوسے

ہم نے کیا دُکھ دینے والا عشق کیا ہے کہ سوائے غموں کے ہمارے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔

یہ عشق نہیں بلکہ غضب کی آگ ہے جس نے ہمارا تن من جلا کر کوئلہ بنا دیا ہے۔ جدائی کے درد میں جلتے اور ٹھنڈی آہیں بھرتے ساری عمر گزاری ہے۔

....

نہ غمخوار نہ کُئی ساتھی نہ کئی حال ونڈاوے
عشق جیہاں ڈُکھ ہور نہ کوئی ماء پیو ویری تھیوسے
مُونجھ مُنجھاری ، درد ، وچھوڑا لکھیا باب تتی دے ڈِوڑا
یار فریدؔ خرید نہ کیتا رو رو خلق رویوسے

نہ کوئی غم بانٹنے والا ہے اور نہ کوئی ساتھی۔ نہ ہی کوئی ہمارا حال پوچھنے والا ہے۔ اس عشق جیسا کوئی روگ ہی نہیں ہے کہ ماں باپ بھی دُشمن بن گئے ہیں۔

اے فریدؔ! عشق کے نتیجے میں مجھ بدنصیب دُکھیاری کے حصے میں دوہرے ملال اور جدائی کے درد لکھے گئے۔ محبوب نے ہمیں قبول نہ کیا اور ہم نے رو رو کر دنیا کو بھی رُلا دیا۔

کافی نمبر 252

....

وحدۃ الوجود

ہر آن احد ڈو دھیان دھرو ہے بے شک دین ایمان ایہو
دل نال فریدؔ دا وعظ سُنڑو سو بات دی ہے ہِک بات عجب

"اے فریدؔ! سو باتوں کی ایک ہی بات ہے کہ ہر لمحے خدائے واحد کی طرف دھیان دو۔ میری یہ نصیحت دل کے کانوں سے سنو اور اسی کو اپنا دین اور ایمان بنالو۔"

کافی نمبر23

....

حق باطل سبھ حق ہے حق ہے پر اے راز بہوں مُغلق ہے
یار ہے ،یار ہے ، یارہے یار سوہنڑاں ، کوجھا ، نیک اتے بد

"حق بھی اپنی جگہ حقیقت ہے اور باطل بھی۔ مگر یہ راز بہت پیچیدہ ہے۔ اللہ والوں کے نزدیک خوبصورت ، بد صورت، نیک اور بد، سب دوست ہیں۔"

کافی نمبر30

....

رکھ تصدیق نہ تھی آوارہ کعبہ ، قِبلہ ، دَیر ، دوارہ
مسجد ، مندر ، ہِکڑو نُور

"خوامخواہ اِدھر اُدھر بھٹکتے نہ پھرو اس بات پر پورا یقین کرلو کہ کعبہ، قبلہ، دیر، دوارہ، مسجد اور مندر میں اُسی ایک خُدا کا نُور ہے، اُسی کے جلوے ہیں۔"

کافی نمبر50

....

سوہنے یار پُنّل دا ہر جا عین حضور
اول ، آخر ، ظاہر ، باطن اُس دا جانڑ ظہور

"میرا سوہنا محبوب پُنّل ہر جگہ حاضر، ناظر ہے۔ اول بھی وہی ہے اور آخر بھی، ظاہر بھی وہی ہے اور پوشیدہ بھی۔ ہر جگہ اُسی کے جلوے ہیں۔"

کافی نمبر52

....

نُور حقیقی گھونگھٹ کھولے اُٹھ گئے اولے، بھج پئے بھولے
ہر جاء ایمن ، ہر جا طُور

"نُورِ حقیقی نے اپنا گھونگھٹ کھول دیا ہے اب میں نے اچھی طرح آزمالیا ہے کہ ہر سُو اُسی ذات کے جلوے ہیں۔ سو اب میرے لئے ہر جگہ وادیِ ایمن اور کوہ طور کی مانند ہے۔"

کافی نمبر 57

....

ہِک جا رُوپ سِنگار ڈِکھاوے ہِک جا عاشق بَݨ بَݨ آوے
ہر مظہر وچ آپ سماوے اَپݨاں آپ کرے دیدار

"میرا محبوبِ حقیقی کہیں تو اپنے حُسن کے جلوے اور ہار سنگھار دِکھاتا ہے اور کہیں عاشق بن بن کر آتا ہے۔ غرض ہر مظہر میں وہ آپ ہی سمایا ہوا ہے اور خود ہی اپنا دیدار کر رہا ہے۔"

کافی نمبر 60

....

جو کُجھ ہے ظاہر ، برملا جاݨاں میں کیویں ما سِوا
مُرشد محقق وچ وچا ہمہ اوست دا ڈِتڑا سبق
بٹھ وہم ، خطرے دی ادا ڈوجھا نوہی ہے ہِک خُدا
اندر تے باہر ہے سدا موجود حق ، موجود حق

جو کچھ بھی ظاہراً دکھائی دے رہا ہے وہ سب اُسی ذاتِ مطلق ہی کا جلوہ ہے۔ میں ان سب مظاہر کو اُس ذاتِ حقیقی کے سِوا کچھ مان ہی نہیں سکتا کیوں کہ میرے مُرشد کریم نے مجھے برملا ہمہ اوست (سب کچھ وہی ذات ہی ہے) کا درس دیا ہے۔ بھاڑ میں جائیں یہ وہم اور شکوک، مجھے کسی کا ڈر نہیں ہے۔ میں تو اندر، باہر، ظاہر، باطن اُسی ایک ذات کو ہی مانتا ہوں۔ میرا عقیدہ ہے کہ صرف حق ہی ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے اور رہے گا۔

کافی نمبر 64

....

ہر صورت وچ دیدار ڈِٹھم کُل یار ، اغیار کوں یار ڈِٹھم
کِتھ خش ، خاشاک تے خار ڈِٹھم ہِک نُور دے سبھ اطوار ڈِٹھم

"میں نے تو ہر صورت میں، ہر رنگ میں اپنے محبوبِ حقیقی کے جلوے ہی دیکھے ہیں۔ اب تو اپنے، پرائے سب مجھے دوست ہی نظر آتے ہیں۔ کہیں گھاس کے تنکوں، کہیں کانٹوں اور کہیں کسی اور روپ میں اُسی ایک ہی نُور (نُورِ

حقیقی) کے مختلف رنگ ہی دکھائی دیتے ہیں۔"

کافی نمبر84

....

اے حُسن حقیقی نُورِ ازل — تینوں واجب تے امکان کہوں
تینوں خالق ذات قدیم کہوں — تینوں حادث خلق جہان کہوں
تینوں مسجد مندر دیر کہوں — تینوں پوتھی تے قرآن کہوں
کر توبہ ترت فریدؔ سدا — ہر شے نُوں پُر نقصان کہوں
اُسے پاک، الکھ، بے عیب کہوں — اُسے حق بے نام نشان کہوں

اے حُسن حقیقی کے حامل ازلی نُور رکھنے والے میرے محبوب حقیقی! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تمہیں واجب اور امکان کہوں یا کائنات کو تخلیق کرنے والی قدیم ذات؟ تمہیں یہ جہان تخلیق کرنے والا سب سے بڑا خالق کہوں یا مسجد، مندر اور دیر میں رہنے والا معبود حقیقی یا پھر تمہیں مذہبی کتب میں کلام کرنے والا سب سے بڑا حکیم اور ہادی کہوں؟ میری تو سمجھ سے بالاتر ہے کہ تمہیں کس نام سے پُکاروں۔

اے فریدؔ! تُو اُس ذاتِ اقدس کو فانی چیزوں سے مت جوڑ۔ اُس ذات کے سوا سب فانی اور ختم ہونے والا ہے۔ وہ ذات، پاک، انسانی سوچ سے ماورا اور بے عیب ہے۔ وہ ایک ایسی حقیقتِ مُطلق ہے جس کا کوئی نام نشان اور مخصوص ٹھکانہ نہیں ہے۔

کافی نمبر91

....

تھئے دِل دور اغیاروں — بھریئے معمور دِلداروں
پیوسے خبر آثاروں — تے اخباروں تے قرآنوں
جتھاں خود قُرب ہے دوری — اُتھاں کیا وصل مہجُوری
انانیت تھئی پوری — ہے انسانوں تے رحمانوں

جب ہم نے اللہ کی واضح نشانیاں دیکھیں، کائنات کا مشاہدہ کیا، خدائے واحد کی قدرت کے آثار دیکھے اور پھر قرآن پاک کو پڑھا تو ہمارا دل اللہ کی واحدانیت کا مکمل قائل ہو گیا اور غیر سے نفرت ہو گئی۔

جب ہم نے اپنی ذات کی نفی کی اور رحمان (ذاتِ مطلق) کو ہی وجودِ حقیقی تسلیم کر لیا تو ہجر اور وصال یکساں ہو گئے۔ اور پھر قُرب دُوری، اور دُوری قُرب میں بدل گئی۔

کافی نمبر93

بِن یار سانول ہیو نہیں — ھٰذا جنون العاشقین
بے اُو نہ آنست و نہ ایں — ھٰذا جنون العاشقین
تھل ، بر تتی رُلدی ہے کیوں — سِدھ واٹ توں بُھلدی ہے کیوں
یار است ہمدم ، ہم نشیں — ھٰذا جنون العاشقین
مذہب وجودی فرض ہے — ہیو کُل اجائی غرض ہے
دیدیم با چشمِ یقیں — ھٰذا جنون العاشقین

عاشقِ صادق جب جنون کی حدتک پہنچ جاتے ہیں تو انہیں اپنے محبوب کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ پھر اُنہیں نہ "یہ" نظر آتا ہے اور نہ "وہ"۔ یہی عاشقوں کا جنون ہے۔

تم کیوں دیوانہ وار صحراؤں اور جنگلوں میں بھٹکتے پھر رہے ہو۔ سیدھے رستے کو تم نے کیوں بھلا دیا ہے۔ جان لو کہ تمہارا محبوب تو سانس بن کر تمہارے جسم کے اندر رواں دواں ہے، ہر وقت تمہارے ساتھ ہے یہ یقین ہی عاشقوں کا جنون ہے۔

ہم نے جب اپنی آنکھوں سے ہر جگہ اُس ذات کے جلوے دیکھ لیے تو اب ہمارا یہ عقیدہ اور بھی پُختہ ہو گیا ہے کہ وحدۃ الوجود پر یقین رکھنا ہی اصل ایمان اور اصل دین ہے۔ باقی سب کُچھ فضول ہے۔ یہی عاشقوں کا جنون ہے۔

کافی نمبر 94

....

شُد عکس در عکس ایں بِنا — کہ فنا ، بقا ہے ، بقا ، فنا
باقی نماندہ! جُز انا — کتھ او تے تُوں ، کتھ ہاں تے ہُوں
اُٹھ گئی فریدؔ! ہوس مُنڈھوں — نہ ریہا ہے وَس ہِک خس مُنڈھوں
کسے کس ہو کس ناکس مُنڈھوں — چُپ چاپ فعل فساد تُوں

اس دنیا کی حقیقت کیا ہے بس عکس کے اندر عکس ہے۔ کیونکہ جسے ہم فنا سمجھتے ہیں وہی اصل بقا ہے اور جسے بقا کہتے ہیں وہ فنا ہے۔ اب ہماری یہ حالت ہے کہ ''وہ'' اور ''تُو'' اور ''ہاں'' اور ''ہُوں'' کے جھگڑے سے نکل گئے ہیں کیونکہ انا باقی ہی نہیں رہی۔

اے فریدؔ! دُنیا داری کی ہوس جڑ سے ہی ختم ہو گئی ہے۔ ہمارے بس میں کچھ بھی نہیں رہا۔ اب کوئی کچھ بھی کرتا رہے۔ کچھ لیتا دیتا رہے ہم کسی بھی جھگڑے میں نہیں پڑتے۔ بس اب مکمل خاموشی اختیار کر لی ہے۔

کافی نمبر 103

ہمہ اوست دے بھیت نیارے   جاڻن وحدت دے ونجارے
ہر ہر شے وِچ کرن نظارے   اصل تجلی طُوری نُوں

"ہمہ اوست (سب کچھ وہی ذات حقیقی ہے) کے راز انوکھے ہیں جنہیں صرف وحدت کے نظریئے پر یقین رکھنے والے ہی جانتے ہیں۔ وہ ہر ہر شے میں طُور والی تجلی کے نظارے کرتے ہیں۔"

کافی نمبر 119

....

ہر جا حُسن ازل ہے   صوفی ! سمجھ سُنجاڻ
حق باجھوں ہیو باطل   دھیان رکھیں ہر آن
علم فریدؔ ہے حاجب   بے شک بے عرفان

ہر جگہ اُسی ذاتِ واحد کے حُسن کے جلوے ہیں۔ اے صوفی! تم اِس بات کو اچھی طرح سے سمجھ اور پہچان لو۔
ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اُس ذاتِ حق کے سوا باقی سب باطل ہے۔
اے فریدؔ! اللہ کی پہچان کے بغیر تمہارا علم حقیقت کو چُھپانے والا ہے۔

کافی نمبر 139

....

ہر جا ذات پُنل دی   عاشق جاڻ یقین
ہرصورت وچ یار دا جلوہ   کیا اسمان ، زمین
غافل نہ تھی یار تُوں ہِک دم   ہر جاگہ ہر حِین

"اے عاشق! اس بات کا یقین کر لو کہ ہر جگہ وہی ذاتِ حق ہی موجود ہے۔ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر صورت میں اُسی محبوب کے جلوے ہیں۔ اس لیے کسی بھی جگہ، کسی بھی لمحے محبوب کی یاد سے غافل مت ہونا۔"

کافی نمبر 140

....

تم بے شک اصل جہان کے ہو
نہ تُم فرشی، نہ تُم عرشی   نہ فلکی نہ ارضی ہو
ذاتِ مقدس ، نُورِ مُعلیٰ   آئے وچ انسان کے ہو

"اے انسان! اس میں کوئی شک نہیں کہ تم ہی اس کائنات کی بنیاد ہو۔ جان لو کہ نہ تم عرشی ہو اور نہ فرشی۔ نہ آسمان سے ہو نہ زمین سے، بلکہ تم ہی ذاتِ مقدس اور نورِ معلیٰ ہو جو انسان کی شکل میں یہاں آئے ہو۔"

کافی نمبر 147

ہر دل جو سردار یار مہنجو
سوہٹیاں جو سردار یار مہنجو
آپ چُھپائے راز حقیقی آپ کرے اظہار، یار مہنجو
یار فریدؔ نہیں وِچ پردے خود پردہ ہے یار، یار مہنجو

"میرا محبوب ہر دل کا دلدار ہے۔ وہ حسینوں کا سردار ہے۔ وہ خود ہی رازِ حقیقی چھپاتا ہے اور خود ہی ظاہر کرتا ہے۔ وہ پردے میں نہیں ہے بلکہ خود ہی پردہ ہے۔"

کافی نمبر152

....

ہے عشق دا جلوہ ہر ہر جا سُبحان اللہ سُبحان اللہ
خود عاشق خود معشوق بڻیا سُبحان اللہ سُبحان اللہ
خود بُلبل تے پروانہ ہے گُل ، شمع اتے دیوانہ ہے
تھی چاند ، چکور نُوں موہ لیا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

عشق کا جلوہ ہر جگہ دکھائی دیتا ہے۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! وہ (ذاتِ حق) خود ہی عاشق اور خود ہی معشوق بنا پھرتا ہے۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

وہ خود ہی بلبل اور خود ہی پروانے کا روپ دھار لیتا ہے۔ کبھی بلبل، کبھی شمع اور کبھی دیوانہ بن جاتا ہے اور کبھی چاند بن کر چکور کا دل موہ لیتا ہے۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!۔

کافی نمبر155

....

الف ہکو ہم بس وے میاں جی
ہور کہاڻی مُول نہ بھاڻی الف ہُکیم دِل کھس وے میاں جی
''ب'' ''ت'' دی ہَئی کل نہ کائی الف کیتم بےِ وس وے میاں جی

اُستادِ محترم! میرے لئے بس الف (اللہ) ہی کافی ہے۔ اس الف نے دل میں ایسا گھر کیا ہے کہ اب مجھے کوئی اور کہانی پسند نہیں آتی۔

اِس الف نے مجھے یوں اپنی گرفت میں لیا ہے کہ ''ب'' ''ت'' (غیر اللہ) کی کوئی خبر ہی نہیں رہی۔

....

گھول گھتاں میں یار دے ناں تُوں پال بچے اَس کس وے میاں جی
عِشقوں مُول فریدؔ نہ پھِرسوں روز نویں ہم چس وے میاں جی

میں تو اب عشق کے اُس مقام پر ہوں کہ محبوب کے نام پر خوشی خوشی بیوی، بچے اور مفادات قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

اے فریدؔ! اِس عشق کی لذت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اس لئے اب اس سے ہرگز منہ نہیں موڑیں گے۔

کافی نمبر170

....

سبھ سِر اِسرار قدم دا ہے
اِتھ دخل نہ محض عدم دا ہے
جس نُوں ذوق خیال مُہیا اُس نُوں قال تے حال مُہیا
گُلشن جشن جمال مُہیا وارث باغ اِرم دا ہے
سینہ صاف صفا بے کینہ نُورِ حقیقی دا آئینہ
دِلڑی خالص پاک نگینہ نقشہ بیت حرم دا ہے

سارے اُسی قدیم ذات (اللہ) کے ہی راز ہیں۔ وہ لافانی ذات ہر جگہ موجود ہے اس لئے عدم (نہ ہونے) کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جسے محبوب کے تصور کا ذوق نصیب ہوتا ہے وہ پھر ہر وقت اُس سے محوِ گفتگو اور اُسی کے خیال میں مست ہوتا ہے۔

اُسے ہی محبوب کے دیدار کی سعادت ملتی ہے اور وہی جنت کے باغ کا اصل وارث ہوتا ہے۔

سالک کا سینہ کینے اور دوسری اخلاقی بیماریوں سے بالکل صاف ہوتا ہے اتنا صاف کہ نورِ حقیقی کا آئینہ محسوس ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کا دل خالص اور نگینے کی طرح پاک اور شفاف ہوتا ہے گویا اللہ کے گھر کا نقشہ پیش کرتا ہے۔

کافی نمبر225

....

سبھ صورت وچ ذات سُنجاݨی حق باجھوں بیو غیر نہ جاݨی
نہ کُئی آدم نہ کُئی شیطاں بݨ گئی اے گُل کُوڑ کہاݨی

اے سالک! ہر صورت میں اُسی ذاتِ حق کو ہی دیکھنا۔ اُس کے علاوہ کسی اور کا خیال دل میں مت لانا۔

یہاں نہ کوئی آدم ہے اور نہ کوئی شیطان، بس ایک جھوٹی کہانی بن گئی ہے۔

....

باجھ خُدا دے محض خیالے | دل نہ کر غیریت ہانٹی
سوہناں ، کوجھا صرف بہانہ | ہکڑو ہئی دل! سمجھ سیانٹی

اُس ذاتِ حق کے علاوہ باقی سب محض خیال ہی ہے۔اس لیے اپنے دل کو غیر کے خیال سے گندا مت کرنا۔
اے دل! یہ بھی اچھی طرح سے سمجھ اور پہچان لو کہ خوب صورت اور بدصورت بھی صرف بہانہ ہے اصل میں وہ ایک ہی ہے۔

کافی نمبر 226

....

سبھ صورت وچ وسدا ڈھولا ماہی | دل اساڈڑی کھسدا ڈھولا ماہی
رنگ بے رنگی اُس دے دیرے | آپ اے رانجھا آپ اے کھیڑے
لُک چُھپ بھیت نہ ڈِسدا ڈھولا ماہی
آپ ہے ہجر تے آپ ہے میلہ | آپ ہے قیس تے آپ ہے لیلیٰ
آپ آواز جرس دا ڈھولا ماہی

میرا محبوبِ حقیقی ہر صورت میں موجود رہ کر ہمارا دل چھینتا رہتا ہے۔
وہ رنگ اور بے رنگ ہر جگہ قیام کرتا ہے۔وہ خود ہی رانجھا اور خود ہی کھیڑا ہے یعنی محبوب بھی وہی ہے اور رقیب بھی۔وہ چُھپا رہتا ہے اور اپنے راز ہر کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتا۔
وہ ہجر بھی ہے اور وصال بھی۔وہی قیس بھی ہے اور لیلیٰ بھی۔حتیٰ کہ اونٹوں کے گلے میں بندھی گھنٹیوں کی آواز بھی وہ خود ہی ہے۔

کافی نمبر 227

....

سوہناں نحن اقرب ڈِسدا ڑی
ساڈے نال نہ ہس رَس وسدا ڑی
کولے وَسدا بھیت نہ ڈِسدا | دِلڑی کھسدا وَل وَل نسدا
ڈیکھ کے حال اِہیں بے کس دا | کر ٹھہ ٹھہ دوروں ہسدا ڑی

میرا خوبصورت محبوب یہ بھی کہتا ہے کہ ''میں تمہارے بہت ہی قریب ہوں'' پھر بھی میرے ساتھ ہنستے کھیلتے مل جُل کر نہیں رہتا۔
وہ میرے قریب تو رہتا ہے مگر اپنے راز نہیں بتاتا، میرا دل چھین کر دور چلا جاتا ہے۔میرا بُرا حال دیکھ کر دور سے کھڑا قہقہے لگا تا رہتا ہے۔

کافی نمبر 235

....

سمجھ سُنجاݨی غیر نہ جاݨی | سبھ صورت سُبحانے
اول ، آخر ، ظاہر ، باطن | یار عیان بیانے
حُسن پرستی ، شاہد مستی | ساڈا دین ایمانے
رَہ توحیدی ریت فریدی | اپݨے آپ دا دھیانے

اے انسان! یہ بات اچھی طرح سمجھ لواور پہچان لو کہ اُس ذاتِ حق کا کوئی غیر ہے ہی نہیں۔اس لیے سب صورتوں میں وہی سُبحان ہی موجود ہے۔
اول بھی وہی ہے اور آخر بھی، ظاہر بھی وہی ہے اور باطن بھی، یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔
محبوب حقیقی کے حُسن کی پُوجا اور اس کے نظارے میں مست رہنا ہی ہمارا دین اور ایمان ہے۔
توحید کے راستے پر چلنا ہی فریدؔ کی اصل ریت ہے۔اس لیے اُس کا دھیان ہر وقت اپنی ذات کی طرف ہی رہتا ہے۔

کافی نمبر 247

....

کیا ریت پریت سِکھائی ہے
سب ڈِسدا حُسن خُدائی ہے

ڈِسدی یار مِٹھل دی صورت | کُل تصویر اتے کُل مُورت
ہر ویلھے ہے سگن مہورت | غیر دی خبر نہ کائی ہے
ڈُکھ ڈِہاگ تے درد جُدائی | رل مل ویندے ساتھ لڈائی
عشق فریدؔ تھیوسے بھائی | عشرت روز سوائی ہے

محبوب کے عشق نے مجھے کیسی خوبصورت ریت سکھائی ہے کہ اب ہر طرف اُس کی ذات کا حُسن ہی نظر آتا ہے۔
اُسی محبوبِ حقیقی کی صورت ہی ہر تصویر اور ہر پیکر میں نظر آتی ہے۔اس لیے اب ہر وقت اُس کے دیدار کی خوشی سے سرشار ہوں۔غیر کا خیال تک دِل میں نہیں رہا۔
اے فریدؔ! جب سے عشق کو بھائی بنایا ہے۔دُکھ اور درد مجھے چھوڑ کر جا چکے ہیں۔اب تو روز بروز خوشی بڑھتی ہی جا رہی ہے۔

کافی نمبر 254

....

عشق فریدؔ تصرف کیتا | لائیس جُڑ کر پرم پلیتا
سبھ صورت سُبحان | ظاہر اکھیاں نال ڈِسیندے

"اے فرید! عشق نے ہم پر ایسا غلبہ کیا ہے، تاک کر ایسی محبت کی آگ لگائی ہے کہ اب ظاہری آنکھوں سے ہر جگہ

بس اُسی سُبحان کا جلوہ ہی دکھائی دیتا ہے۔"

کافی نمبر262

....

سبھو شاہد اصلی جاݨی ہے واحد پرم کہاݨی

ہے وحدت سمجھ سنُجاݨی وچ پردے کثرت سازی

اے سِلک سلوک فریدی ہے ریت عجب توحیدی

پُر ذوق لذیذ جدیدی چھڈ لمبڑ ڈُور درازی

اے انسان! تمام نظر آنے والی صورتوں میں اُسی ذاتِ حق کو ہی موجود سمجھنا یہی محبت کی اصل کہانی ہے۔ سمجھ لو کہ وحدت، کثرت کے پردے میں چُھپی ہوئی ہے۔

توحید کی یہ عجیب ریت ہی فریدؔ کا راستہ ہے، جو پُر ذوق بھی ہے، لذیذ بھی اور جدید بھی۔ باقی لمبی چوڑی باتیں چھوڑ و۔

کافی نمبر264

....

ہکو الف مینوں برمانوم ڑِی

تتی ب ، ت مُول نہ بھانوم ڑِی

ہر چالوں ناز نواز ڈِسے سبھ حُسن ازل دا راز ڈِسے

کُل عالم ، عالم ساز ڈِسے ہکو نُور نظر وچ آنوِم ڑِی

ایک ''الف'' ہی میرے دل میں ہلچل مچاتا ہے۔ یہ کم بخت ''ب'' اور ''ت'' مجھے بالکل بھی نہیں بھاتے۔

ہر چال میں اُسی ذاتِ حقیقی کے ناز و انداز کھائی دیتے ہیں۔ یہ سارے حُسنِ ازل ہی کے راز ہیں۔ وہی ذاتِ مطلق سارے عالم کی خالق ہے۔ اُسی کا نور ہی مجھے ہر چیز میں نظر آتا ہے۔

کافی نمبر267

....

ہِک ہے، ہِک ہے، ہِک ہے

ہِک دی دم دم سِک ہے

ہِک دے ہر ہر جا وچ ڈیرے کیا اُچ ہے کیا جھک ہے

ہِک ہے ظاہر، ہِک ہے باطن بیا سب کُجھ ہالِک ہے

مقناطیس تے لوہے وانگوں ہوں ڈُو دل دی چھک ہے

وہ ذاتِ حق ایک ہے، ایک ہے، ایک ہی ہے۔

اُسی ایک ذات کا ہر جگہ بسیرا ہے کیا نشیب اور کیا فراز!

وہی ایک ذات ہی ظاہر ہے اور وہی چُھپی ہوئی ہے۔اس کے علاوہ باقی جو کچھ بھی ہے، ہلاک ہونے والا ہے۔

مقناطیس اور لوہے کی طرح دل اُسی کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔

....

جیڑھا ہِک کوں ڈُو کر جانڑے   او کافر ، مُشرک ہے

روز ازل دی دِلڑی میڈی   راہ حق دی سالِک ہے

جِند دے نال خیال خُدائی   کیا پورا گیا پک ہے

یار فریؔد مسنجاٹن کیتے   اے نسخہ ہِک ٹِک ہے

جو ایک کو دو سمجھے وہ کافر اور مشرک ہے۔

روز ازل سے میرا دِل حق کے راستے کا ہی مسافر ہے۔

یہ خدائی خیال میری روح کے ساتھ کیا خوب جکڑا ہوا ہے۔اے فریؔد! محبوبِ حقیقی کو پہچاننے کے لئے یہ نسخہ بہت مُجرب ہے۔

کافی نمبر 268

....

عظمتِ انسان

کیوں تُوں فرد تے جُزو سڈاویں　　تُوں کُلی تُوں کُل
باغ بہشت دا تُوں ہیں مالک　　خود بُلبل خود گُل
عرش وی تیڈا ، فرش وی تیڈا　　تُوں عالی اَٹ مُل
دُنیا عُقبیٰ ، برزخ اندر　　ناہیں تیڈڑا تُل
یار فریدؔ کول ہے تیڈے　　نہ بیہودہ رُل

اے انسان! تم اپنی ذات کے اندر جھانکو۔ فرد اور جُزو کی بجائے اپنے آپ کو ہی ''کُل'' سمجھو۔ جان لو کہ باغ بہشت کے تُم ہی مالک ہو۔ تم خود بُلبل بھی ہو اور پُھول بھی۔ عرش بھی تمہارا ہے اور فرش بھی، تم اشرف المخلوقات اور خُدا کی بنائی ہوئی انمول تخلیق ہو۔

اے انسان! جان لو کہ دنیا، عُقبیٰ اور عالمِ برزخ میں کوئی تمہارے جیسا نہیں ہے۔ تم خُدا کی انمول اور بے مثال تخلیق ہو۔ اس لیے دنیا میں بھٹکتے پھرنے کی بجائے اپنی ذات کے اندر جھانکو۔ تمہارا رب اور خالق تمہارے اندر ہی موجود ہے۔

کافی نمبر 76

....

غیر تُمہارا محض محالے　　اِس جگ میں اور اُس جگ میں
دنیا تُم ہو عُقبیٰ تُم ہو　　مالک کون مکان کے ہو

"اے انسان اس دنیا میں اور اُس دنیا میں تمہارا غیر ممکن ہی نہیں ہے۔ جان لو کہ دنیا بھی تُم ہو اور آخرت بھی اور تُم ہی کون ومکاں کے مالک ہو۔"

کافی نمبر 147

....

کس دھرتی سے آئے ہو تُم
کس نگری کے باسی رے

پرم نگر ہے دیس تُمہارا　　پھرتے کہاں اُداسی رے
کیوں ہوتے ہو جوگی بھوگی　　روگی طرح براگی رے
اپنا آپ سنبھال کے دیکھو　　کر کے نظر حقیقت کی

اپنی ذات صفات کو سمجھو اپنی کرو شناسی رے
فکر نہ کجھ یارو ! ہرگز آسی یا نہ آسی رے
تم ہو سائگی ، تم ہو سائگی وائگی ذرہ نہ وائگی رے
بات فریدی سوچ کے سٹیو لا کر دل کے کانوں کو
دونوں جگ کے مالک تُم ہو بھولے اللہ راسی رے

اے انسان! تم کس دھرتی سے آئے ہو؟ اور کس نگر کے رہنے والے ہو؟

پریم نگر تُمہارا اصلی وطن ہے۔ کہاں اُداس اُداس پھر رہے ہو؟ کیوں دنیا دار جوگی اور بیاروں کی طرح دُنیا کو ترک کیے پھرتے ہو۔

حقیقت کی نظر سے آپ اندر جھانکو۔ اپنی ذات اور صفات کو سمجھو اور اپنی عظمت کو پہچانو۔

یہ فکر ہرگز نہ کرو کہ وہ (محبوبِ حقیقی) آئے گا یا نہیں۔ دراصل تم ہو بہو اُسی جیسے ہو کہ اُس کی ذات کا حصہ ہو۔ اس لیے تمہارا متبادل کوئی ہے ہی نہیں۔

بھولے بھالے معصوم انسان! فریدؔ کی بات دل کے کانوں سے سنو اور سمجھ لو کہ تم ہی دونوں جہانوں کے مالک ہو۔

کافی نمبر 248

....

اُمید / رجائیت

تھیاں سر سبز فرؔید دیاں جھوکاں سبھوں خشکی چائی سوکاں
نند نہ مانون کھیر مولا ماڑ وسایا

"اے فرؔید! اللہ کا کرم ہوا ہے۔ ہماری بستیاں سرسبز و شاداب ہوگئی ہیں۔ خشک ہو جانے والی ٹہنیاں پھر سے ہری ہوگئی ہیں۔ چراگاہیں گھاس سے بھر گئی ہیں۔ اب تو گائیوں کے دودھ سے سارے برتن بھر چکے ہیں۔"

کافی نمبر8

....

لانڑے پھوگ فرؔید سُہیساں سٹ گھر بار تے بار وسیساں
کرڑی تے ونج جھوکاں لیساں اج کل ٹوبھا وَس پیا

"اے فرید! آج کل ٹوبھا پانی سے خوب بھرا ہوا ہے۔ اس لیے میں واپس اپنی روہی میں جا کر ریت کے ٹیلے پر بسیرا کروں گی اور روہی کے پودوں لانڑے، پھوگ وغیرہ کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوں گی۔"

کافی نمبر10

....

تھیاں سر سبز فرؔید دیاں جھوکاں مہروں سبز تھیاں وَل سوکاں
بختیں واگ وَلائی وویار

"اے دوست! اللہ کا کرم ہوا اور میرے ویرانے میں بہار آ گئی ہے۔ سُوکھی سڑی زمین پر سبزے، ہریالی اور خوشحالی نے ڈیرے ڈال لیے ہیں۔"

کافی نمبر44

....

پندھ اڑانگے دِلڑی تانگھے جلد پُجاویں توڑ

عشق کا رستہ بہت مشکل اور دشوار گزار ہے مگر دل پھر بھی اس طرف جانے کے لئے بے قرار ہے۔ اللہ مجھے جلدی محبوب سے ملا دے۔

کافی نمبر47

....

میں منتاری تے نئیں باری   قادر نیسم پار

"میں تیرنا نہیں جانتی اور ندی گہری اور چوڑی ہے۔ لیکن مجھے اپنے قادرِ مطلق پر پُورا بھروسہ ہے۔ انشااللہ وہ مجھے ضرور کامیاب کرے گا۔"

کافی نمبر61

....

تھل مارو دا پینڈا سارا   تھیسم ہک پلھانگ

"میرے جذبے سچے اور لگن خالص ہے اس لئے خطرناک صحرا کے مُشکل راستے مجھے روک نہیں سکتے۔ یہ سارا سفر محض ایک قدم کی دوری پر ہے۔"

کافی نمبر68

....

جے تیئں ناسیں دے وِچ ساہ ہم   رہسم تیڈڑی تانگ

''اے محبوب! جب تک میری آخری سانس بھی باقی ہے، مجھے تیرا انتظار رہے گا۔''

کافی نمبر68

....

یار فرید نہ رولا ڈیسم   اوڑک سڈ کر کول بلہیسم

ہے سوہناں لجپال

"اے فرید! میرا محبوب لاج رکھنے والا ہے۔ وہ خوبصورت محبوب مجھے کسی مشکل میں نہیں ڈالے گا بلکہ خود بُلا کر اپنے قریب بٹھائے گا۔"

کافی نمبر78

....

اوگن ہاری نہ کِس کم دی   سوہناں عیب نہ پھول

یار فرید! نہ تھی غم واسُو   اللہ مِلیسم ڈھول

"میں گناہگار، بے عمل اور بیکار ہوں۔ اے اللہ! میرے عیبوں کو دوسروں پر ظاہر مت کرنا بلکہ اِسی طرح اِن پر پردہ ڈالے رکھنا۔ اے فرید! غمناک مت ہو اللہ کریم تمہیں تمہارے محبوب کا وصال نصیب فرمائے گا۔"

کافی نمبر79

....

آرد فریدؔ ! ایں التجا رحمے بہ حالِ بے نوا
دارد گدا اُمید ہا صد گُونہ از لُطفِ شہاں

"فریدؔ کو اللہ کی ذات سے بہت امیدیں ہیں۔ وہ یہ التجا کرتا ہے کہ بے نوا کے حال پر رحم کیا جائے۔ وہ گدا بن کر خالق و مالک کے در پر آیا ہے اُسے اپنے مالک سے یہ اُمید ہے کہ وہ ضرور اُس پر لُطف و کرم فرمائے گا۔"

کافی نمبر 96

....

بندڑے نال نہ کرسیں مندڑا تیڈائے کوجھا ، کملا ، گندڑا
لُٹک سُہائیں صحن سَہیندڑا پَوں پَوں تُوں جِند واراں

"اے اللہ! اپنے بندے پر کرم فرمانا، مجھ سے ناراضی والا معاملہ نہ فرمانا۔ میں بدصورت، کم عقل، گناہ گار جیسا بھی ہوں تیرا بندہ ہوں۔ اے ناز و ادا والے محبوب! میرے گھر کے صحن میں رونق افروز ہونا، میں تیرے ایک ایک قدم پر اپنی جان نچھاور کروں گا۔"

کافی نمبر 97

....

چھوڑ فریدؔ نہ یار دا دامن جئیں جی کیتا جُڑکر کامَن
ڈوہاں جہاناں ساڈا آمن کیویں دِلوں وِساروں

"اے فریدؔ! اپنے محبوبِ حقیقی کا دامن مت چھوڑنا۔ جس نے تمہارے دل پر اپنی محبت کا جادو کر دیا ہے وہ دونوں جہانوں میں تمہارا سہارا ہے۔ اُسے تم کیسے بھول سکتے ہو۔"

کافی نمبر 98

....

ہے ناز نہیں اِعراض مُنڈھوں رکھ آس نہ تھی غم واس میاں

"میاں! محبوب کی ظاہری بے رُخی اور بے پرواہی اُس کے ناز نخرے ہیں وہ تمہیں نظر انداز بالکل نہیں کر رہا۔ مایوس مت ہو، اس سے اچھائی کی امید رکھو۔"

کافی نمبر 101

....

مولیٰ جھوکاں پھیر وسیسی سارا روگ اندر دا ویسی
یار فرید! انگڑ پَوں پیسی ڈیسم بانہہ سراندیاں

"اے فرید! مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ پھر سے ہماری بستیوں کو آباد کرے گا۔ ہمارے سارے دُکھ ٹال دے گا۔ محبوب میرے گھر کے آنگن میں قدم رکھے گا۔ اور میرے سر کے نیچے اپنی بانہیں دے گا۔"

کافی نمبر 131

....

اجھو مارو ملیو دِل نہ ماندی تھی
سُوھے، سیج کُوں ساڑ تے ونج مِتراں دی تھی
باندی بَردی یار دی بَردی باندی تھی
غیروں اُلفت یار دے دِلڑی واندی تھی
تانگھ فریدؔ نُوں آکھدی بر ڈو پاندھی تھی

اے دل! مایوس مت ہو۔ بہت جلد محبوب ملنے والا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ تم رنگ برنگ کپڑوں اور سیج کو جلا کر اپنے چاہنے والوں کی بن جاؤ۔

یار کے در کی غلام اور باندی بن کر رہو اور دل کو غیر کی محبت سے بالکل آزاد کرلو۔

شدید انتظار اب فریدؔ کو مجبور کر رہا ہے کہ وہ محبوب کی تلاش میں بیابانوں میں نکل جائے۔

کافی نمبر 169

....

وینہہ فرید آباد تھیوسے مال مویشی شاد تھیوسے
دل دردوں آزاد تھیوسے چولے انگ نہ مانوݨ دے

"اے فریدؔ! بارش برسنے سے ہمارا علاقہ آباد ہو گیا ہے ہمارے جانور بھی آج کل بہت خوش ہیں۔ دِل درد سے آزاد ہو گئے ہیں اور بھوک پیاس کے ستائے لوگ اور جانور خوشی سے پھولے نہیں سما رہے۔"

کافی نمبر 175

....

یار فریدؔ نہ وِسرم شالا اوڑک لہسی آن سنبھالا
میں بے وس ، بے کس دا ڈھولا ماہی

"اے فرید! اللہ کرے میرے محبوب کی یاد میرے دل سے محو نہ ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ میرا پیارا محبوب آخر کار مجھ بے بس اور بے کس عاشق پر ترس کھائے گا اور مجھے سہارا دینے ضرور آئے گا۔"

کافی نمبر 227

تھی خوش فریؔد تے شاد ول ڈُکھڑیں کوں نہ کر یاد ول
اجھو تھیوم جھوک آباد ول ایہا نئیں نہ وہسی ہِک مَٹی

"اے فرید! پھر سے خوش اور نہال ہو جاؤ، دُکھوں کو یاد کرنا چھوڑ دو۔ انشااللہ بہت جلد تمہاری جھوک (بستی) پھر سے آباد ہو جائے گی کیوں کہ جیسے دریا ایک کنارے پر نہیں بہتا ویسے ہی حالات بھی ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔"

کافی نمبر 251

....

وعظ و نصیحت

تھئی تابع خلقت سب تاں وی کیا تھی پیا
سارے جگ تے حُکم چلاویں پا شاہی دا منصب
تاں وی کیا تھی پیا
شعر فرید تیڈا ونج ہُلیا ہِند، ماڑ، ڈِکھݨ، پُورب
تاں وی کیا تھی پیا
ہئی گُم تھیوݨ مطلب

چاہے ساری مخلوق بھی تمہارے تابع ہوگئی پھر بھی کیا ہوا۔ تُم نے شاہی تاج سر پر سجا کر پوری دنیا پر حُکم چلانا شروع کر دیئے تو بھی کیا ہوا۔
تمہاری شاعری کی بھی چار سُو دھوم مچ گئیں پھر بھی کوئی بڑی بات تو نہیں ہوگئی۔ اصل کامیابی تو ذاتِ حق میں گُم ہونے میں ہے۔

کافی نمبر 4

....

یار کُوں کر مسجود چھڈ ڈے بیو معبود
ہر صورت وچ یار کوں جاݨیں غیر نہیں موجود
وصل فرید کوں حاصل ہویا جب ہو گیا نابود

"ایک محبوب (اللہ) کو ہی سجدہ کرو باقی سارے معبود چھوڑ دو۔ غیر تو یہاں کوئی ہے ہی نہیں اس لیے ہر صورت میں اُسی ذات کو موجود سمجھو۔ فرید کو یار کا وصال تب نصیب ہوا جب اُس نے خود کو مِٹا ڈالا۔"

کافی نمبر 32

....

چوریوں جاریوں استغفار بخشم شالا رب غفار
گندڑی عادت گندڑے فعلوں توبہ توبہ ، لکھ لکھ وار
میں مسکین فرید ہاں تیڈا تُوں بن کون اُتارِم پار

"اے اللہ! میں چوری اور دھوکے فریب سے استغفار کرتا ہوں، تُو بخشنے والا اور غفار ہے میں اپنی بُری عادتوں اور بُرے کاموں پر لاکھوں بار توبہ کرتا ہوں۔ میں مسکین اور عاجز سا بندہ ہوں۔ تمہارے بغیر کون میری بگڑی بنا سکتا ہے بھلا۔"

کافی نمبر 43

جیوݨ ݙینہ اڈھائی وو یار ستّ گھت فخر وݙائی وویار
جوبن ساتھی چار ݙینھاں دا جھٹ پٹ ضُعف بُڈھیپا آندا
کُوڑی آس پرائی وویار
ہَئے ہَئے ݙُھڑی کہیں نہ ویندی کجل ، مُساگ تے سُرخی مینڈی
سُرمہ ، سیندھ ، سلائی وویار

اے دوست! اس زندگی کا دورانیہ محض اڑھائی دن ہے اس لیے فخر اور غرور چھوڑ دو۔ یہ جوانی کا جوش اور جوبن بھی چند روزہ ہے۔ بہت جلد تمہیں بُڑھاپا آلے گا اس لیے فانی چیز سے آس مت لگاؤ۔

افسوس اے دوست! جوانی، ناز نخرے، بناؤ سنگھار، کاجل، دنداسہ، سُرخی، مہندی، سُرمہ اور بالوں کی مانگ نکالنا محض چندروز کے لیے ہے۔ یہ وقت بہت تیزی سے گزر جائے گا۔

کافی نمبر44

....

ستّ گھت رِیت ،روش تقلیدی رَہ تحقیقی ، سِلک فریدی
کر منظور تے تھی مسرور

"اندھی تقلید کی عادت چھوڑ دو۔ جُھوٹی روایات کو بھاڑ میں ڈالو۔ فریدی راستہ یعنی تحقیق کو اختیار کرو گے تو مطمئن اور خوش رہو گے۔"

کافی نمبر50

....

اپݨی حقیقت ڳول تُوں ٻئے کوں نہ اصلوں پھول تُوں
رکھ یاد اساڈا قول تُوں آنیں نہ شک ہے محض پک

"اے انسان! تم صرف اپنی حقیقت کو تلاش کرو۔ کسی دوسرے کے بارے میں چھان پھٹک چھوڑ دو ہماری یہ نصیحت ہمیشہ یادرکھنا اس میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔"

کافی نمبر64

....

ستّ سِک غیر خُدا دی سبھ شئے وہم خیال
باجھوں احد حقیقی کُل شے عین زوال
چار ݙہاڑے چیتر دے کُڑے باکروال

"اے انسان! غیر خُدا کی خواہش اور چاہت چھوڑ دو۔ ہر شے دھوکہ اور وہم ہے۔ جان لو کہ مالکِ حقیقی کے سوا ہر شے فانی اور ختم ہونے والی ہے۔ یہ بہار (زندگی) تو چند روزہ ہے۔ جس پر بھولا بھالا چرواہا (اِنسان) خواہ مخواہ خوشی سے پاگل ہو رہا ہے۔"

کافی نمبر73

....

رکھ طرح طریق توکل نُوں کر حوصلہ، صبر، تحمل تُوں
ول وصل، وصال مہانگے نیں

"اے بندے! اگر تم اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھو گے، حوصلے صبر اور تحمل سے کام لو گے تو پھر محبوب کا دیدار اور وصال مُشکل نہیں رہے گا۔"

کافی نمبر98

....

مال عیال دی بٹھ گھت یاری دُنیا، عُقبیٰ تُوں تھی عاری
بے سامانی ہے سامان

"اے انسان! مال و دولت اور اولاد کی محبت کو بھاڑ میں ڈالو، دنیا اور آخرت سے بے نیاز ہو جاؤ۔ عارضی چیزوں کو ترک کر کے اللہ کی رضا کو ہی اپنی کُل متاع جانو۔"

کافی نمبر134

....

دھوئیں دار فقیر تھیوسے فخر وڈایاں سٹیاں
ہئیوں دلبر دے کُتڑے دردے برہوں پیاں گل گٹیاں
مُونجھ فریدؔ مزید ہمیشہ اج کل خوشیاں گھٹیاں

"ہم اب دھوئیں دار مست فقیر بن چکے ہیں۔ سارا غرور اور تکبر جاتا رہا ہے۔ اَب عشق کا پٹا گلے میں ڈال کر محبوب کے در کے سگ بن چکے ہیں۔ اے فریدؔ! یہ "مونجھ" مزید بڑھتی رہے۔ آج کل خوشیاں کم ہو گئی ہیں۔"

کافی نمبر136

ویسوں سنجھ صباحیں خالی رہسن جاہیں
پکھی پردیسی اُبھے سردے دو دن دے خلقائیں
مُلک بیگانہ، دیس پرایا کوجھیاں کُوڑ بنائیں

"شمال سے آنے والے پردیسی پرندوں کی طرح ہم بھی شام ہوتے ہی یا صبح سویرے واپس اپنے اصل وطن لوٹ جائیں گے اور یہ عارضی جگہیں اور ٹھکانے خالی رہ جائیں گے۔"

کافی نمبر137

....

جے چاہیں تُوں یار دا میلہ　　　ست کاوڑ بٹھ کین

"اگر تم اپنے محبوب کا وصال چاہتے ہو تو غصہ اور کینہ چھوڑ دو۔"

کافی نمبر140

....

پَریں ! اج نہ گیوسے کل ہی سہی

ایہو وطن بیگانہ کُوڑا کُوڑ ٹکانہ

اے نگری دیس پرایا ہے　　　اِتھ آسرا رکھنڑ اجایا ہے

مُنڈھوں رہنڑ نہ ڈیندے کرن روانہ

تھی غافل اصلوں ہِک نہ گھڑی　　　ہُنڑ ہتھ مَل مَل پرتاپ ذری

اجھو موت نے بھیجیا لِکھ پروانہ

پیارے دوست! یہ دنیا رہنے کی بے بنیاد جگہ ہے۔آج نہیں تو کل ہمیں یہاں سے جانا ہوگا۔
یہ دُنیا پرایا وطن ہے اس لیے یہاں کوئی اُمید رکھنا بے کار ہے یہاں تو مستقل رہنے ہی نہیں دیتے فوراً آگے بھیج دیتے ہیں۔
موت سے ایک لمحے کے لئے بھی غافل مت ہو۔اپنی سابقہ کوتاہیوں پر افسوس کر و کیوں کہ جلد ہی موت کی طرف سے حکم نامہ آجائے گا۔

....

بٹھ دُنیا فانی دیس ایہو　　　سبھ مکر فریب دا ویس ایہو

کیا ناز نہورے تان ترانہ

رب باجھ فریدؔ نُوں آس نہیں　　　ایہا عمر سبھو ہِک پاس نہیں

کہیں نال نہ چاڑھے توڑ زمانہ

یہ دنیا فانی ہے اسے بھاڑ میں ڈالو۔یہ مکر و فریب کی نگری ہے۔یہ ناز، ادائیں، خوشیاں، رونقیں محض دھوکہ ہیں۔
فریدؔ کو اللہ کے سوا کسی سے اُمید نہیں ہے۔یہ چند گھنٹوں کی زندگی ہی غنیمت ہے۔دنیا کسی سے وفا نہیں کرتی۔

کافی نمبر153

رنگ گُل پُھل ڈیکھ کے بُھل نہ ہیں   سِدھے راہوں سالک رُل نہ ہیں
ایں جگ دی جگ مگ سمجھ بہانہ
کر توبہ استغفار سدا   رکھ بدعت ، شِرکوں عار سدا
تھی محض موحد صاف یگانہ

اے سالک! اس دنیا کی رونقیں، رنگ، پُھول، پَھل اور بہاریں دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا، سیدھے رستے سے بھٹک نہ جانا۔ اس دنیا کی چمک دمک محض فریب اور دھوکہ ہے۔

اے انسان! ہمیشہ اللہ سے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی توبہ کرتے رہو۔ بِدعت اور شِرک سے بچو۔ توحید پرست، بے نیاز اور اندر باہر سے صاف شفاف رہو۔

کافی نمبر153

....

ٹھہندی نہیں تشدید وے   کاوڑ اتے تہدید وے
ایہو ادنیٰ عبد فریدؔ وے   ازلوں ہے دید خرید وے

"اے فرید! تمہیں شدت پسندی، غُصہ اور دھمکی آمیز رویہ زیب نہیں دیتا۔ تُم تو اپنے مالک کے ادنیٰ بندے اور ازل سے ہی اُس کی نظروں کے اسیر ہو۔"

کافی نمبر172

....

جگ وہم خیال تے خوابے
سبھ صورت نقش بر آبے
جے پچھدیں حال حقیقت   سُنْ ، سمجھ اتے رکھ عبرت
جیویں بحر محیط ہے وحدت   کُل کثرت شکل حُبابے

"یہ دُنیا محض وہم، خیال اور خواب کی طرح ہے۔ یہ تو ایسے ہے جیسے پانی پر بنایا گیا کوئی نقش ہو۔ اگر تم اصل حقیقت جاننا چاہتے ہو تو سنو، سمجھو اور عبرت پکڑو۔ جیسے وحدت ایک بے کنار سمندر ہے بالکل ویسے ہی ساری کثرت بھی بلبلوں جیسی ہے۔"

کافی نمبر200

....

جے تُوں چاہیں قُرب حقیقی　　ورثہ علوی تے صدیقی
رِیت جُنیدی ، رسم شقیقی　　بُٹھ ہستی وَٹھ ہستی

"اے سالک! اگر تُم ذاتِ حقیقی کا قرب چاہتے ہو تو علیؓ اور ابو بکر صدیقؓ کا ورثہ بھی یہی ہے، یہی حضرت جنید بغدادیؒ کا طریقہ اور حضرت شقیق بلخیؒ کی رسم ہے کہ اپنی ذات کو فنا کر کے اصل ہستی کو پکڑ لو۔"

کافی نمبر 211

....

کیا تھیا جو تیڈی نہ بنی
تھیسی اوہا جو رب گنی

ہیں راہ ڈو آنویں نہ ہا　　جے ائیں قدم ڈینہوں ڈینھ ودھا
پچھوں تے نہ ڈیکھیں مُنہ ولا　　حیلہ کریں سِر تیئں تنی
دولت کوں چوچی لا اڑا　　ٹھگ باز دا ڈٹکوں نہ کھا
چُݨ گھِن سُنجائی دی اٹی　　آزاد تھی صفاً صفا

اے انسان! اگر تمہاری کوئی خواہش پوری نہیں ہوئی تو کیا ہوا۔ ہوگا وہی جو تمہارے رب نے تمہارے مقدر میں لکھ رکھا ہے۔

اے انسان! پہلے تو عشق کے اس راستے پر سفر ہی نہ کرتے اگر نکل پڑے ہو تو پھر روز بروز قدم آگے بڑھاؤ، منہ پھیر کر پیچھے نہ دیکھو۔ منزل کے حصول کی پوری کوشش کرو حتیٰ کہ سر دھڑ کی بازی لگا دو۔

اے انسان! دولت کو آگ لگا کر راکھ بنا دو۔ اس دھوکے باز کے فریب میں مت آنا۔ اس کے لالچ سے مکمل طور پر آزاد ہو کر بے سروسامانی کو ہی اپنی سہارا بنا لو۔

....

دنیا دا نہ تھی آشنا　　ہے اے مکارہ بے وفا
کھانویں نہ مُوذِݨ دا دغا　　ہے پنج کٹی تیکوں گھٹی
دھج وج دی جھگ مگ تروڑ وے　　ڈوریے تے ململ چھوڑ وے
ہے ڈِلھ پتھر دی بھور وے　　تیئں کاݨ ہیرے دی کٹی

اے انسان! اس دنیا سے دوستی مت کرنا۔ یہ مکار اور بے وفا ہے۔ اِس موذی کے دھوکے میں نہ آنا۔ تجھے جو تھوڑا بہت مل جائے اُسے ہی غنیمت سمجھنا۔

دنیا کی چمک دمک اور شان وشوکت سے مرعوب نہ ہونا۔ یہ قیمتی لباس پہننا چھوڑ دو۔ اللہ کی رضا پر راضی رہنے والے فقیروں کے لئے تو ہیرے کا ٹکڑا بھی مٹی کے ڈھیلے جیسا ہے۔

کافی نمبر 251

ہجروفراق

تَوں بِن یار فرؔید دا جیوݨ جیندے جگ وچ ݙُکھڑا تھیوݨ
زہر ݙسیوے کھاوݨ، پیوݨ تیڈے سِر دی سَوں ھے یار

"اے دوست! تیرے بغیر تو اب فرؔید کا جینا ایسے ہے جیسے اِس جیتی جاگتی دُنیا میں کسی مصیبت کو گلے لگانا۔ تمھارے سر کی قسم! اب تو تُمھارے بِن کھانا پینا بھی زہر لگتا ہے۔"

کافی نمبر42

....

یار فرؔید نہ آیم ویڑھے ہر دم مُونجھ منجھاری
روندئیں عمر گزاری وویار

"اے فرؔید! میرا محبوب میرے گھر نہیں آتا ہر لمحے مُونجھ ملال کا سامنا ہے۔ میں نے ساری عمر روتے دھوتے ہی گزار دی ہے۔"

کافی نمبر45

....

جاݨوں لادی بِرہوں سُݨائیم کنیں ݙُکھاں دی بانگ
میں ہاں کیڑھے باغ دی مُولی کئی رُل موئے میں وانگ

"پیدا ہوتے ہی میرے کانوں میں ہجر کی اذان دی گئی۔ اس وقت سے اس آگ میں جل رہی ہوں۔ پھر سوچتی ہوں کہ میری طرح کے کئی لوگ اس غم میں مرکھپ گئے، میں کس باغ کی مُولی ہوں؟"

کافی نمبر68

....

ݙُکھڑئیں کارݨ جائی ہَم سُولیں سانگ سَمائی ہَم
جاݨوں لادی ، پنڈ بلا دی چُم سِر اکھیاں چائی ہم

"میں تو گویا دُکھ سہنے اور مصیبتوں کے عذاب جھیلنے کے لیے ہی پیدا ہوئی تھی۔ ازل سے ہی مصائب اور دُکھوں کے انبار میری روح نے خوشی سے چُوم کر اور آنکھوں سے لگا کر اپنے پاس رکھ لیے تھے۔"

کافی نمبر81

....

ایہا ریت سکھی ہئی کئیں کنوں ڈھولا لک چھپ بہندیں میں کنوں
جُڑ تیغ برھوں دی مار گیوں کھس صبر ، ارام ، قرار گیوں
کیوں جھوک لڈا لنگھ پار گیوں کئی پُچھن والا ہم تیئں کنوں
بن یار فریدؔ نہ جیواں میں کیوں آنجھیں اوکھی تھیواں میں
لو زہر پیالہ پیواں میں جُھٹ پوساں سُولیں سئیں کنوں

اے سنگدل محبوب! تُم نے اپنوں سے منہ موڑ کر دیدار سے محروم رکھنے کی عادت کہاں سے سیکھی ہے؟
پہلے تو تم چُپکے سے میرے دل میں سمائے پھر میرا صبر و قرار چھین کر نظروں سے دور چلے گئے۔تمہاری اس بے رُخی پر کوئی تم سے پوچھنے والا بھی ہے یا نہیں؟
اے فریدؔ! اللہ کرے وہ دن نہ آئے کہ میں اپنے محبوب کے بغیر زندہ رہوں۔میں یہ جدائی کا دُکھ کیسے سہ پاؤں گی۔ میں تو اس عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے زہر کا پیالہ پی لوں گی۔

کافی نمبر92

....

سب آس ہوگئی یاس ہے ہر دم اُداس ، ہراس ہے
مُونس نہیں کوئی پاس ہے ہے دل کہاں ، دلبر کہاں

" آج کل میری حالت بہت ابتر ہے۔نہ دل رہا اور نہ ہی دلبر۔نہ کوئی دوست ہے نہ غمخوار۔ ہر وقت اُداسی اور خوف کی کیفیت طاری ہے۔ساری اُمیدیں، نا اُمیدی میں بدل گئی ہیں۔"

کافی نمبر96

....

تتی رورو واٹ نہاراں کڈیں سانول موڑ مہاراں
جئیں کارن سو سختی جھاگی پھراں ڈوہاگی ، ولیس براگی
جیندیئں ڈیکھاں سانول ساگی تھیواں باغ بہاراں
جئیں ڈینھ یار اساں توں نکھڑے مینڈی روپ ڈکھائے پھکڑے
ڈسدے سُرخی دے رنگ بکھڑے وگھریاں کجل دیاں دھاراں

اے محبوب میں تم سے ملنے کی آس میں رورو کر تمہاری راہ دیکھ رہی ہوں۔کبھی تو میرے وطن کی طرف اپنے اونٹ کی مہاریں موڑ لو۔
جس محبوب کی خاطر میں نے سو طرح کی سختیاں برداشت کیں، جوگیوں والے کپڑے پہنے، اپنا بھاگ سُہاگ سب

تیاگ دیا۔اللہ کرے اُسے جیتے جی دیکھ لوں اور خوشی سے نہال ہو جاوں۔

جب سے میرا محبوب مجھ سے جُدا ہوا ہے، سارے رنگ روپ جاتے رہے ہیں، مہندی کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہے، سُرخی کا رنگ مدہم ہو گیا ہے اور کاجل کی دھاریں آنسوؤں سے پھیل گئی ہیں۔

کافی نمبر97

....

درسن بن اکھیاں ترس رہیاں

سئے سُول سہاں ، سِک سانگ سَوا — سُکھ سڑ گئے خوشیاں راکھ تھیاں

جی جلدا ، سینے اگ لگی — دل بیکل ہنجڑوں ڈُھلک پیاں

بن یار فریؔد نہ عید ڈٹھم — کِھل کھیڈاں ساریاں وِسر گیاں

محبوب کے دیدار کو آنکھیں ترس گئی ہیں۔جب سے عشق کا تیر سینے میں پیوست ہوا ہے سینکڑوں صدمے سہ رہی ہوں۔سُکھ اور خوشیاں جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔دل جلتا ہے اور سینے میں فراق کی آگ لگی ہوئی ہے۔جی بہت بے چین ہے اور آنکھوں سے ہر وقت آنسو رواں ہیں۔

اے فرید! جب سے محبوب جُدا ہوا ہے میں نے خوشی کا منہ نہیں دیکھا۔اب تو سارے کھیل ہی بھول گئے ہیں۔ ہر وقت غم کی کیفیت ہے۔

کافی نمبر101

....

ڈُکھاں سُولاں کیتم کک سائیں — ہُݨ موت بھلی بے شک سائیں

پُنل کیچ سدھایم — ولدی خبر نہ آیم

رہیاں راہیں تک سائیں

ہجر فریؔد اُجاڑیم — سوز اندر دے ساڑیم

دِلڑی ہم چک مک سائیں

محبوب کی جُدائی کے دکھ اور صدمے نے بے حال کر دیا ہے۔اس جینے سے تو موت اچھی ہے۔

میرا محبوب پُنل اپنے وطن کیچ جا کر مجھے بالکل ہی بھول گیا ہے اُس کی کوئی خیر خبر نہیں آئی۔ میں اُس کی راہ تکتے تکتے تھک گئی ہوں۔

اے فریؔد! محبوب کے ہجر نے مجھے بالکل اُجاڑ کر رکھ دیا ہے۔دل میں ہر وقت اُٹھنے والے درد اور چنگاریوں نے میرا سارا جسم ہی جلا دیا ہے۔

کافی نمبر104

سِر بُھونڈ اُجڑیا خاک ہے — مُنہ دھوڑ ، سینہ چاک ہے
چُوچک تھیا ہُنڑ چاک ہے — مُٹھی جھوک ، دل ویراں ہوں
سبھ لوک کردا ٹوک ہم — لگی دل نیارڑی نوک ہم
ڈِتی برہوں ڈاڈھی چوک ہم — چُٹی درد دے تیراں ہوں

محبوب کی جدائی میں یہ حال ہوگیا ہے کہ سر پر مٹی سے اٹا بالوں کا گھونسلہ بن گیا ہے۔ مُنہ پر گرد ہی گرد ہے، دل پھٹ چکا ہے۔ کیا کروں کہ میرا محبوب رانجھا بھی میرے باپ (چوچک) کی طرح سنگ دل ہوگیا ہے۔ میرا گھر محبوب کے بغیر سُونا اور دل ویران ہے۔

میری بدحالی پر اب لوگ طنز کرتے ہیں۔ دل میں عشق کی ایسی انوکھی نوک چُبھی ہے کہ میرے ہوش وحواس گم کر دیئے ہیں اور درد کے تیر سیدھے میرے دل میں پیوست ہو رہے ہیں۔

کافی نمبر 105

....

سینگیاں سرتیاں ، شہر سُہاوِن — میں وت بُوٹے ، لئیاں
عشق فریدؔ نُوں خلعت ڈِتڑی — مُونھ ، سِر بُھسرڑ چھیاں

"فرید کو عشق نے ایسی خلعت عطا کی ہے کہ چہرہ گرد آلود اور سر مٹی سے اٹا ہوا ہے۔ میری سہیلیاں تو شہر اور آبادی میں خوشیاں منا رہی ہیں اور میں روہی کے ان پودوں میں محبوب کو تلاش کرتی پھر رہی ہوں۔"

کافی نمبر 106

....

ماہی مِٹھل گیوں رول وے — وہ ڈھول تیڈے بول وے
ڈیکھاں ہئیں کیندے کول وے — دِل ڈھانڈھ درداں دے بلن
دلڑی تپے ، سینہ جلے — جیڑا ڈُکھے ، جِندڑی گلے
ہڈ چم سڑے ، لُوں لُوں تلے — اکھیاں ڈُکھن دیداں سِکن

اے میرے میٹھے محبوب! تو نے مجھے کہیں کا نہیں رکھا۔ اپنوں سے اِس طرح کے وعدے کرتے ہیں؟ اب پتہ نہیں تُم کس کے پاس ہو؟ اِدھر میرے دل میں درد کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔

محبوب کی جدائی میں ہر وقت دل تڑپتا رہتا ہے، سینہ جلتا رہتا ہے اور روح سلگتی رہتی ہے، زندگی عذاب میں گل سڑ رہی ہے۔ ہڈیاں اور چمڑا جل رہا ہے۔ رگ رگ میں آگ لگی ہوئی ہے اور آنکھیں اُس سے ملنے کی آس میں راہ تکتے تکتے تھک گئی ہیں۔

مونس تے نہ غمخوار ہے ‏ ‏ چَو گوٹھ سخت اُجاڑ ہے
پل پل غماں دی دھاڑ ہے ‏ ‏ مشکل نبھانواں رات دن
ڈِھڑے سِوا کیکر رہوں ‏ ‏ سُنج بر پھروں ڈُکھڑے سہوں
جتھ رچھ گھنٹے راخس بہوں ‏ ‏ باندر بلائیں بُھوت جِن
سید ، فریدؔ ، سسی ، سبھے ‏ ‏ ماہی پچھوں راہی تھئے
یا ونج ملئے یا رُل موئے ‏ ‏ گئے ہِن ڈُکھاں کوں ساتھ گِھن

جب سے محبوب جُدا ہوا ہے، نہ میرا کوئی دوست اور نہ غم بانٹنے والا ہے۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی نظر آتی ہے۔ ہر لمحے غموں کی یلغار ہے۔ بڑی مشکل سے رات دن گزار رہی ہوں۔

محبوب کو دیکھے بغیر میں کیسے زندہ رہ سکتی ہوں۔ جنگل بیابانوں میں دُکھ سہتی اور بھٹکتی پھر رہی ہوں۔ جہاں ریچھ، راکھشش، بندر، طرح طرح کی بلائیں، بُھوت اور جن رہتے ہیں۔

سید، فریدؔ اور سسی جس جس کو بھی عشق کی چوٹ لگی ہے وہ پھر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر محبوب کے پیچھے روانہ ہو گیا ہے۔ یا تو وصال نصیب ہوا یا پھر جنگلوں میں بھٹکتا ہی دُکھوں کو ساتھ لے کر مر کھپ گیا، واپس نہیں آیا۔

کافی نمبر 107

....

ڈھولن تیڈی سِک ڈھیر ہم ‏ ‏ تانگھاں گھنڑیاں ، چاہیں بہوں
کھپ کھپ کراں آہیں بہوں ‏ ‏ تپ تپ اُٹھن بھاہیں بہوں
کھسی دِل مہیں دے چاک ہے ‏ ‏ جیڑا سدا غمناک ہے
تن چُور ، سینہ چاک ہے ‏ ‏ سِر دھوڑ ، منہ پاہیں بہوں

اے محبوب! میرے دل میں تمہاری محبت بہت زیادہ ہے۔ تمہیں ملنے اور تمہارے ساتھ رہنے کی ہزاروں خواہشیں دل میں مچل رہی ہیں۔ تمہاری جدائی میں بے قرار ہو کر ٹھنڈی آہیں بھرتی رہتی ہوں اور دل سے تمہاری جدائی کے غم کی آگ نکلتی رہتی ہے۔

میرا دل تو بھینسیں چرانے والے (رانجھے) نے لُوٹ لیا ہے۔ اب عشق میں ہر وقت کی بے قراری اور دُکھ ہیں۔ جسم زخموں سے چھلنی اور سینہ پھٹ چکا ہے۔ سر پر مٹی اور چہرے پر جانوروں کی کُچلی ہوئی سُوکھی گوبر کے نشانات ہیں۔

....

ماہی پُنل دِلڑی لُٹی — دل لُٹ کے تھیا راہی پُٹھی

رُل رُل تھکی پِھر پِھر ہُٹی — پُوٹے ، لئیاں ، کاہیں پہوں

جڈاں دل کوں تیڈی چاہ تھئی — سٹ سیجھ تھل دے راہ تھئی

سُنج بر کلھی بے واہ تھئی — تک تک رہاں راہیں پہوں

گُزری فرید آخر عُمر — آئی نہ دلبر دی خبر

ڈھونڈھاں جبل ، جھر، بر، بحر — تک تک رہاں راہیں پہوں

میرے محبوب پُنل نے میرا دل لُوٹا اور چلتا بنا۔اب میں اس کی تلاش میں جنگلوں اور صحراؤں میں بھٹکتی پھر رہی ہوں۔ کبھی اس جھاڑی میں دیکھتی ہوں تو کبھی اُس جھاڑی میں۔

اے محبوب! جب دل میں تمہاری محبت کی شدت بڑھ گئی تو میں عیش و آرام چھوڑ کر صحرا میں نکل پڑی۔جنگل، بیابانوں اور ویرانوں میں کسی سہارے کے بغیر اکیلی تمہیں تلاش کرتی پھر رہی ہوں۔

فریدؔ کی تو ساری عمر ہی محبوب کی تلاش میں گزر گئی مگر کہیں سے بھی اُس کی خبر نہ آئی۔ پہاڑوں، جنگلوں، ویرانوں اور سمندروں میں اُسے تلاش کرتی اور اس کی راہ تکتی رہی مگر افسوس کچھ بھی نہ بن پایا۔

کافی نمبر109

....

یار نہ بھانواں پئی کُر لانواں — سُو ہے سیجھ کُوں بھا بھڑکانواں

پِٹ پِٹ رو رو بار اُٹھانواں — ویٹن کراں روہ ڈِالاں

یار فرید نہ لہندا ساراں — سہندی ساڑے، سُول ہزاراں

رت رو رو کر رات گزاراں — ڈُکھ ڈُکھدئیں ڈِینھ بھالاں

جب میرا محبوب مجھے پسند ہی نہیں کرتا تو پھر یہ سیج کس کام کی! اسے آگ نہ لگا دوں۔رات دن زاروقطار روتی ہوں، اتنا بین کرتی ہوں کہ پہاڑوں کے سینے بھی پھٹ جاتے ہیں۔

میرا محبوب تو میری خبر ہی نہیں لیتا۔ میں ہزاروں صدمے اور درد سہتی ہوں۔اُس کی جدائی میں رو رو کر رات گزارتی ہوں اور دُکھ سہہ سہہ کر دِن گزرتا ہے۔

کافی نمبر111

....

کہیں سُرخی ، کجلہ ، دھار ٹھِہے — کہیں چوڑا ، ہار سنگھار ٹھِہے

کہیں نُوریں دا ٹھمکار ٹھِہے — میں کِجڑے سانگ رسانودیاں

سوہݨے یار فریدؔ نہ بھانودیاں　　　　سوہے سیجھ سُنجی اگ لانودیاں
تڑپھاندی رات نبھانودیاں　　　　رو بوچھݨ پاند پسانودیاں

میری جن سہیلیوں کے شوہران کے پاس رہتے ہیں۔اُنہیں بناؤ سنگھار خوب جچتا ہے۔سُرخی اور کاجل کی دھاریں بہت اچھی لگتی ہیں، زیور اور ہار سنگھار بہت بھلا لگتا ہے، کپڑے بھی خوب جچتے ہیں اور ادھر میں ہوں کہ اپنا بُرا حال بنایا ہوا ہے۔اے فریدؔ! میں کیا کروں کہ پیارے محبوب کو میں اچھی ہی نہیں لگتی تو پھر یہ بے کار سیج جائے بھاڑ میں۔رات دن محبوب کی جُدائی میں تڑپتی ہوں۔رو رو کر دوپٹے کا پلو بھیگ جاتا ہے۔

کافی نمبر112

....

لگا تیر جگر وِچ کاری　　　　تھیا خون اَکھیں توُں جاری
میں مُٹھڑی ڈُکھڑئیں ماری　　　　ہَے! کیندے سانگ جلیساں

"میرے جگر میں عشق کا ایسا کاری تیر لگا ہے کہ ہر وقت آنکھوں سے خون جاری ہے میں دُکھوں کی ماری عشق میں بے حال اب کس کے لئے جیوں گی۔"

کافی نمبر113

....

سانوݨ مینگھ ملہاراں　　　　ترس پووی پُنل آ موڑ مُہاراں
ہنجڑوں ہاراں ، واٹ نہاراں　　　　بیٹھی کانگ اُڈاراں
توُں بِن کیچ شہر دا والی　　　　اوکھی عُمر گزاراں

"اے محبوب! آج کل ساون کا موسم ہے۔آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔مجھ پر ترس کھاؤ اور وطن واپس آجاؤ میں رات دن تمہاری جدائی میں روتی رہتی ہوں اور تمہارا راستہ تکتی رہتی ہوں۔کوے آکر تمہاری آمد کی جُھوٹی خبریں سناتے ہیں اور میں چڑ کر اُنہیں اُڑا دیتی ہوں۔کیچ شہر کے والی! تمہارے بغیر میری زندگی بہت مُشکل سے گزر رہی ہے۔"

کافی نمبر117

....

سجݨ توں بِن نہ تھیساں میں　　　　گھڑی کیا، پل نہ جیساں میں
گیا سُولاں اندر سِر گل　　　　سبھو مشکل تھیوسے حل
سسی ، سوہݨی اتے مومل　　　　اُنہاں وچ پئی گݨیساں میں

فریدؔ ! آیا نہ ماہی ول ڈِتی سُولاں نہ ساہی پل
پیا ڈُکھ ڈور پھاہی گل اَجھو اَج کل ہریساں میں

اے دوست ! میں تمہارے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں۔ میں تو اب ایک پل بھی تمہارے بغیر نہیں گزار سکتی۔ دُکھوں اور صدمات نے مجھے مار دیا ہے۔اب میری ساری مُشکلیں حل ہوگئی ہیں کہ میں عشق میں جان دے کر سسی ،سوہنی اور مومل جیسے عاشقوں کی قطار شامل ہوگئی ہوں۔

اے فریدؔ! میرا محبوب جا کر پھر نہیں آیا۔اس کے بعد غموں نے مجھے ایک لمحہ چین سے نہیں رہنے دیا۔میرے گلے میں دُکھ کا ایسا پھندا پڑا ہے کہ لگتا ہے بہت جلد اس سے ہار جاؤں گی۔

کافی نمبر118

....

ویڑھا کھاوے ، انگݨ نہ بھاوے اگ فراق دی جلی آں
شرم ونجایم ، بھرم ونجایم رُلدی کُوچے گلیاں
عشق فریدؔ ! بہوں ڈُکھ ڈیسم اَج کلھ موئی بھلیاں

"محبوب کے بغیر گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔صحن اچھا نہیں لگتا۔ میں محبوب کے فراق میں جل چکی ہوں۔شرم اور بھرم گنوا دیا اور گلی کوچوں میں بھٹکتی پھر رہی ہوں۔اے فرید! لگتا ہے عشق مجھے بہت دُکھ دے گا۔اس لیے آج کل مر جاؤں تو بہتر ہے۔"

کافی نمبر130

آئے وقت وداع سجݨ دے سوہݨے سانول من موہن دے
سینے سُنجڑے بیت حزن دے دِلڑی جھوک ڈُکھیں دی ہے

"محبوب سے رُخصت لینے کا وقت آ گیا ہے وہ حسین محبوب جو مجھے جان سے بھی پیارا ہے۔ابھی سے سینے میں غموں اور دکھوں نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں اور دل میں اداسیوں کا ٹھکانہ ہے۔یہ جدائی کے لمحات بہت تکلیف دہ ہیں۔"

کافی نمبر160

....

نہ یار فریدؔ ملیوسے نہ دردیں واند ڈِتوسے
پندھ کر کر ہوٹ پیوسے سَندھ سَندھ دے نِکتی موہے

"اے فریدؔ! ہمیں نہ تو محبوب کا وصال نصیب ہوا اور نہ ہی فراق کے درد سے فرصت ملی۔محبوب کی تلاش میں سفر کرتے کرتے تھک ہار کر بیٹھ گئے اور جسم کے ہر جوڑ میں موچ آ چکی ہے۔"

کافی نمبر174

بادل کالے ، پُورب والے نالے باد شمالے
بارش نالے ، وقت سُکھالے موسم روپ ڈِکھالے
سوز اُکالے پوّن اُپالے یار نہیں ہے ویڑھے

"مشرق کی طرف سے کالے بادل اُمڈ کر آئے ہیں۔شمال کی طرف سے تیز ہوائیں چل رہی ہیں۔ بارش ہو رہی ہے،آسانیوں کا وقت آ گیا ہے۔ برسات کا موسم اپنے جوبن دکھا رہا ہے۔ اِدھر تنہائی اور جدائی کا دُکھ ہمیں تڑپا رہا ہے۔ٹھنڈی ہوائیں ہمیں آگ لگا رہی ہیں کیوں کہ ہمارا محبوب ہمارے پاس نہیں ہے۔"

کافی نمبر182

....

چیتر بہاراں ، کھیتر ہزاراں ٹوبھے تار متاراں
گُل گلزاراں ، لکھ لہکاراں کنیں پُوِن تنواراں
جُو پھڑ ساڑاں جھوک اُجاڑاں دوست نہ وَسدا نیڑے

"روہی میں چیتر (بہار) کا موسم آن پہنچا ہے۔ ہزاروں کھیت اور ٹوبھے پانی سے مکمل بھر چکے ہیں ہر طرف پھول ہی پھول کھلے ہوئے ہیں،سبزہ لہرا رہا ہے اور کانوں میں چرواہوں کی جانوروں کو بُلانے کی دلکش آوازیں آ رہی ہیں۔ اِدھر حالت یہ ہے کہ میرا محبوب میرے پاس نہیں ہے۔ دل چاہتا ہے کہ جھونپڑی کو آگ لگا دوں اور اپنی بستی اُجاڑ دوں۔"

کافی نمبر182

....

سَدا جَلدی تے ہَتھ مَلدی اَجل دی تانگھ پَل پَل دی
وَتاں رُلدی پٹ تَھل دی نہ ٹَلدی سِک بَروچل دِی

"میں محبوب کی جدائی میں ہر وقت جلتی رہتی ہوں۔ ہر لمحے موت کی سُولی پر لٹکتی اور محبوب کا انتظار کرتی رہتی ہوں۔ ریتلے میدانوں میں اس کی تلاش میں بھٹکتی پھر رہی ہوں۔محبوب پُنل سے ملنے کی خواہش کم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔"

کافی نمبر186

....

او اپنْی جاہ تے خوش وَسِن اِتھ نین تھی بے وس ، وَسن
کیوں لوک نہ میں تے ہَسن مُٹھڑی کوں چاتا ہوک ہے

"میرا محبوب تو اپنے وطن میں خوشی سے رہ رہا ہے اور اِدھر بے بسی سے میری آنکھوں سے ہر وقت آنسو بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ اِس عشق کی شدت نے میری عقل پر پردے ڈال دیئے ہیں تو پھر لوگ مجھ پر کیوں نہ ہنسیں؟"

کافی نمبر 190

....

قسمت فرید دی تھئی پُٹھی گیا رول سانول ڈے پُٹھی

چِتڑے پَدھر تے میں لُٹی خوش وسدا سارا لوک ہے

"فرید کی قسمت ایسی خراب ہوئی کہ محبوب ہی پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ میں تو بہت آسانی سے اپنا دِل ہار بیٹھی۔ اب پریشان ہوں جبکہ باقی سارے لوگ خوشی سے زندگی گزار رہے ہیں۔"

کافی نمبر 193

....

سارا چولا بوچھن گھانگھے گئے زیور ، تریور ، لانگھے

سِر مانگ مریندی سانگھے تھئی سُرخی زہر دی گولی

"محبوب کی جدائی میں میرا کُرتہ اور دوپٹہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے۔ سارے زیور اور ملبوسات جاتے رہے۔ اب تو سر کی مانگ بھی دل پر تیر چلاتی ہے اور ہونٹوں کی سُرخی بھی زہر کی گولی کی طرح لگتی ہے۔"

کافی نمبر 199

....

بِن یار نہ سیجھ سُہیساں پُھل سیرھے تروڑ سٹیساں

بھن بینسر بُول سڑیساں بَٹھ چندن ہار ہنبولی

"محبوب کے بغیر میں خوشیوں کی سیج سے لطف اندوز نہیں ہوں گی بلکہ سیج پر لگے پھول اور ہار بھی توڑ کر پھینک دوں گی۔ ناک اور کان کے زیور بینسر اور بُولے آگ میں ڈال دوں گی۔ چندن ہار ہنبولی بھی بھاڑ میں جائیں۔"

کافی نمبر 199

....

پاندھی پُچھاں ، واٹیں تکاں سڑ سڑ بُھجاں ، بُھج بُھج پکاں

ٹُر ٹُر بجھاں ، بجھ بجھ تھکاں سُنج بر رُلایم ڈھول وے

"محبوب کے بارے میں مسافروں سے پوچھتی ہوں، اُس کی راہیں تکتی ہوں، جل جل کر بُھن چکی ہوں اور بُھن بُھن

کر پک چکی ہوں۔ چلتے چلتے بھاگنے لگتی ہوں اور بھاگ بھاگ کر تھک گئی ہوں۔ میرے محبوب نے مجھے جنگل بیابانوں میں رُلایا ہے۔"

کافی نمبر 203

....

دِلڑی دردوں ٹوٹے ٹوٹے پُرزے پُرزے ، ذرے وو ذرے
مُونجھ ، مُنجھاری ، درد ، اندیشے ڈینہاں رات فرؔید دے پیشے
ہجروں جندڑی ڈرے وو ڈرے

"میرا دل محبوب کی جُدائی کے غم میں ٹکڑے، ٹکڑے، پُرزے، پُرزے، اور ذرے ذرے ہو چکا ہے۔ اب تو یاس، مایوسی، حزن، ملال، درد اور اندیشے ہی رات دن فرؔید کے ساتھ ہیں۔ ہجر سے اب دِل ڈرنے لگا ہے۔"

کافی نمبر 206

....

دِلے دارم بسے آوارہ طبعے وحشت آرائے
برھوں بارے بروچل دے بیابان دشت رُلوائے
ہمیشہ مُونجھ وادھی ہے سُنجی سختی زیادی ہے
سدا سُولاں دی شادی ہے میں اپنے بخت ازمائے

میرا دل بکھرا ہوا اور طبیعت وحشت زدہ ہے۔ بروچل محبوب کے عشق نے مجھے دشت و بیابان میں رُلایا ہے۔ جُدائی ہمیشہ اُداسی کو بڑھاتی ہے اور اس کم بخت سختی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر وقت صدمات اور دُکھوں کو خوشی مِل رہی ہے۔ میں نے اپنے نصیب آزما کر دیکھ لیے ہیں۔

کافی نمبر 209

....

دِل دم دم دردوں ماندی ہے
سِک ڈھٹڑیں باجھ نہ لہندی ہے
گُزریا ویلھا ہَسݨ کھِلݨ دا آیا وقت فرؔید چلݨ دا
اوکھا پینڈا یار ملݨ دا جان لباں پر آندی اے

"ہمارا دِل ہر وقت دُکھی رہتا ہے کیوں کہ محبوب کو دیکھے بغیر جی نہیں بھرتا۔ اے فرید! ہنسنے کھیلنے کے دن بیت گئے۔ اور اب چل چلاؤ کا وقت آن پہنچا ہے۔ محبوب سے ملنے کا سفر بہت مشکل ہے۔ جان لبوں پر آئی ہوئی ہے۔"

کافی نمبر 210

دِن رین دِل حیران ہے آسائش نہ پایُم ہِک گھڑی
سِر ٹُکڑے ٹُکڑے ہو گیا تَن مَن جلیا لُوں لُوں سڑی

"محبوب کی جدائی میں دل دن رات حیرانی میں مبتلا ہے اور ایک گھڑی بھی آسائش نصیب نہیں ہوئی۔ سر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے، تن من جل گیا ہے اور رُواں رُواں سڑ چُکا ہے۔"

کافی نمبر 212

....

ڈُکھ سینے تے مُنگ ڈِلے
سِک تِڈی تِڈی تیل ڈِکھالے

"محبوب کی جدائی کا دُکھ سینے پر مونگ دلتا (کچوکے لگاتا) ہے اور اُس کی چاہت کی آگ ہر وقت بھڑکتی رہتی ہے۔"

کافی نمبر 215

....

درد فرید جدید جدیدے عید بعیدے بخت عنیدے
شوق شدیدے، مُونجھ مزیدے بار برھوں سِر باری

"اے فریدؒ! یہ ہجر کا درد روز بروز تازہ ہوتا جا رہا ہے۔ خوشیاں مجھ سے دور چلی گئی ہیں، قسمت میری مخالف ہوگئی ہے۔ شوق بڑھتا جا رہا ہے اور اُداسی میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ عشق کا یہ بھاری بوجھ سر پر جو آن پڑا ہے۔"

کافی نمبر 216

....

روندئیں عُمر نبھائی یار دی خبر نہ کائی
بھاگ سُہاگ سنگار ونجایم دِلوں وساریا ماہی
دور گیا ول آیا ناہیں مَرساں کھا کر پھاہی
یار فریدؒ نہ پایم پھیرا گل گیم مُفت اجائی

میں نے ساری عُمر محبوب کی جدائی میں روتے ہوئے گزار دی مگر اس کا کہیں سے پتہ نشان نہ ملا۔
اس کی جُدائی میں سارا بھاگ سُہاگ اور سنگھار گنوا دیا۔ افسوس محبوب نے مجھے دل سے بُھلا دیا۔
میرا محبوب مجھ سے دور چلا گیا اور پھر واپس نہ آیا۔ میں اس کی جدائی میں گلے میں پھندا ڈال کر مر جاؤں گی۔
اے فریدؒ! میرے محبوب نے تو اپنے وطن جا کر دوبارہ کبھی ادھر کا رُخ ہی نہیں کیا اور میں یہاں مفت میں اُس کی خاطر اپنے آپ کو تباہ کر بیٹھی۔

کافی نمبر 221

سانوݨ بونداں ! جھرلاوے

کُوک کُوک پاپی ڑے پپیہا پُھوک پُھوک تن آگ جگاوے

کوئل ، کُونج ، مُہروا بولے دل دُکھیاری نُوں ڈُکھ تاوے

نین چین سے جھگرت جھگرت ترپھت ترپھت رین بہاوے

ساون کا مہینہ ہے۔ بادل آسمان سے مسلسل بُوندیں برسا رہے ہیں۔ ایسے سہانے موسم میں اکیلا بدبخت پپیہا لگاتار کُوک رہا ہے اور اپنے تن کو جلا کر ہجر کی آگ کو مزید بھڑکا رہا ہے۔

کوئل، کُونج اور مُہروا اپنی بولیاں بول رہے ہیں اور مجھ دُکھیاری کے دُکھوں کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔

ہجر کے ان دردناک دنوں میں آنکھوں نے بھی نیند سے جھگڑا کر لیا ہے اور تڑپ تڑپ کر رات گزر رہی ہے۔

....

چھتیاں دھڑکت ، جیارا لرجت تُج بن کاری گُھٹن ڈراوے

روم جھوم رُت برکھا سوھے رنگ ، ڈھنگ ، رس راند رچاوے

پیتم پیت فریدؔ نہ پالی انگ انگ برہن مُرجھاوے

میرا دل مسلسل دھڑک رہا ہے اور جی لرز رہا ہے۔ تمہارے بغیر یہ کالی گھٹائیں مجھے ڈرا رہی ہیں۔

برسات کے موسم میں رِم جھم بہت بھلی لگ رہی ہے اور ہر طرف رنگ، نظارے اور خوبصورتی کا دور دورہ ہے۔

اے فریدؔ! میرے محبوب نے محبت کی لاج نہیں رکھی اور مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ اُس کی جدائی نے مجھ ہجر کی ماری کا انگ انگ مرجھا دیا ہے۔

کافی نمبر224

....

سِک ساڑے تانگھ پچالے وطن نہ وِسرم رانجھݨ والے

ہجر ، فراق دا کوجھا قصہ ساہ مُنجھائے ، ہاں ڈِالے

عشق سوغاتاں میں ول بھیجیاں درد ، اندیشے ، روگ کشالے

یار فریدؔ نہ اُترم دل تُوں لطفوں بھالے ، خواہ نہ بھالے

محبوب سے ملنے کی طلب مجھے جلا رہی ہے اور اس کا انتظار اندر سے کھائے جا رہا ہے۔ اللہ کرے مجھے محبوب رانجھے کا وطن نہ بُھولے۔

یہ ہجر اور فراق کا قصہ بہت ہی بدصورت اور ڈراؤنا ہے۔ جس سے دم گُھٹتا اور دل پھٹنے لگتا ہے۔

عشق نے مجھے درد، اندیشے، روگ اور دُکھ کے تحفے بھجوائے ہیں۔

اے فریدؔ! اللہ کرے محبوب میرے دل سے نہ اُترے، چاہے میری طرف توجہ کرے یا نہ کرے۔ **کافی نمبر 230**

سوہنٹے یار باجھوں میڈی نہیں سردی — تانگھ آوے ودھدی، سِک آوے چڑھدی

کیتا ہجر تیڈے میکوں زار و زارے — دل پارے پارے، ہِر دھارو دھارے

مونجھ وادھو وادھے ڈُکھ تارو تارے — رب میلے ماہی پیٹھی دھانہہ کردی

سوہنٹاں یار ماہی کڈیں پاوے پھیرا — شالا پا کے پھیرا پُچھے حال میرا

دل درداں ماری ، ڈُکھاں لایا دیرا — راتیں آہیں بھردی ڈینہاں سُولاں سڑدی

خوب صورت محبوب کے بغیر اب میرا گزارہ نہیں ہوتا۔ اس کا انتظار بڑھتا جارہا ہے اور اُس سے ملنے کی خواہش شدید تر ہوتی جارہی ہے۔

اے محبوب! تیرے ہجر نے مجھے بے حال کر دیا ہے۔ میرا دل ٹکڑے ٹکڑے اور سر زخموں سے چُور ہے۔ تمہیں ملنے کی تڑپ دن بدن بڑھ رہی ہے اور دُکھ زیادہ ہو رہے ہیں۔ اللہ سے فریاد کرتی ہوں کہ وہ مجھے میرا محبوب ملا دے۔

کاش میرا خوبصورت محبوب کبھی میرے گھر کا چکر لگائے اور آ کر میرا حال پوچھے۔ میرا دل درد سے بے حال ہے۔ دُکھوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ ساری رات آہیں بھرتی اور سارا دن غموں میں جلتی رہتی ہوں۔

کافی نمبر 236

....

سیجھ سُہایم بیلی
سِکدی بانہہ چُوڑیلی

یار نہ مِلدا، عالم کھِلدا — حال اولڑا اوکھڑی دِل دا
سنج ، بر ، صحن ، حویلی

کجلے بادل، مینھ برساتیں — گاجاں ، کھمنٹیاں ، کالیاں راتیں
رُلدی روہ اکیلی

یار فریدؔ نہ آیم ویڑھے — اُجڑیئے گانے ، گاہنٹے سیرھے
پھردی میل کُچیلی

کاش کہ میرا دوست میرے پاس آ کر میری سیج کو رونق بخشے۔ میرا چُوڑیوں والا بازو اُسے گلے لگانے کے لئے ترستا ہے۔ محبوب مجھے ملتا ہی نہیں ہے۔ لوگ میری حالت پر ہنستے ہیں۔ میرے دُکھی دِل کی حالت بہت خراب ہے۔ گھر اور صحن بالکل ویران دکھائی دیتے ہیں۔

سُرمئی رنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں، مینھ برس رہا ہے، بجلیاں چمک رہی ہیں، بادل گرج رہے ہیں راتیں کالی

ہوگئی ہیں اور میں پہاڑوں اور ویرانوں میں اکیلی بھٹکتی پھر رہی ہوں۔

اے فریدؔ! میرا محبوب میرے گھر نہیں آیا۔ میرے زیور، ہار اور عروسی لباس سب اُجڑ گئے ہیں۔ میں میل کچیلی پھر رہی ہوں۔

کافی نمبر 237

....

وینڑ ، سیاپے ، ماتم گاہنْے — ڈُکھ ، ڈُہاگ دے تُول وہانْے
سُولاں دا سامان — ازلوں ڈاج ڈِھیوسے
جیندئیں تئیں اے درد نبھیساں — مردئیں داغ قبر وِچ نیساں
پٹ پٹ تھیا خفقان — رو رو خلق رویوسے
کر کر یاد فرید سجنْ کُوں — لا گل رونواں ہِک ہِک ونْ کُوں
جان ، جگر وِچ کان — جانی جوڑ مریوسے

محبوب کی جُدائی میں بین، آہ وزاری اور ماتم ہی ہمارا زیور بن گئے۔ اب تو دُکھ اور درد ہی ہمارے تکیے ہیں۔ لگتا ہے ازل سے ہمیں یہی سامان جہیز میں ملا تھا۔

محبوب کی جُدائی کا یہ درد میں ساری عمر اپنے پاس سنبھال کر رکھوں گی اور مرتے وقت جدائی کا یہ داغ قبر میں لے جاؤں گی۔ اب تو رو رو کر دل کی بیماری لگ گئی ہے مجھے زار و قطار روتا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگ جاتے ہیں۔

اے فریدؔ! محبوب کو یاد کر کے ایک ایک درخت کو گلے لگا کر روتی ہوں۔ اس نے جان جگر میں تاک کر ایسا کاری تیر لگایا ہے کہ ایک پل چین نہیں ہے۔

کافی نمبر 246

....

گیا رول راول وچ روہی راوے
نہ یار مِلدا نہ موت آوے

مُٹھڑی اکیلی ، سانول نہ بیلی — البھل نہ کردی سَرتی سہیلی
نظرے حویلی ، سُنجڑی ڈِہیلی — مَارُو تھلاں دی والی سُہاوے
قسمت فریدا ڈِتڑم نہ واری — اصلوں پُنل وَل کیتم نہ کاری
کیڑے ونجے دِل درداں دی ماری — رو رو نبھائی جگ نُوں رواوے

میرا راول (محبوب) مجھے روہی اور میدانوں میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ گیا ہے۔ نہ اُس سے ملاقات ہوتی ہے اور نہ ہی موت آتی ہے۔ میں اس کے عشق میں گھائل تنہا رہ گئی ہوں۔ نہ کوئی ساتھی ہے نہ غمخوار۔ سہیلیاں بھی میرا خیال نہیں رکھتیں۔

محبوب کے بغیر گھر بھی ویران اور دُکھ دینے والا دکھائی دیتا ہے۔اب تو ظالم صحرا کی ریت ہی مجھے بھلی لگتی ہے۔

اے فرید! قسمت نے میرا ساتھ نہ دیا۔محبوب نے میرے بارے میں بالکل بھی نہیں سوچا۔میں درد بھرا دل لے کر کہاں جاؤں۔رورو کر وقت گزار رہی ہوں اور اپنے ساتھ دنیا کو بھی رُلا رہی ہوں۔

کافی نمبر253

....

کیا عشق اڑاہ مچایا ہے
ہر روز اے سوز سوایا ہے

سِر ، تن ، من پُھوک جلایا ہے — مُٹھا جوبن مفت گنوایا ہے
بھیڑی دِلڑی مار مُنجھایا ہے — دم دم وچ درد سوایا ہے
دل لانوݨ ، حال ونجاوݨ ہے — سُکھ ڈیوݨ تے ڈُکھ پاوݨ ہے
غم کھانوݨ ، درد نبھانوݨ ہے — نیڑا بے شک کُوڑ اجایا ہے
سوہݨے باجھ فرید قرار گیا — کم کار گیا ، گھر بار گیا
سبھ ناز نواز ، سنگار گیا — سِر بار ڈُہاگ سُہایا ہے

عشق نے کیسی آگ جلائی ہے کہ اِس کا سوز روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

عشق کی اس آگ نے میرا سر اور تن من جلا کر راکھ کر دیا ہے۔میرا جوبن اور جوانی ضائع ہو گئی ہے۔اس بد بخت دل نے مجھے بے حال اور رنجور کر دیا ہے۔ہر سانس کے ساتھ درد بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

دل لگانا تو اپنا حال تباہ کرنے کے مترادف ہے۔اس سے سُکھ جاتا ہے اور دُکھ پلے پڑ جاتا ہے۔یہ تو غم کھانے اور درد نبھانے کی مسلسل کیفیت ہے۔بے شک یہ عشق بے کار جُھوٹ ہے۔

اے فریدؔ! محبوب کے بغیر میرا چین اور قرار جاتا رہا۔کام کاج اور گھر بار بھی نہ رہے۔میرے ناز نخرے اور ہار سنگھار سب جاتا رہا۔اُلٹا جدائی کا بھاری بوجھ سر کی رونق بن گیا ہے۔

کافی نمبر255

....

گیوں لوڑھ کلھڑی وِچ کن کپر دے
رودھے ڈِتونی بچھلی عُمر دے

گھولی تُسیڈی ، گولی تُسیڈی — ڈے کن سُنٹیں سئیں ڈُکھ پیڑ میڈی
پانی اساڈا ، تھئی رت اسیڈی — روٹی ہے ٹُکڑے ، ہاں دے ، جگر دے

جوگی بیراگی تھی کر ڈُھنڈیساں کفنی ڈکھاں دی پا گل سُہیساں
ایویں فریدؔا عُمراں نبھیساں جے تیئں نہ تھیساں داخل قبر دے

اے محبوب! تم مجھا کیلی کو عشق کے بھنور میں بہا کر چلے گئے۔ اور مجھے بڑھاپے میں دُکھوں کے حوالے کر دیا۔

اے محبوب! میں تو تم پر قربان ہوں، تمہارے در کی غلام ہوں۔ کان لگا کر میرے دُکھ درد تو سنو۔ تمہاری جدائی میں میرا لہو ہی میرے لئے پانی بن گیا ہے جسے پیتی رہتی ہوں اور دل اور جگر کے ٹکڑے میری روٹی بن گئے جنہیں کھاتی رہتی ہوں۔ اے محبوب! فریدؔ اب دنیا تیاگ کر، جوگی بن کر تمہیں ڈھونڈے گا۔ دُکھوں کا کفن پہن کر گزارہ کرے گا اور اسی طرح اپنی عمر گزار دے گا۔ جب تک کہ قبر میں نہ چلا جائے۔

کافی نمبر256

....

وسو وی اکھیاں گھنگھوراں لا کے

ساونڑ آیا ، یار نہ آیا تھئے بادل طوفان بلا کے
آنونڑ کہہ گئے ول نہ آئے دل نُوں مُفتی چوٹ چلا کے
اتنا ظلم مناسب ناہیں پہلوں اپنڑا یار بنڑا کے

اے آنکھو! گھنگھور گھٹا کی طرح خوب برسو کیوں کہ ساون آ گیا ہے مگر میرا محبوب نہیں آیا۔ بادل اب میرے لئے بلا کا طوفان بن گئے ہیں۔ میرا محبوب آنے کا وعدہ کر کے پھر نہیں آیا۔ میرے دل کو خوامخواہ چوٹ لگا کر چلا گیا۔ اے محبوب! پہلے اپنا دوست بنایا پھر چھوڑ کر چلے گئے یہ ظلم مناسب نہیں ہے۔

....

روہ، جبل وچ ، مارو تھل وچ مارو گیا پردیس رُلا کے
ساجن باجھ فریدؔ ہے جینا مُشکل ایسے بار اُٹھا کے

میرا ظالم محبوب تو پردیس چلا گیا مگر میں یہاں اس کی تلاش میں پہاڑوں اور صحراؤں میں بھٹکتی پھر رہی ہوں۔ اے فریدؔ! محبوب کے بغیر زندہ رہنا اور جُدائی کا بوجھ اُٹھانا میرے لئے بہت مشکل ہے۔

کافی نمبر261

....

وصالِ یار

ساڈے نال سدا تُوں وس پیا وَس ، ہَس ، رَس دِلڑی کھس پیا

"اے دوست!تُم ہمیشہ میرے پاس رہو۔دل میں بس کر ہنسو کھیلو اور ناز و ادائیں دکھاتے رہو۔"

کافی نمبر10

....

تتی تھی جوگݨ چودھار پھراں ہِند ،سندھ ، پنجاب تے ماڑ پھراں

سُنج ، بر تے شہر بزار پھراں متاں یار مِلم کہیں سانگ سبب

"میں اپنے محبوب کی تلاش میں جوگن بن کر چاروں طرف بھاگتی پھر رہی ہوں۔ہِند،سِندھ، پنجاب اور چولستان(مارواڑ) کے علاقوں کی خاک چھان رہی ہوں۔ویرانوں،ٹیلوں اور شہر، بازاروں میں ڈھونڈھ رہی ہوں۔شاید کہیں،کسی بہانے وہ مجھے مل جائے۔"

کافی نمبر22

....

سانول آنویں ، نہ ترسانویں موسم چیتر بہاری

گھر گھر تھئی گلزاری وو یار

"اے دوست!بہار کا موسم آن پہنچا ہے اب مجھے مزید نہ ترساؤ اور جلدی سے واپس آجاؤ۔اب تو ہر گھر میں پُھول کِھلے ہوئے ہیں۔"

کافی نمبر45

....

رل کر ساتھ گزاروں جوبن دے دِن چار

چیتر بہار سُہاؤں کر کے ہار سنگھار

"اے محبوب بہار کے دن ہیں، ہار سنگھار کرنے کے دن ہیں۔آؤ جوانی کے یہ چار دن مل کر گزاریں اور بہار سے خوب لطف اندوز ہوں۔"

کافی نمبر54

....

سہجوں سُرخی ، مہندی لیساں   کجلہ پیساں مانگ بٹیساں

جے تھیوں میں ڈِو راہی وویار

''اے محبوب! جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے ملنے کی خوشی میں خوب ہار سنگھار کروں گی۔ سُرخی بھی لگاؤں گی اور مہندی بھی، آنکھوں میں کاجل بھی لگاؤں گی اور بالوں کی مانگ بھی بناؤں گی۔''

کافی نمبر 55

....

تَوں بِن ہوت پیارا   سیجھ تھئے گُل خار

رَل مِل یار ہمیشہ   ماڑوں چیتر بہار

''اے میرے محبوب پُنّل! تمہارے بغیر تو یہ سیج کے پھول بھی مجھے کانٹوں کی طرح چبھتے ہیں۔ بہار کے دن ہیں۔ آؤ کہ یہ دِن مل جُل کر گزاریں۔''

کافی نمبر 56

....

ہک پل عیش نہ پایوم گھر وچ   گُزری ساری عُمر سفر وِچ

پوندے سو سو پُور اندر وِچ   یارب! یار دے دیس وِسائیں

''میری ساری عمر تو محبوب کی تلاش میں سفر کرتے ہی گزر گئی ایک لمحے کے لئے گھر میں سکون سے بیٹھنا نصیب نہ ہوسکا۔ سینے میں سینکڑوں درد اُٹھتے ہیں اور اندیشے گھیر لیتے ہیں۔ اے اللہ! تُو کرم فرمانا اور مجھے یار کے وطن میں رہنا نصیب کرنا۔''

کافی نمبر 89

....

ڈینھ ہجر دے مُکلا گئے   ویلھے وصال دے آ گئے

جانم بجاناں شُد قریں   ھٰذا جنون العاشقیں

''ہجر اور جدائی کے دن ختم ہوئے اور وصالِ یار کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ صد شکر کہ اب میرا محبوب میری روح کے قریب تر آ گیا ہے۔ عاشقوں کا جنون جب رنگ لاتا ہے تو پھر وصالِ یار کی منزل نصیب ہوتی ہے۔''

کافی نمبر 93

ساتھی پُنّل گیا دور ہے   سِر درد ، قہر ، کلور ہے

تن چُور ، من رنجور ہے   شالا سجّن کولے وَسن

''میرا دوست پُنّل مجھ سے دور جا رہا ہے۔ اس کی جدائی میں سر میں ہر وقت شدید درد رہتا ہے۔ جسم جُدائی کے زخموں سے چُور اور دل بجھا بجھا سا ہے۔ اللہ کرے میرا محبوب میرے قریب آن بسے!''

کافی نمبر107

نہ خواہش دنیا ، دولت دی　　　نہ شاہی ، شوکت ، صولت دی
ہے ہِک دیدار دی بُکھ وے میاں

''میاں! ہمیں نہ دولت کی خواہش ہے اور نہ دنیا کی، ہم نہ بادشاہی چاہتے ہیں اور نہ ہی رعب، دبدبہ اور شان وشوکت! ہمیں تو بس محبوب کے دیدار کی طلب ہے۔''

کافی نمبر135

....

گئی مفت چیتر بہار وے　　　سُرخی تے کجلے دھار وے
مینڈی تے ہار سنگھار وے　　　کر یاد قول قرار وے

''اے دوست! چیت بہار کے خوبصورت دن مُفت میں برباد ہورہے ہیں۔ تمہارے بغیر سُرخی اور کاجل کی دھاریں، مہندی، ہار سنگھار سب بےکار ہے۔ اپنے کیے ہوئے وعدوں کو یاد کرو اور لوٹ آؤ۔''

کافی نمبر158

....

آیاں رُتاں من بھانوٹیاں　　　لالیاں لوِن تے گانوٹیاں
دل تانگھ چاوے چانوٹیاں　　　وَل رَل وسوں ہک وَار وے
ہیں ظلم توں کر بس کڈیں　　　رلڑے فریؔد دے وس کڈیں
وَس، رس اتے کِھل ہَس کڈیں　　　جیوݨ دے ڈینھ ہِن چار وے

من بھاتے موسم آ گئے ہیں لالیاں، فاختائیں اور کوے اپنی اپنی بولیاں بول رہے ہیں دل میں تمہیں ملنے کی چاہت شدید تر ہورہی ہے۔ لوٹ آؤ کہ پھر سے مل جل کر رہیں۔ اے دوست! اِس ظلم کو اب چھوڑ دو۔ فریؔد کے ساتھ آن بسو۔ میرے ساتھ رہو۔ ہنسو، کھیلو کیوں کہ زندگی محض چار دن کی ہی تو ہے۔

کافی نمبر158

....

تھیوسے سُول کنوں جی واندا　　　گُزریا ویلھا وقت ڈُکھاں دا
یار فریؔد ملیم دِل بھاندا　　　بخت اساں ول ڈھلیا ہے

''الحمدللہ! دُکھوں اور پریشانیوں سے جان چھُوٹ گئی ہے۔تکلیفوں کے دن گزر گئے ہیں۔فریدؔ کو اس کا دلربا محبوب مل گیا ہے۔خوش نصیبی نے ہماری طرف اپنا رُخ پھیر لیا ہے۔''

کافی نمبر162

شالا تھیوم وصل دا سانگ کڈیں — مِٹے لُٹڑی دل دی تانگھ کڈیں
ٹلے سخت پہر، کرے بخت وَہر — سوہناں صحن سُنجی دے پیر دھرے
آنگݨ فریدؔ دے یار مِٹھل — ساری عُمر گئی جُکھ جکھدئیں بِگل
کر لُطف مہر، بٹھ ظُلم قہر — دل ڈُکھڑی ٹھڈڑے ساہ بھرے

اللہ کرے کبھی محبوب سے ملاقات کی راہ ہموار ہو تا کہ میرے لُٹے ہوئے دل کا انتظار ختم ہو، بخت یاوری کرے اور ہجر کی یہ سخت گھڑیاں ٹلیں۔میرا محبوب میرے دل کے ویران صحن میں پاؤں دھرے تو دل کو قرار آئے۔
اے میٹھے محبوب! میرے دل کے آنگن میں تشریف لے آؤ۔میری ساری عمر تو ہجر میں روتے اور سلگتے ہی برباد ہو گئی۔مجھ پر ترس کھاؤ اور ظلم وقہر چھوڑ کر محبت سے پیش آؤ۔میرا دُکھی دل ہر وقت تمہاری جُدائی میں ٹھنڈی آہیں بھرتا ہے۔

کافی نمبر179

....

رانجھݨ ماہی تخت ہزاروں
میں کارݨ اِتھ آئے
مُدتاں پِچھے شام سلوݨے — جھوک کُوں آن سُہائے
سو سو حمد تے لکھ شُکرانے — مولا مارُ وسائے

"میرا محبوب رانجھا تخت ہزارے سے صرف میری خاطر یہاں آیا ہے۔بڑی مدت کے بعد میرے سلونے محبوب نے میری بستی کو رونق بخشی ہے۔سو سو تعریفیں اور لاکھوں شُکرانے مولا کریم کے جس نے میرے ویرانے کو آباد کیا ہے۔"

کافی نمبر219

....

روہی وُٹھڑی ٹوبھا تار وے — آ مِل توں سینگا یار وے
تھئے تھلڑے باغ بہار وے — چودھاروں گُل گُلزار وے
ڈینہہ رات مینگھ ملہار وے — وچ پکھیاں دے چہکار وے

ہِک میں رُلی اواسار وے ڈُکھ سُولیں نال وپار وے
توں بن فرؔید خوار وے رت ہنجڑوں رونوݨ کار وے
ول جلدی موڑ مُہار وے نتاں مرویساں وار و وار وے

روہی میں خوب بارش برسی ہے۔ٹوبے پانی سے بھر چکے ہیں۔اے محبوب! ایسے میں تم بھی آن ملوتو ساون کا مزادوبالا ہو جائے۔بارش سے ریت کے میدانوں میں بھی بہار آئی ہوئی ہے۔ہرطرف پھول ہی پھول کھلے ہوئے ہیں۔

رات دن رم جھم بارش برس رہی ہےاور پرندے خوشی سے چہچہار ہے ہیں۔

اِدھر میں محبوب کے بغیر اُداس اور سرگرداں پھر رہی ہوں۔ہر وقت دُکھوں اور پریشانیوں کا سامنا ہے۔

اے محبوب! فرؔید تمہارے بغیر بہت کرب میں ہے۔رات دن بس رونے دھونے سے ہی کام ہے۔

جلدی سے واپس لوٹ آؤ ورنہ تمہاری جدائی میں، میں روز مروں گی اور روز جیوں گی۔

کافی نمبر 221

....

آس ، اُمید ، نوید ہے شادی عید سعید مبارک بادی
راحت ہر دم وادھو وادھی سُکھ سُکھڑا ڈُکھ ماندا ہے
گیا فرؔید ڈُہاگ دا ویہلا صحن سُہیلا ، گھر البیلا
آپے دلبر کیتم میلہ جئیں بِن جی تڑ پھاندا ہے

وصالِ یار کے بعد ہر لمحہ آس، اُمید اور خوشیوں کی خوش خبریاں آ رہی ہیں۔لگتا ہے عید کے دن ہیں، مبارک بادیاں مل رہی ہیں۔راحت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جارہی ہے۔سُکھ کو سکون مل گیا ہے جبکہ دُکھ پریشان ہے۔

اے فرید! غموں کا وقت ٹل گیا ہے۔صحن خوبصورت بن گیا ہے کیوں کہ گھر میں محبوب تشریف فرما ہے۔میرے دلبر نے خود ہی ملاقات کا شرف بخشا ہے۔جس کے لئے میرا دل تڑپتا رہتا تھا۔

کافی نمبر 234

....

جی جانی کارݨ لُہندا غم ، درد ، الم ، نِت کُہندا
گل ہار غماں دا سُہندا سِر سیرھے مونجھ مُنجھاری
ماہی آن وساوے جھوکاں کیوں کرن سِیالیں ٹوکاں
میڈیاں سبز تھیون ول سوکاں ونجاں واری لکھ لکھ واری

میرا دل محبوب سے ملنے کو ترستا ہے۔اُس کی جُدائی کا غم، درد اور الم روز مجھے گھائل کرتا ہے۔اس کے بغیر میرے گلے

میں غموں کا ہار اور سر پر مُونجھ ملال کے سہرے ہی جچتے ہیں۔ اللہ کرے میرا محبوب میرے وطن لوٹ آئے، اسے رونق بخشے تو پھر یہ سیالوں کی عورتیں مجھ پر طنز کیوں کریں گی۔ پھر تو میری خشک اور بنجر زمینوں میں ہریالی آجائے گی اور میں لاکھوں بار اُس پر صدقے واری جاؤں گی۔

کافی نمبر 250

ول وس، وسا اُوہے ٹول وے
کر لاڈ مِٹھڑا بول وے

ہر وقت سانول ڈھول وے   پیا ہو اساڈڑے کول وے
اٹ سونہہ دی گُھنڈڑی کھول وے   اٹ سنگ میں سنگ بول وے

اے محبوب! پھر سے میرے ساتھ آن بسو، وہی پُرانے لاڈ کرو اور میٹھے بول بولو۔
اے سانول ڈھول! تم ہر وقت میرے پاس رہو۔ یہ اجنبیت کی چادر اُتار پھینکو اور بلا جھجک مُجھ سے گفتگو کرو۔

کافی نمبر 263

....

ہُݨ میں رانجھݨ ہوئی
ریہا فرق نہ کوئی

جنئیں سنگ دِلڑی پیت لگائی   آخر بݨ گئی سوئی
شاباس ! اصلوں محض نہ ہاریوں   جتنا بار چتوئی
جو کئی سِلک محبت دے وچ   مرݨ توں اگے موئی
سیجھ سُہاگ سُہائیس تھی خوش   شام سُندر سنگ ہوئی

اب میں خود ہی ''رانجھا'' بن گئی ہوں۔ کوئی فرق رہا ہی نہیں ہے۔ جس کے ساتھ محبت کی تھی آخر اُسی میں ہی گم ہوگئی۔
شاباش اے دل! تم پر چاہے غموں کا جتنا بھی بوجھ پڑا تم نے ہمت نہیں ہاری۔
جس نے محبت کے راستے میں مرنے سے پہلے ہی اپنے آپ کو مار لیا اُسی نے ہی سہاگ کی سیج کا لطف اُٹھایا اور اپنے محبوب کے وصال سے سرفراز ہوئی۔

کافی نمبر 269

....

فطرت

لانڑے پھوگ اساڑے ماڻے ٹبڑے ، بھِٹڑے ، ڈِہر ، ٹِکاڻے
ڈِسدے سُکڑے کھیتر کُماڻے ساگی باغ اِرم دے یار

"ہم روہی کے باسیوں کے لیے تو یہی لانے ، پھوگ ہی باعثِ فخر ہیں۔ہم تو ریت کے ٹیلوں، ہموار جگہوں اور نشیبی سطحوں پر ڈیرے ڈال لیتے ہیں اور یہ سُوکھے سڑے کھیت اور جڑی بُوٹیاں ہی ہماری جنت ہیں۔"

کافی نمبر 38

....

روہی محض بشارت درسوں مرسوں ، بُھرسوں ، مُول نہ ڈِرسوں
بیدرداں دی دِلڑی ترسوں ڈِینہہ راتیں گھُوں مئوں ہے یار

"روہی تو ہمارے لئے محبوب کے دیدار کی خوشخبری لاتی ہے اس لیے ہم یہیں مرکھپ جائیں گے، کسی مصیبت سے نہیں ڈریں گے۔مضبوط دل کے ساتھ ہر مشکل کا مقابلہ کریں گے۔اب یہی جذبہ رات دن ہمارے دل میں ہل چل مچا رہا ہے۔"

کافی نمبر 42

....

پاہ ہنباہ اُگار گئیں دے میں لیکھے اکسیر
ووٹھ کنوں تھئی دھرتی تھلڑی ساۓگی مُلک ملہیر

"اے محبوب! تیرے دیس کی ہر چیز مجھے بھلی لگتی ہے۔حتیٰ کہ تیرے جانوروں کا پِسا ہوا گوبر بھی میرے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے روہی کا ریتلا میدان جنت کا نقشہ پیش کر رہا ہے"

کافی نمبر 59

....

سانوݨ وقت سُہاگ دے
بٹھ پئے ہجر دے ڈِینہڑے رِم جھم بَرسِن بادل
عُمر گذاروں رَل رَل

"اے محبوب! ساون، ملنے کا موسم ہے۔ بادل برس رہے ہیں۔ہجر کو آگ میں ڈالو۔آ ؤمل جل کر یہ خوشیوں کے دن ایک ساتھ گزاریں۔"

کافی نمبر 69

ڈِٹھم مُلک ملہیر ڈُوں کالے کالے بادل
روہی مینگھ ملھاراں کھِمدیاں کھمنٹیاں اج کل

"میں نے ملک ملہیر (مغرب کی سمت) سے کالے کالے بادل اپنے وطن کی طرف آتے دیکھے ہیں۔الحمدللہ! میرے وطن روہی میں آج کل بجلی چمک رہی ہے، بادل گرج رہے ہیں اور خوب بارش ہو رہی ہے۔"

کافی نمبر 75

....

ڈیکھاں باغ ، بغو چڑے جیڑا جانوِم جَل بل
لانڑے ، پھوگ فرید دے درد دِلیں دے دَرمَل

''اے فرید! پردیس میں باغ، باغیچے دیکھ کر مجھے خوشی نہیں ملتی بلکہ میرا دِل دُکھتا اور کُڑھتا ہے۔میرے وطن کے لانے، پھوگ اور دوسری جڑی بُوٹیاں ہی میرے دل کا سکون اور غموں کا علاج ہیں۔''

کافی نمبر 75

....

روہی وُٹھڑی مینگھ ملھاراں پُوٹے پُوٹے تھیاں گُلزاراں
شالا موڑِم دوست مہاراں بھاگ سُہاگ دی موسم آیم

"آج کل روہی چولستان میں خوب بارش برس رہی ہے۔گھنگھور گھٹاؤں (گہرے بادلوں) نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔یہ خوش بختی، خوشحالی اور ملنے کا موسم ہے۔اللہ کرے میرا محبوب وطن واپس آجائے۔"

کافی نمبر 83

....

بئینسر ، بُولے ، بینے ٹُھمکن والیاں ، والے جُھمکے جُھمکن
کڑیاں ، نُورے ، پئیلیں گھمکن زیور ، تریور ، ٹھاندے ہن

''اب تو بئینسر، بُولے، بینے، والیاں، والے، جُھمکے، کڑیاں، نُورے، پائلیں غرض ناک، کان، گلے، ہاتھ اور پاؤں کے تمام زیور خوب بج رہے ہیں بلکہ وہ بھی ہماری طرح خوشی سے جھوم رہے ہیں۔''

کافی نمبر 87

....

ایہا روہی یار ملاوڑی وے شالا ہر دم ہووے ساوڑی وے
ونج پِیسوں لسڑی ڳاوڑی وے گِھن اپٹے سوہٹے سئیں کنوں

''میرے محبوب کی دھرتی (روہی) بچھڑوں کو ملانے والی ہے۔اللہ کریم اسے ہمیشہ سرسبز وشاداب رکھے۔میری خواہش ہے کہ میں وہاں جا کر اپنے محبوب کے ہاتھوں سے گائے کی لسی پیوں۔''

کافی نمبر92

....

دِل جَھر ، جنگل دی باندی ہے جِتھاں جھوک میڈے مِتراں دی ہے
بُو صِدق وفا دی آندی ہے اِنہاں ساوئیں سنھڑئیں لئیں کنوں

''میرا دل محبوب کے دیس کا دیوانہ ہے۔وہ جنگل اور ویرانہ بھی مجھے بھاتا ہے۔کیوں کہ وہاں میرے محبوب کا گھر ہے۔مجھے تو اُس دھرتی کے سرسبز پودے لئی سے بھی وفا کی خوشبو آتی ہے۔''

کافی نمبر92

....

روہی لگڑی ہے ساونی تُرت ولا ہوت مُہاراں
کھمٹیاں کِھمِٹ رنگیلڑیاں رِم جِھم بارش باراں

''روہی میں آج کل برسات کا موسم ہے۔اے میرے محبوب! اب وطن واپس آ جاؤ۔رنگ برنگی بجلیاں چمک رہی ہیں بادل گرج رہے ہیں اور رم جھم بارش برس رہی ہے۔''

کافی نمبر115

....

ٹبڑے ، ڈِہر سِلابڑے ٹوبھے تار متاراں
چھیڑن چھیڑو چھانگڑاں نازو رِکرن تنواراں
ککڑے مکڑے، ڈھانڈھلے رِکٹ مِٹ مینھ پُھنگاراں
طرفاں مرخاں پھوگڑے لائی لایاں کھاراں

''روہی میں بارش خوب برس رہی ہے۔ ٹیلے اور کُھلے میدان سیلاب کا منظر پیش کر رہے ہیں پانی کے تالاب (ٹوبھے) مکمل طور پر بھر چکے ہیں۔بُھورے، مٹیالے اور سُرخ رنگ کے بادل گرج رہے ہیں۔رم جھم بارش برس رہی ہے۔تاحدِ نظر لانے، پھوگ، لائیوں اور کھار کے پودوں کی بہاریں ہیں۔''

کافی نمبر 115

....

مُلک ملھیر وسایم مولیٰ تھیاں چَو گوٹھ بہاراں
تھل چترانگ ڈِیچن ندیاں رِم جھم لاسوں تاراں
نیلیاں پیلیاں رتیاں مچھلے سہنس ہزاراں

اللہ نے کرم کیا ہے۔ میری جنت نظیر روہی کو پھر سے آباد کر دیا ہے۔ بارشوں کے پانی سے اب ہر طرف بہاریں ہی بہاریں ہیں۔

ریت کے میدانوں اور سخت زمینوں میں اب پانی کی ندیاں بہتی نظر آتی ہیں۔ رم جھم بارش برس رہی ہے۔

نیلے، پیلے اور سرخ رنگوں کی قوس قزح جلوے دکھا رہی ہے۔ اور آسمان پر سورج کی کرنوں سے رنگ برنگے نقش اُبھر رہے ہیں۔

....

سُرخ کرینہہ تے چِٹریاں پُویاں ساویاں ، لاٹیاں ، کھاراں
جُو پھڑ جُو پھڑ گھمکن مٹیاں سُہندیاں گھنڈ تنواراں
گائیں ، بکریاں ، بھیڈاں چانگے چردے جوڑ قطاراں
یار فریدؔ مِلم دل بھاندا میلے ویس اُتاراں

کرینہہ کے پودے پھولوں سے سُرخ، بوئی کے پودے پھولوں سے سفید، اور لائی اور کھار کے پودے سرسبز و شاداب دکھائی دے رہے ہیں۔ ہر جھونپڑی سے لسی بلونے کی آوازیں آرہی ہیں اور جانوروں کے گلے میں بندھی گھنٹیوں کی آوازیں بھلی لگ رہی ہیں۔ گائیں بکریاں، بھیڑیں اور اونٹ قطاروں اور ریوڑوں کی صورت میں اِدھر اُدھر چرتے پھر رہے ہیں۔ اے فریدؔ! اللہ کرے مجھے میرا محبوب مل جائے تو میں میلے کپڑے اتار کر نئے کپڑے پہنوں۔

کافی نمبر 117

....

روہی وُٹھڑی گھا تھئے مٹڑیں لگیاں جاگاں
سِندھڑے ڈُکھڑے گھاٹڑے روہی ملڑے بھاگاں
لاٹے پُھوگ پُھلاریئے رَل مِل چاروں ڈاگاں

''اس سال روہی میں خوب بارش برسی ہے۔ ہر طرف گھاس ہی گھاس ہے۔ جانوروں کے پیٹ بھرے ہوئے ہیں۔ گائیوں نے خوب دودھ دیا ہے۔ دودھ کے مٹکوں میں دہی جمانے کے لئے کھٹاس لگ رہی ہے۔ آبادی

والے علاقوں میں تو بہت پریشانیاں ہیں اور اِدھر ہماری روہی میں آج کل خوش بختی نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ لانے اور پھوگ کے پودے اپنے جوبن پر ہیں۔ آ وَمل کر اُونٹیاں (مویشی) چرائیں۔''

کافی نمبر 126

وِچ روہی دے رہندیاں نازک نازو جٹیاں
راتیں کرِن شکار دِلیں دے ڈینہاں ولوڑِن مٹیاں
گُھڑے تیر چلانون کاری سئے سئے دِلڑیاں پھٹیاں
کر کر درد منداں کُوں زخمی ہَئے ہَئے بدھن نہ پٹیاں

''روہی میں ایسی نازو انداز والی نازک اندام جٹیاں رہتی ہیں جو راتوں کو تو دلوں کے شکار کرتی ہیں اور دن کو لسی کے مٹکے بلوتی ہیں۔ وہ اپنی نظر کے ایسے کاری تیر چلاتی ہیں کہ سینکڑوں دل گھائل ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسی سنگدل ہیں کہ دل والوں کو زخمی کر کے مرہم بھی نہیں لگاتیں۔''

کافی نمبر 136

....

آ چُنڑوں رل یار پیلھوں پکیاں نی وے
کئی بگڑیاں کئی ساویاں پیلیاں کئی بھوریاں کئی پھکڑیاں نیلیاں
کئی اودیاں گُلنار کٹویاں رتیاں نی وے

"اے دوست! پیلو پک گئے ہیں آ وَمل کر چُنیں۔ کئی رنگوں کی پیلوں جال کے درخت پر نظر آ رہی ہیں کُچھ سفید رنگ کی ہیں۔ کچھ سبز اور پیلی، کچھ بھوری اور کچھ ہلکی نیلی، کچھ اودی، دودھیا اور سرخ رنگ کی ہیں۔"

کافی نمبر 167

....

مِل مِل آئے بادر کارے بجلی چمکے ، مینہ پُھنگارے
گج گج گاج کرے دُھدکارے جھوک سُہاگ سہوندا ہے
ٹوبھے اُچھلن مال نہ ماوے راتیں یار اساں گل لاوے
ہرکُئی فرحت نال نبھاوے ہک ڈُکھ ، ڈُکھ پیا کھوندا ہے
کوئل کُوکے مور جھنگارے اغن پپیہے کرن پُکارے
ہر ہر وحشی کر لِلھکارے گیت خوشی دے گوندا ہے

ہماری روہی میں اِدھر اُدھر سے اکٹھے ہو کر ڈھیروں بادل آن پہنچے ہیں۔ بجلی چمک رہی ہے اور ہلکی ہلکی پھوار کی صورت

میں مینہہ برس رہا ہے۔ بادلوں کی گرج سے شور برپا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری بستی کو سُہاگن بنادیا ہے۔
بارش کے پانی سے ٹوبھے بھر کر اُچھل رہے ہیں ہمارا محبوب راتوں کو ہمیں گلے لگاتا ہے۔ اب اِدھر ہر کوئی خوشی سے زندگی گزار رہا ہے۔ صرف دُکھ ہی ہے جو دُکھی ہو رہا ہے۔
ساون کے موسم میں روہی میں کوئل کُوک رہی ہے، مور جنگھار رہے ہیں۔ اغن اور پپیہے اپنی اپنی بولیاں بول رہے ہیں۔ ہر وحشی اپنی آواز میں مسلسل خوشی کے گیت گا رہا ہے۔

کافی نمبر 168

....

اُتھ درد منداں دے دیرے جتھ رُکرڑ کنڈا بُوئی ڈھیرے
اے اُچڑے بِٹڑے عالی اے سوہٹی کِکڑی والی
ہن مشتاقاں دے والی پیا کون کرے اِتھ پھیرے

''دردمند دل رکھنے والے ہمیشہ وہیں بسیرا کرتے ہیں جہاں رُکرڑ، کنڈا اور بُوئی جیسے پودے اور جھاڑیاں عام ہوتی ہیں۔ یہ عالی شان ٹیلے، یہ خوب صورت بھورے رنگ کی ریت، یہی تو اہلِ دل کی پناہ گاہ ہے۔ اُن کے علاوہ اور کون یہاں آسکتا ہے۔''

کافی نمبر 173

....

رُکھپ، کھاراں، لئی، لانے سِنٹھ، پھوگ بہوں من بھانے
تھل، بِٹڑے، ڈِہر ٹِکانے ہر بھٹ بھٹ نال بسیرے
مَڈ، جھوکاں تے ترڑ تاڑے رَس چُھٹڑے کھیلاں کھاڑے
وَہ تکیہ گاہ اساڑے ہُنٹ ہووے کون نکھیڑے
ٹُپ ٹوبھے، باہیں سُہندے وچ چِٹکے دِل نُوں مُہندے
جی ہر ویلے پیا لُہندے ہئے ہر دم ہوون نیڑے

روہی میں اُگنے والے خودرو پودے رُکھپ، کھار، لائی، لانے، سِنٹھ اور پھوگ دل کو بہت بھاتے ہیں۔ آج کل روہی میں ریت کے میدانوں، ٹیلوں، اونچی جگہوں اور کُھلے سخت مِٹی کے میدانوں میں روہیلوں نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ آبادیوں میں موجود تالاب اور نالیاں سب پانی سے بھر چکے ہیں۔ اب یہیں پر ہمارے ٹھکانے ہیں۔ کون ہے جو ہمیں ایک دوسرے سے جُدا کرے۔
ٹوبھے پانی سے نہ صرف بھر چکے ہیں بلکہ پانی اُچھل کر کناروں سے بہہ رہا ہے جو آنکھوں کو بھلا لگتا ہے۔ جانور وہاں

پانی پی رہے ہیں جن کے گلوں میں بندھی گھنٹیوں کی آوازیں دل کو موہ لیتی ہیں۔ ایسے خوشگوار لمحات میں دل اپنوں سے ملنے کی آس میں تڑپتا ہے کہ کاش وہ ہمارے قریب ہوتے۔

....

ولھ ککڑیاں ، رتیھڑ کچریاں — کئی سبز متیرے کھکھڑیاں
کئی گدریاں ، پیلیاں ، ککڑیاں — ہر روہی سُہندے سیرھے
خوش کترن عِطروں بھنڑی — گزلائی ، ساوی سنھڑی
کھا ساگ پُسی دی پنڑی — بُجھ ویندے وقت سُکھیرے

خوب بارش ہونے کی وجہ سے ہر طرف رنگ برنگے خربوزے، تربوز، رتیھڑ اور ککڑیاں روہی کی شان بڑھا رہی ہیں۔ روہی میں ہر طرف سبزہ اُگ آیا ہے۔ ہر سُو عطر سے بھیگی ہوئی خوشبودار گھاس کترن، لائی اور سبز جھاڑیاں نظر آ رہی ہیں۔ پُسی کا ساگ کھا کر بہترین گزارہ ہو رہا ہے۔

کافی نمبر 172

....

جُھڑ ، گاجاں ، بجلیاں ، بادل — کیا چٹڑے گُوڑھے سانول
سِک سانول کرے اُپاہل — لڈ ہوت وَسم آ ویڑھے
تھیاں روہی مینگھ ملہاراں — گُل گُل گلزار بہاراں
وچ سُہندیاں گھنڈ تنواراں — ہر ٹوبھے چھانگاں چھیڑے

روہی میں آجکل بادل گرج رہے ہیں، بجلیاں چمک رہی ہیں۔ کیا خوبصورت سفید اور گہرے رنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اللہ کرے میرا محبوب یہیں میرے پاس آن بسے۔
روہی میں بارش برسنے سے ہر طرف پھولوں اور سبزے کی بہار آ گئی ہے ہر ٹوبھے پر جانوروں کے ریوڑ چرتے پھر رہے ہیں اور اِن کے گلے میں بندھی گھنٹیوں کی آوازیں بہت بھلی لگ رہی ہیں۔

کافی نمبر 173

....

آئے مست ڈیہاڑے سانوݨ دے
واہ سانوݨ دے من بھانوݨ دے
بدلے پُورب ، ماڑ، ڈکھݨ دے — کِھلے ، بُھورے ، سو سو وݨ دے
چارے طرفوں زور پوَن دے — سارے جوڑ وساوݨ دے

چکویاں ، چکوے ، اغن پپیہے کوئل ، مور ، چچونے ، چیہے
سہنس چکور ، چنڈور ، بیہے شاغل گیت سنانوݨ دے

ساون کا مست کر دینے والا موسم آ گیا ہے۔ دل کو لُبھانے والا کیسا خوبصورت موسم ہے۔
مشرق، شمال اور جنوب سے کالے، بھورے اور کئی رنگوں کے بادل گِھر گِھر آئے ہیں ہر طرف سے ہوا کا زور ہے۔ گویا بارش برسنے کے تمام امکانات موجود ہیں۔
چکویاں، چکوے، اغن، پپیہے، کوئل، مور، چچونے۔ چیہے ،سینکڑوں چکوریں، چڑیاں، فاختائیں غرض سارے پرندے خوشی سے گیت گانے میں مصروف ہیں۔

....

ڈینہاں پینگھاں ساویاں پیلیاں راتیں کھمنٹیں کھمݨ رنگیلیاں
گج گج گاجاں گجن رسیلیاں وقت سِنگار سُہانوݨ دے
روہی ، راوے تھیاں گلزاراں تھل ، چِترانگ وی باغ بہاراں
گھنڈ تنواراں بارش باراں چرچے دھانوَݨ ، گانوݨ دے
چاندنی رات ملھاری ڈینھ ہے ٹھڈڑیاں ہِیلاں رِم جِھم مینھ ہے
سوہݨی موسم لگڑا نِینھ ہے گئے ویلھے غم کھانوݨ دے

اس موسم میں دن کو تو سبز اور پیلے رنگ کی قوس قزح کے نظارے ہوتے ہیں اور راتوں کو بجلی کی گرج، چمک اپنی رنگینیاں دکھاتی ہے۔ بادلوں کی گھن گرج دل کو لبھاتی ہے۔ یہی ہار سنگھار کرنے کے دن ہیں۔
روہی اور میدانی علاقے (راوے) میں بارش کے پانی سے بہار کا سا سماں ہے۔ تھل اور ریت کے میدانوں میں سبزہ ہی سبزہ ہے۔ ہر طرف سے جانوروں کے گلے میں بندھی گھنٹیوں کی آوازیں آ رہی ہیں اور بارش کے پانی میں نہانے اور خوشی کے گیت گانے کی صدائیں ہیں۔
چاندنی راتیں اور ابر آلود دن ہیں ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے اور رم جھم برستی بارش سے موسم بہت خوب صورت ہو گیا ہے۔ ایسے سُہانے موسم میں محبت ہوئی ہے تو دُکھوں بھرے دن بیت گئے ہیں۔

کافی نمبر 175

....

پردیسی یارا وا پُورب دی گُھلے
سانوݨ ،مینہہ برسات دے وارے پھوگ پھلی کھپ پُھلے
گاجاں گجکن ، بجلیاں لسکن ذوقوں دِلڑی چُلے

دھامݨ ، کترݨ ، سَٹھ تے سبھوں　　چتر سُہاگ دا جُھلے
جے تئیں پانی پلھر نہ کُھٹسے　　کون بھلا سِندھ چُلے
روز بروز فریدؔ ہے لذت　　طبع ڈِینھو ڈِینھ کُھلے

اے پردیسی محبوب! روہی چولستان میں بارش برسانے والی ہوائیں چل رہی ہیں۔ ساون کا مہینہ آن پہنچا ہے خوب بارش ہو رہی ہے۔ روہی کے پودے پھوگ اور کھپ پر پُھول ہی پُھول ہیں۔

بادل گرج رہے ہیں بجلیاں چمک رہی ہیں اور دل میں خوشی سے ہلچل مچی ہوئی ہے۔

چولستان کی خوشبودار گھاس دھامݨ، کترن اور سٹھ خوشی سے ایسے جھوم رہی ہے جیسے مور کا پنکھ جُھولتا ہے۔

جب تک روہی میں بارش کا پانی ختم نہیں ہوگا ہم سندھ (میدان کے شہری علاقے) کی طرف کیوں جائیں گے بھلا؟

فریدؔ کی لذت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور طبیعت دن بدن بحال ہوتی جا رہی ہے۔

کافی نمبر 183

....

پُر وحشت سُنجڑی روہی
اے دل دیوانی موہی

''اس وحشت سے بھری سنسان اور ویران روہی نے ہمارے دیوانے دِل پر قبضہ جما لیا ہے۔''

کافی نمبر 184

....

پُورب للہاوے تے　　پِتالوں پاݨی آوے
پینگھاں ونوون دیاں، پِچھلے　　پِیلے گُوڑھے ، ساوے
بدلے دردوں رونون ، بجلی　　اکھ مارے ، مُسکاوے

پورب (مشرق) کی طرف سے بارش برسانے والی ہوائیں چل رہی ہیں۔ اب تو پاتال سے بھی پانی آئے گا۔

کئی رنگوں کی قوس قزح اپنے جلوے دکھا رہی ہے اور پیلے، سُرخ اور سبز رنگ کے دھبے آسمان پر دکھائی دے رہے ہیں۔

بادل ایسے گرج رہے ہیں جیسے درد سے رو رہے ہوں اور بجلی آنکھیں مارتی اور مسکراتی محسوس ہو رہی ہے۔

....

روہی رنگ رنگیلی ، چِپ ، کھپ　　ہار حمیلاں پاوے
بُوٹے بُوٹے گھنڈ سُہاگوں　　گیت پِرم دے گاوے
ساونڑ مینگھ ملھاراں سبھوں　　تھلڑیں مال نہ ماوے

نند نہ مانون کھیر گئیں دے پُرتھئے جھاب ڈُہاوے

لگتا ہے جیسے رنگ رنگیلی روہی اوراس کے پودوں چگ، کھپ وغیرہ نے پھولوں کے ہار پہن رکھے ہیں۔

لگتا ہے روہی کی ہر چیز نے سُہاگ کا گھونگھٹ اوڑھ رکھا ہے اور محبت بھرے گیت گا رہی ہے۔

ساون اپنے جوبن پر ہے، ہر طرف بارش ہی بارش ہے۔ چراگاہیں روہی کے جانوروں سے بھرگئی ہیں۔

لگتا ہے جیسے گائیوں کے دودھ سے بھرے ہوئے تھن ابھی اُبل پڑیں گے۔ سارے برتن دودھ سے بھر چکے ہیں۔

کافی نمبر 187

....

پُورب طرف مینگھ ملہار ڈُھم بجلی لسک ڈِتی گج گج گاج سُنئیم

رہساں اِتھ نہ اڑی! ویساں وطن وری

کنڑیں ووُڑ پیم روہی وُٹھڑی دی ڈھولا کل نہ لدھو ڈُکھڑئیں کُٹھڑی دی

پھاڑیم چولی چُنی رو رو تھیم چری

پُورب کی طرف سے میں نے بادل آتے ہوئے دیکھے ہیں۔ بجلی چمک رہی ہے اور بادلوں کے گرجنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ اے سہیلی! اس صورت حال میں، میں یہاں نہیں رہ سکتی۔ میں ساون سے لطف اندوز ہونے کے لئے اپنے وطن جاؤں گی۔ میرے کانوں تک روہی میں بارش ہونے کی خبر پہنچی ہے۔ اے محبوب! تو نے اس موسم میں بھی اس دُکھوں کی ماری، عشق میں بدحال کا حال تک نہ پوچھا۔ تمہارے عشق میں پاگل ہوکر میں نے رورو کر اپنی چولی اور چُنری تک پھاڑ دی ہے۔

....

اپنڑے دیس ونجاں دِل نُوں تانگھ تھئی ڈیکھاں تاڑے، ٹوبھے، لانڑے، کھار، پُوئی

بر ڈو راہی تھیواں ساڑیں سُولیں سڑی

کھمدی کھمنڑ فریدؔ! جھوکاں یاد پووِن اکھیاں نیر ہنجوں کر برسات وَسن

لکھ لکھ دھانہہ اُٹھم ، جاں جاں ڈِسم جھڑی

اب تو دل میں بس اپنے وطن واپس جانے کی طلب ہے۔ جی چاہتا ہے وہاں جا کر بارش کے پانی سے بھرے ہوئے ٹوبھے، اپنے گھر اور کھار، بوئی وغیرہ جیسے روہی کے پودے دیکھوں۔ میں دُکھوں کی ماری اب اپنے وطن صحرا کی طرف جانا چاہتی ہوں۔ جب بجلی چمکتی ہے تو مجھے اپنا وطن یاد آتا ہے۔ اور آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات جاری ہوجاتی ہے۔ جب بادل دیکھتی ہوں تو دل میں ہُوک سی اُٹھتی ہے۔

کافی نمبر 192

....

متفرق موضوعات

پریم نگر جانے کی خواہش

دل پریم نگر ڈوں تانگھے جتھاں پینڈے سخت اڑانگے
نہ راہ فریدؔ نہ لانگھے ہے پندھ پہوں مُشکل دا

''اے فریدؔ! دل محبوب کے وطن کی طرف جانے کے لیے بے قرار ہے مگر اس طرف جانے کا راستہ بہت دشوار گزار ہے۔کوئی پگڈنڈی اور گزرگاہ بھی نہیں ہے۔ بہت مُشکل سفر ہے۔''

کافی نمبر 15

....

ضرب المثل

جے ڈینھ بھلڑے مِتر وی بھلڑے ہے مشہور اکھانڑ
باجھوں یار فریدؔ نِبھایا جیوے کیندے ترانڑ

"بہت مشہور کہاوت ہے کہ اگر خوش حالی کے دن ہوں تو دوست احباب بھی خود بخود اچھے ہو جاتے ہیں۔ یہ بد بخت فریدؔ محبوب کے بغیر کس کے سہارے زندہ رہے؟"

کافی نمبر 138

....

محبوب کی بے وفائی پر شکوہ

آپے کتوئی یار وے
کیوں تھی کھڑوں اوازار وے

اینویں نہ ہا لائق پُنل کلھڑی دی ول لدھڑو نہ کل
ونج کیچ لایو عیش ہِگل میں ہِگل موئی وچ بار وے

''اے محبوب! تُو نے خود ہی تو مجھے دوست بنایا اور خود ہی مجھ سے بے زار ہو گئے۔ پُنل! تجھے اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر پھر خبر ہی نہ لی۔ خود تو اپنے وطن کیچ جا کر عیش کرنے لگے اور میں یہاں ویرانوں میں تڑپتی مرگئی۔''

کافی نمبر158

....

ہمت نہ ہارنے کی تلقین

اَجھو مارُو مِلیو
دِل نہ ماندی تھی

سُوھے، سیجھ کُوں ساڑ تے ونج مِتراں دی تھی
تانگھ فریدؔ نُوں آکھدی بر ڈِو پاندھی تھی

"اے میرے دل! پریشان مت ہو۔ ابھی محبوب ملنے ہی والا ہے۔ تم سُرخ کپڑے اور سیج کو جلا کر بس اپنے پیاروں کی بن جاؤ۔ محبوب کی طلب فریدؔ سے کہہ رہی ہے کہ صحرا کی طرف روانہ ہو جاؤ۔"

....

محبوب کی بے وفائی

وَہ دلبر تیڈڑی یاری اے لگی پھکڑی شہر خواری اے
دِل سڑدی جلدے جان جگر سِر ٹوٹے ، پُرزے سہنس ذرے

''اے میرے دلبر! تمہاری دوستی بھی کیا خوب ہے جس کے نتیجے میں شہر بھر میں مجھے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا، دل جل کر راکھ ہو گیا اور جان وجگر جل بُھن رہے ہیں۔ سر کے سینکڑوں ٹکڑے اور پُرزے ہو گئے ہیں۔''

کافی نمبر179

....

وطن کی محبت

جاں جاں کنڑیں رِنگ سُنڑیندی جِندڑی صدقے گھولے تھیندی
پاہ بنباہ تے دُھوڑ مہیندی ڈِسدے نُور اکھیں دے

''جب بھی میرے کانوں میں بھینسوں کے بولنے کی آواز آتی ہے تو میری روح خوشی سے سرشار ہو جاتی ہے۔ ان بھینسوں کے پیروں میں کُچلی ہوئی خشک گوبر بھی میری آنکھوں کا نُور رہے۔''

کافی نمبر180

....

عرفانِ ذات

جو کوئی دل ڈِو دھیان رکھیسی سارے گُجھڑے راز نُوں پیسی

اثنینیت گُل اُٹھ ویسی بھج پوسن سبھ بھولے
نہ رُل ڈُکھڑی! روہ جبل وچ نہ تھی اوَکھی ، مارو تھل وِچ
پہلو ، دوش ، کنار بغل وِچ یار پُنل ہے کولے
فاش فریدؔ! اے وعظ سُنا توں عالم ، جاہل ، شاہ ، گدا کُوں
جے کوئی چاہے فقر فنا کُوں اپنے آپ کُوں گولے

جو بھی اپنے دل کی طرف توجہ دے گا اُس پر سب چھپے راز کُھل جائیں گے۔ دوئی اور شرک اس کے دل سے مٹ جائیں گے اور سارے وہم اور شکوک دور ہو جائیں گے۔

اے محبوب کی تلاش میں بھٹکنے والے سُنو! پہاڑوں اور چٹانوں میں مت بھٹکو، دُکھ نہ اُٹھاؤ، نہ ہی تھل بیابان میں اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالو۔ تمہارا محبوب تو تمہارے پہلو میں تمہارے بالکل ہی قریب بستا ہے۔

اے فریدؔ! عالم، جاہل، بادشاہ اور فقیر سب کو یہ وعظ سنا دو کہ جو بھی فقر اور فنا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو تلاش کرے، اپنی ذات کا عرفان حاصل کرے۔

کافی نمبر 181

....

محبوب سے ملنے کا عزم

کیا دُوری ، مہجوری ! اوڑک ونجناں جھوک ضروری
پُوری نیساں سِک سانول دی ہم ایمان دی مُوڑی
پُورے جُھورے خاک پٹی دی کرسِم کیچ وہیرے

''دُوری اور جُدائی کی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں نے ہر حال میں محبوب کے وطن پہنچنا ہے۔ یہی میرے ایمان کا کُل سرمایہ ہے جسے محبوب کے دیس محفوظ طریقے سے لے کر جانے کا عزم کیا ہوا ہے۔ چاہے اس صحرا کی ریت مجھے دفن کر دے، کیچ کی طرف جانے کا میرا سفر کبھی نہیں رُکے گا۔''

کافی نمبر 182

....

ٹوبھا بنوانے کی فرمائش

ٹوبھا کھٹا ڈے سوہنی جا تاڑ تے اوجھا نہ ہووے ساری مارْ تے
ٹوبھے باجھوں مُول نہ بھساں نہ گھٹ تے نہ پاڑ تے
جُھوپڑ جوڑ بٹیسوں کھپ دے تھل دی صاف پیاڑ تے

ٹوبھا بٹویسوں دِل دے سانگے — مِنت چڑھیسوں لعلو لاڑ تے

اے میرے سرتاج! مجھے ایسی خوبصورت جگہ منتخب کر کے ٹوبھا بنوا دو کہ اُس جیسا ٹوبھا مارواڑ کے علاقے میں اور کوئی نہ ہو۔ میں ٹوبھے کے بغیر نہیں رہوں گی چاہے تم مجھے وافر پانی والے علاقوں میں ہی کیوں نہ لے جاؤ۔

ہم تھل کی صاف جگہ پر، کھپ کی جھاڑیوں سے جھونپڑی بنائیں گے وہاں ٹوبھا تو اپنی دلجوئی کے لئے بنوائیں گے مگر احسان لعلو لاڑ پر چڑھائیں گے۔

کافی نمبر 197

....

ٹوبھا بنوانے کی فرمائش

ٹوبھا کھٹا ڈِے مُلک ملھیر تے — پتھر پہاڑ کُوں چیر تے
ٹوبھے باجھوں مُول نہ بہساں — نہ وکڑے نہ بند تے ٹھہساں
نہ گھڈ تے نہ پاڑ تے رہساں — نہ وت کُھوہ وہیر تے

اے میرے سرتاج! مجھے میرے وطن مُلک ملھیر میں ٹوبھا بنوا کر دو چاہے اس کے لئے تمہیں پتھروں اور پہاڑوں کو بھی کیوں نہ چیرنا پڑے۔

میں ٹوبھے کے بغیر ہرگز نہیں رہوں گی۔ نہ ہی وکڑے (پانی کو روکنے والی دیوار) اور نہ ہی بند (پانی کو روکنے کے لئے مٹی کے بڑے ٹیلے) پر سمجھوتا کروں گی۔ نہ گھڈ (پانی کی لمبی لکیر) اور نہ ہی پاڑ (پانی روکنے کا عارضی بندوبست) اور نہ بہتے کنوئیں پر راضی ہوں گی بلکہ مجھے تو صرف اور صرف ٹوبھا ہی چاہیے۔

کافی نمبر 198

....

قلب/ دل کی عظمت

نہ کافی جانڑ کِفایہ — نہ ہادی سمجھ ہدایہ
کر پُرزے جلد وِقایہ — ایہا دل قرآن کتابے

اے انسان! نہ ''کفایہ'' کو اپنے لئے کافی سمجھو، نہ ہی ''ہدایہ'' کو ہدایت دینے والا جانو، ''وقایہ'' کی جلد بھی پھاڑ ڈالو۔ یہ ساری درسی کتب بے کار ہیں۔ یہی دل ہی قرآن اور کتاب ہے۔ اس کو پڑھو اور سمجھو۔''

کافی نمبر 200

....

خدمتِ خلق کی اہمیت

نفس مُقدس ، اہل سعادت علم عمل وچ رکھن سیادت
چھوڑ کر وِرد تے زُہد عبادت نِت کردے درد پرستی

''مقدس نفوس وہ مبارک ہستیاں ہیں جو اہل سعادت ہیں۔ وہ علم و عمل میں مہارت رکھتے ہیں وہ دکھاوے کے ورد وظائف اور زہد و عبادت چھوڑ کر مخلوقِ خدا کے درد بانٹتے ہیں۔''

کافی نمبر211

....

شرک سے پاک ہونے کی اہمیت

صاف مُبرا غیر خیالوں پاک عیالوں ، آلوں ، مالوں
راسخ وجدوں ، ذوقوں ، حالوں وَہ وَہ مستیں دی مستی

''اللہ والے غیر کے خیال سے پاک صاف ہوتے ہیں۔ وہ آل اولاد اور مال و دولت کی محبت سے بھی پاک ہوتے ہیں۔ وہ اپنے وجد، ذوق اور حال میں بہت پُختہ ہوتے ہیں۔ ان مستوں کی مستی کے کیا کہنے!''

کافی نمبر211

....

اللہ والوں کے پاکیزہ اعمال

سَٹ صُحبت، رکھ خلوت عُزلت موت اِرادی تُوں پا نُزہت
جے سِر ڈیسیں ہئی بے شُبہت اِتھ سودا دست بدستی

''اے سالک! لوگوں کی بے کار صحبت ترک کر کے تنہائی اختیار کرو اور مرنے سے پہلے مر کر نفس کو پاکیزہ بناؤ۔ اگر تم محبوبِ حقیقی کے لئے جان قربان کرو گے تو بلاشبہ وہ تمہیں اس کا اجر دے گا کیوں کہ اِس راہ میں ''اِس ہاتھ دو اُس ہاتھ لو'' کا اصول چلتا ہے۔''

کافی نمبر211

....

جدوجہد کرنے دا درس

سَسیئے! رِکرہوں قطار کیچ ڈُہوں ہَٹ ہَٹ وے
جھاگ جبل ، تھل ، بار نال پُنل بڻ تڻ وے

دِلڑی چُست نہ تھیویں پھلڑی مطلب ہئی دیدار

موئیں جیندئیں تن تن وے

اے سسی! جلدی سے اونٹوں کو تیار کرو۔ تمہارا محبوب تمہیں لینے آ رہا ہے کیوں کہ کیچ کی طرف سے اونٹوں کے آنے کی آوازیں آ رہی ہیں۔

جیسے بھی ہو، تم پہاڑ، صحرا اور میدان عبور کر کے اپنے محبوب پُنل کے ساتھ بن ٹھن کر رہو۔

اے دل! چُست رہو، سُست مت ہونا، تمہارا مقصد محبوب کا دیدار ہے۔ اس لیے اسے زندگی موت کا مسئلہ بنا کر اسی کے لئے جدوجہد کرو۔

کافی نمبر 229

....

نواب صادق کے لئے دعا

صبح صادق خاں صیجی ماݨے پا سیرھے ، گانے ، گاہݨے

سہجوں پُھلوݨ سیج سُہا تُوں بخت تے تخت کُوں جوڑ چھکا تُوں

اپݨے مُلک کُوں آپ وسا تُوں پٹ انگریزی تھاݨے

فیض تیڈے دے جگ وِچ قصے ذالاں ، مرد گئے گِھن حصے

نینگر ، تکڑے ، بُڈھڑے لِسے نندھڑے بال ایاݨے

کرے فریدؔ ہمیش دُعائیں سانول ! جیویں چر جُگ تائیں

تیڈے ساڈے سوہݨاں سائیں لگڑے نینھ پُراݨے

صبح صادق (نواب صادق محمد خان چہارم)! اللہ کرے تو تا دیر پھولوں کے ہار، دولہے کے دھاگے اور زیورات پہن کر بادشاہی کے منصب سے لُطف اندوز ہو۔

اللہ کرے تُو خوشی سے پھولوں کی سیج کا لطف اُٹھائے اور خوش بختی اور شاہی منصب کا حق ادا کرے۔

تُم انگریزوں کی عملداری ختم کر کے اپنے مُلک کو خود ترقی دو۔

تمہاری سخاوت کی کہانیاں ساری دُنیا میں مشہور ہو جائیں اور تمہارے محل سے عورتوں ، مردوں، نوجوانوں ، طاقتوروں، بوڑھے ضعیفوں اور چھوٹے بچوں غرض سب کو برابر کا حصہ ملے۔

فریدؔ ہمیشہ یہ دُعا کرتا ہے کہ اے میرے سانول! تو دیر تک جیئے۔ تمہارے ساتھ ہماری محبت بہت پرانی ہے۔

کافی نمبر 240

....

محبت کا درس

سینے جھوکاں ، دیدیں دیرے	سوہݨے دوست دِلاں دے
ہر پل پل وچ کول بغل وچ	یار ، مِٹھے من بھاندے
اکھیاں دے وچ قطر نہ ماوے	سارے سجݨ سماندے
شالا ونج کر حضرت روہی	ڈیکھوں گھر مِتراندے
سٹ کر وِرد فریدؔ ہمیشہ	گیت پرم دے گاندے

ہمارے دوست ہمارے دل میں رہتے ہیں اور ہماری آنکھوں میں بسیرا کرتے ہیں کیوں کہ ان خوبصورت لوگوں سے ہمیں دلی محبت ہے۔ وہ ہر پل ہمارے قریب ہوتے ہیں۔ وہ میٹھے دوست ہمارے دل کو بھاتے ہیں۔
ویسے تو آنکھوں میں ایک تنکا بھی چلا جائے تو بہت تنگ کرتا ہے مگر سارے دوست ہماری آنکھوں میں سما جاتے ہیں اور بالکل بھی محسوس نہیں ہوتا۔ اللہ کرے ہم روہی جائیں اور اپنے پیاروں کے گھروں کو دیکھیں۔
فریدؔ وِرد و ظیفے چھوڑ کر بس محبت کے گیت گاتا ہے۔

کافی نمبر 249

....

عشق میں ثابت قدم رہنے کا عزم

قسمت جاگی، بخت بھڑائے	قادر دوست مِلائے
بھاگم سختی تے بد بختی	بھاگ سُہاگ ملھائے
جِس تن لگڑی سو تن جانے	ہوراں کیا پروائے
اپنے بارے آپ اُٹھیساں	دِلڑی نت فرمائے
عشقوں مُول فریدؔ نہ پھرساں	توڑے مُنہ نہ لائے

اللہ کرے میری قسمت جاگے، بخت ساتھ دے اور قادر مطلق مجھے میرے دوست سے ملا دے۔
محبوب کے ملنے سے میری سختی اور بدبختی بھاگ جائے اور بھاگ سُہاگ کا لطف اُٹھا سکوں۔
جس کو عشق کی چوٹ لگی ہے وہی اس کا درد جانتا ہے باقی لوگوں کو کیا پرواہ ہوتی ہے۔
میرا دل مجھ سے ہر وقت کہتا ہے کہ یہ عشق کا بوجھ میں خود اُٹھاؤں گا۔
اے فریدؔ! چاہے محبوب میری طرف التفات نہ بھی کرے پھر بھی میں اُس کے عشق سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔

کافی نمبر 258

دُعا

عالی ادنیٰ ، جو جگ جیوے میں وانگ ہِیَ کُئی نہ تھیوے
ڈُکھڑی ، وانڈھی ، ویلھی وویار

''اے دوست! اللہ کرے کوئی بھی چھوٹا، بڑا، امیر، غریب میری طرح سے دُکھی، اکیلا اور بے کار نہ ہو۔''

کافی نمبر 46

....

محبت کا پرچار

پی کر فریدی جام تُوں تھی رند مست مدام تُوں
ڈِینہو ڈِینہہ ودھا رکھ گام تُوں وَہ وَہ کرے ساری خلق

''اے انسان! تم فریدؔ کی طرح سے محبت کے جام پیو۔ اللہ اور اُسکی مخلوق کی محبت میں مست ہو جاؤ۔ محبت اور پیار کی راہ پر چلتے چلے جاؤ اور ایسے اچھے کام کرو کہ دنیا والے تعریف کیے بغیر نہ رہ سکیں۔''

کافی نمبر 64

....

1996 میں دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور میں خواجہ فرید چیئر کا قیام عمل میں لایا گیا۔ موجودہ وائس چانسلر انجینئر پروفیسر ڈاکٹر اطہر محبوب نے مارچ 2021 میں ایک مینیجمنٹ کمیٹی بنا کر اسے ازسرِنو فعال کیا ھے۔ خواجہ راول معین کوریجہ کو خواجہ فرید چیئر کا ڈائریکٹر منتخب کیا گیا۔

خواجہ فرید چیئر کے قیام کا مقصد مختلف اقدامات کے ذریعے عظیم صوفی شاعر خواجہ غلام فریدؒ کے کلام اور تعلیمات کا تحفظ، فروغ اور اشاعت ھے۔ یہ چیئر خواجہ فرید کے پیغام کی ترویج کے لیے ایک موثر ذریعہ بنے گی۔ اس چیئر کے تحت یہ کوشش کی جائے گی کہ مختلف سرگرمیوں کے ذریعے نوجوان نسل میں فکر فرید کی تفہیم کے جذبے کو فروغ دیا جائے جس کے نتیجے کے طور پر وہ امن و آشتی ،رواداری، برداشت، تحمل اور ھم آھنگی کے ساتھ ایک مثالی معاشرے کی تشکیل میں اپنا فعال کردار ادا کرسکے۔

خواجہ فرید چیئر

تابش الوری بلڈنگ کمرہ نمبر 109 بغداد الجدید کیمپس بہاول پور